CERTIFICATE

Certified that Mr Saif-ur-Rahman S/O Ghulam Rasool has carried out research on the topic [illegible] under my supervision and that his work is original and distinct and his dissertation is worthy of presentation to the University of Sindh for award of the degree of Ph.D. in Islamic Culture.

Dr. Abdul Fatah Muhammad
Saghiruddin
Department of Islamic Culture
University of Sindh.

مولانا اشرف علی تھانوی کی علمی خدمات

EDUCATIONAL SERVICES
OF
Maulana Ashraf Ali Thanwi

تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی
(اسلامک کلچر) جامعہ سندھ

تحقیق و تقدیم: **سیف الرحمان**

زیرنگرانی:- جناب ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیرالدین صاحب

سابق پروفیسر و صدر شعبہ تقابل ادیان
وثقافت اسلامی، جامعہ سندھ
جامشورو

۱۹۹۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا اشرف علی تھانویؒ کی علمی خدمات

تحقیقی مقالہ

برائے پی۔ایچ۔ڈی۔جامعہ سندھ

زیرِ نگرانی

جناب ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب پی۔ایچ۔ڈی

سابق پروفیسر و صدر شعبہ تقابلِ ادیان و ثقافتِ اسلامی

جامعہ سندھ جامشورو

از

سیف الرحمٰن

فہرست مضامین وعنوانات

افتتاحی کلمات

یوں تو ساری انسانیت اشرف المخلوقات ہے اور انسانوں میں سے بھر کل امت محمدیہ کو رب کائنات نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے خدائی انعام کی وجہ سے "خیر الامم" کا شرف بخشا ہے لیکن خدائے بزرگ و برتر نے اپنے خصوصی احسان و اکرام سے امت کے چند بہترین انسانوں کا انتخاب کر کے انکو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا صحیح وارث بنایا جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے دین اسلام سے بھٹکے ہوئے اور گمکردہ راہ انسانوں کی صحیح راہ نمائی فرمائی تاریخ اسلام کے ابتدائی دور سے لیکر آج تک جسطرح دنیا کے مختلف حصوں اور مختلف ادوار میں ایسی ہستیاں وجود میں آئیں اسیطرح برصغیر کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ رب کائنات نے یہاں بھی ایسے افراد پیدا فرمائے جنہوں نے امت مسلمہ کی

ہر محاذ پر رہنمائی فرمائی ان حضرات میں حضرت شیخ احمد سرہندی
حضرت مولٰنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت مولٰنا شاہ
اسماعیل شہید، حضرت مولٰنا سید احمد بریلوی خاص طور
پر قابل ذکر ہیں اس سلسلے کی ایک کڑی حکیم الامت،
مجدد الملت، اشرف العلماء والاولیاء حضرت مولٰنا شاہ محمد اشرف
علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے برصغیر کے
مسلمانوں کی اسوقت رہنمائی فرمائی جب مسلمان انگریزوں
کی غلامی کے دن گزار رہے تھے اور سیاسی حالت کی ابتری
کے ساتھ ساتھ مذہبی لحاظ سے انتہائی کمزور ہوتے جارہے
تھے دین اسلام کی تعلیمات سے بہت دور غیر اسلامی
طور طریقے اور بالخصوص ہندوانہ رسومات کو دین سمجھ کر اپنی
زندگی کا حصہ بنا چکے تھے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے
نازک حالات میں ہر محاذ پر مسلمانوں کے ہر طبقے کیلئے زبان و
قلم سے تقریبًا ایک ہزار کے قریب تصنیفات اور ہزاروں مواعظ
کے ذریعہ رہنمائی فرمائی حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ بلا شبہ
اور بلا مبالغہ ایک آیۃ من آیات اللہ اور ایک مجدد اور ایک مصلح

انسان تھے جن کی زندگی کا ہر پہلو انسانیت کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے جو ظاہری اور باطنی کمالات کے مجموعہ تھے اور جو اخلاق محمدی کے جامع نمونہ تھے اگرچہ حضرت تھانوی کی سوانح پر اس سے قبل کئی ایک کتب لکھی گئی ہیں لیکن انمیں سے بعض طرز تحریر کے ثقیل ہونے کیوجہ سے اور بعض طوالت کی وجہ سے ایک خاص طبقہ تک محدود ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات، زندگی پر مختصرا اور ان کی علمی خدمات پر شرح و بسط کے ساتھ ایک مقالہ تحریر کیا جائے تاکہ ان کی شخصیت کا اندازہ ہو سکے نیز ان غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہو سکے جو ان کے متعلق بعض حلقوں میں پھیلا ئی گئی ہیں یا پھیلی ہوئی ہیں اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا جب کہ ان کی علمی خدمات کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے۔

میں جامعہ سندھ کا مشکور ہوں جسکی انتظامیہ نے مجھے "مولانا اشرف علی تھانوی کی علمی خدمات" کے عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھنے کا موقع عطا کیا یہ کام اگرچہ میری کم مائیگی

اور کم ہمتی کی وجہ سے میرے لئے انتہائی مشکل تھا لیکن میرے اس تحقیقی مقالہ کے نگران استاذی المکرّم محترم ڈاکٹر ابو الفتح محمد صغیر الدین صاحب سابق صدر شعبہ تقابل ادیان و ثقافت اسلامی جامعہ سندھ کی خصوصی شفقت، عنایت اور توجہ کی بدولت اس کام کی مشکلات میں آسانیاں پیدا ہوگئیں اور تحقیقی کام بفضلہٖ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا میں محترم ڈاکٹر ابو الفتح محمد صغیر الدین صاحب کے اس مشفقانہ تعاون پر ان کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں اور خدائے بزرگ و برتر کے حضور موصوف کیلئے دارین میں خیر و برکت کا طالب ہوں.

اس کے علاوہ اس مقالہ کیلئے فراہمی مواد، ترتیب و تدوین، ہمت افزائی اور نیک دعاؤں کے ذریعہ مندرجہ ذیل حضرات کا تعاون بھی شامل حال رہا ہے.

مخدومی محترم مولانا عبد الرؤف صاحب شیخ الحدیث و مدیر اعلیٰ جامعہ مفتاح العلوم حیدرآباد. اور جامعہ کے دیگر اساتذہ استاذ الحدیث مولانا مفتی شمس الدین صاحب، مولانا صالح محمد

صاحب۔ مولانا عبد الحق صاحب، مولانا ابو طارق عبد السلام قریشی صاحب۔ مولانا داد شاہ صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال صاحب (سندھ یونیورسٹی جامشورو) محترم محمد اسلم شیخ ایڈووکیٹ صاحب۔ محترم میاں حسن محمود صاحب۔ مولانا عطاء الرحمن شیخ صاحب۔ حافظ عبید اللہ انور صاحب انتظامیہ لائبریری دار العلوم لانڈھی کراچی، انتظامیہ لائبریری دار العلوم ٹنڈو الہیار، انتظامیہ لائبریری پاکستان نیشنل سینٹر حیدر آباد۔ انتظامیہ شمس العلماء داؤد پوتا لائبریری حیدر آباد، انتظامیہ لائبریری جامعہ مفتاح العلوم حیدر آباد وغیرھا۔ میں ان مذکورہ بالا تمام حضرات کا بے حد ممنون و مشکور ہوں۔ میرے اس تحقیقی مقالے کی ترتیب حسب ذیل ہے۔

پہلا باب: مولانا اشرف علی تھانوی کے حالات زندگی۔

دوسرا باب: تفصیلی فہرست تصنیفات تھانوی ؒ۔

تیسرا باب: " مضامین منتخبہ از تالیفات تھانوی ؒ۔

چوتھا باب۔ حضرت تھانوی کی خدمات علوم قرآن میں

پانچواں باب: " " علم حدیث میں

چھٹا باب۔ " " " فقہ میں

ساتواں باب۔ " " عقائد میں

آٹھواں باب : حضرت تھانویؒ کی خدمات علم تصوف میں۔

نواں باب : " " " معقولات میں۔

دسواں باب : " " " اصلاح معاشرہ میں۔

گیارہواں باب : " " " متفرق علوم میں۔

بارہواں باب : مضامین منتخبہ میں۔

تیرہواں باب : حضرت تھانویؒ اور ان کے مواعظ۔

چودہواں باب : تفصیلی فہرست مواعظ تھانویؒ۔

پندرہواں باب : تالیفات مترجمہ۔

سولہواں باب : تالیفات و مواعظِ مستہلہ۔

امید ہے کہ یہ تحقیقی مقالہ مولانا اشرف علی تھانویؒ کی شخصیت اور علمی خدمات سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مفید مجموعہ ثابت ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس کام کو شرفِ قبولیت بخشیں۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ
کے
حالات
زندگی

(نام ونسب):-

حضرت تھانویؒ کے اوّل میں دو نام تھے ایک دادھیالی نام اور ایک ننھیالی، دادھیال والوں نے آپ کا نام عبدالغنی رکھا تھا اور ننھیال کے خصوصی تعلقات مقبولِ زمانہ مجذوب حضرت حافظ غلام مرتضٰی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے جس کی وجہ سے انہوں (حضرت غلام مرتضٰی) نے حضرت تھانوی کا نام "اشرف علی" تجویز کیا پھر آپ کا دادھیالی نام تو مشہور نہ ہوا۔ البتہ حضرت مجذوبؒ کا تجویز کردہ ننھیالی نام خواص وعام کی زبان پر مشہور ہوگیا تاہم آپ کے دادھیالی نام کی تجویز بھی حکمت سے خالی نہ تھی جس کا اندازہ اس وقت ہوا جب حضرت تھانویؒ نے ایک موقع پر اپنے رسالہ "الخطوب المذیبہ" میں کسی مصلحت کی خاطر اپنے عرفی نام کی بجائے اپنا دوسرا نام استعمال کیا ہے :- [1]

(لقب):-

سب سے پہلے مطبع محبوب المطابع دہلی کے مالک مولوی مرزا احمد بیگ نے آپ کے ایک ڈاک کے پتہ میں آپ کے نام کے ساتھ آپ کا لقب "حکیم الامّت" تحریر فرمایا چونکہ یہ ایک القائی لقب تھا

[1] سیرت اشرف، (مصنف منشی عبدالرحمان خان) مطبع رینا آرٹ پریس لاہور ۱۹۷۷ء
جلد ۱ صفحہ نمبر ۵۸

اس لیئے خود بخود زبانِ خلق پر جاری ہوگیا اور اکابر علماء بھی اس لقب
کا خاص خیال فرماتے، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رح
اگر کسی تحریر میں حضرت تھانوی رح کے نام کے ساتھ حکیم الامت
کا لقب نہ پاتے تو ناراض ہوتے تھے اور اس کو سوءِ ادب پر محمول فرماتے[۱]

:(نسب):-

حضرت تھانوی رح کے دادھیال فاروقی اور ننھیال علوی ہیں اس کی زیادہ
تحقیق "اشرف السوانح" کے باب وصایا میں موجود ہے حضرت رح کا سلسلۂ
نسب آپ کے اپنے الفاظ میں یوں ہے :-
اشرف علی بن منشی عبد الحق بن حافظ فیض علی بن
غلام فرید شہید بن محمد جلال بن رحمت اللہ بن
امان اللہ بن عتیق اللہ خطیب بن حافظ حبیب اللہ بن شیخ
آدم بن مولانا صدر جہاں جدِّ اعلیٰ خلیفان موجود در
۹۷۰ھ بعہد اکبر اوّل :-[۱]

:(خاندان):-

تھانہ بھون میں فاروقیوں کے چار مشہور خاندان تھے خطیب
قاضی، نائب اور محتسب، حضرت تھانوی رح کا تعلق خطیب خاندان

[۱] سیرتِ اشرف، جلد نمبر۱ صفحہ ۵۵
[۲] ... [illegible]
سیرتِ اشرف صفحہ نمبر ۵۵ ج۱ بحوالہ فوائد الفوائد

سے تھا اور آپ کے جدّ اعلیٰ مولانا صدر جہاں کا شجرۂ نسب سلطان شہاب الدینؒ سے ملتا ہے جو ولیٔ کامل تھے فرخ شاہ ان کا لقب تھا اور والی کابل رہ چکے تھے، حضرت شیخ مجدّد الف ثانیؒ حضرت شیخ جلال الدین تھانیسریؒ اور حضرت فرید الدین گنج شکرؒ بھی سلطان شہاب الدّین فرخ شاہ کابلی کی اولاد میں سے تھے غرض یہ کہ ولایت آپ کا خاندانی ورثہ تھی آگے چل کر آپ کا سلسلۂ نسب حضرت فاروق اعظمؓ سے جا ملتا ہے اسی طرح آپ کے نانا میر نجابت علی بھی ایک بہت بڑے بزرگ تھے باوجود اس کے کہ وہ ریاست کنجپورہ میں وکیل ریاست کی حیثیت سے ممتاز تھے اور آپ کے ننھیالی سلسلہ کے جدّ اعلیٰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں :- [1]

آپ کا خاندان ظاہری دولت و وجاہت کے لحاظ سے بھی ایک مقام رکھتا تھا جس نے آپ کی طبیعت میں اونچے درجے کا استغناء پیدا کردیا تھا اور کوئی بڑے سے بڑا دنیا دار بھی آپ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ حضرت تھانوی خود فرمایا کرتے تھے :-

" بفضلہ تعالیٰ میرے اوپر کسی بڑے سے بڑے رئیس کا بھی محض اس کی ریاست اور وجاہت ظاہری کی بناء پر مطلق اثر نہیں ہوتا کیونکہ یہ

[1] سیرتِ اشرف ۔ صفحہ نمبر ۵۶ جلد ۱

خیال ہوتا ہے کہ یہی کیا رئیس ہیں ؟ ہم بھی خدا کے فضل و کرم سے گھر کے کھاتے پیتے ہیں ہم کوئی مفلس زادے نہیں ، الحمدللہ میں نے ہمیشہ نہایت فراغت کے ساتھ زندگی بسر کی ہے اور ہزاروں روپے اپنے ہاتھوں خرچ کیئے ہیں اسلئے اب کوئی حسرت متاع کے متعلق ایسی باقی نہیں رہی جس کی وجہ سے کسی مالدار کی طرف احتیاج ہو کیونکہ جب چیزوں سے جی بھر جاتا ہے تو اس کا طبعی خاصہ ہے کہ حرص و طمع باقی نہیں رہتی[1] "غرضیکہ حضرت تھانویؒ کو اللہ تعالیٰ نے ولایت و طریقت اور دولت و ریاست کی جملہ نعمتوں سے نوازا تھا :-

:-(واقعہ ولادت):-

آپ کی ولادت کا واقعہ قادرِ مطلق ذات کی نشانیوں میں سے ایک نشانی مادہ پرستوں کے لیئے درسِ عبرت اور خاندانی منصوبہ بندی کے ماہرین کے لیئے ایک چیلنج ہے :-

واقعہ یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد کو خارش کا مرض لاحق تھا اور کسی دوائی سے افاقہ نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے وہ سخت پریشان تھے ان کی یہ حالت دیکھ کر ایک طبیب نے ان کے لیئے ایک ایسی اکسیر دوائی تجویز فرمائی جو اکسیر ہونے کے ساتھ قاطع النسل بھی تھی انہوں نے

[1] اشرف السوانح (خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ) مطبوعہ بیو اسلامی آرٹ پریس ملتان ۱۹۸۵ء
جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۳

تشنگئ مرض کی وجہ سے اس دوائی کو استعمال کر لیا اس واقعہ کے بعد
کا علم جب آپ کی والدہ ماجدہ کو ہوا تو بہت پریشان ہوئیں اس لئے کہ
پہلے بھی کوئی اولاد نرینہ زندہ نہ رہی تھی آپ کی نانی صاحبہ تک جب یہ
بات پہنچی تو انہوں نے حضرت حافظ غلام مرتضٰی پانی پتی سے شکایت
کی حافظ صاحب نے شکایت سنی تو دعا کی اور فرمایا:۔
" یہ عمر و علی کی کشاکش میں مر جاتے ہیں اب کی بار علی کے سپرد
کر دینا زندہ رہے گا"
اس عجیب و غریب معمہ کو آپ کی والدہ ماجدہ جو غیر معمولی فہم و فراست
کی مالکہ تھی کے سوا کوئی نہ سمجھ سکا آپ کی والدہ نے فرمایا کہ "حافظ
صاحب کا مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کے باپ فاروقی ہیں اور ماں علوی ہیں
اور اب تک جو نام رکھے گئے وہ باپ کے نام پر رکھے گئے یعنی فضل حق وغیرہ اب
کی بار جو لڑکا ہو اس کا نام ننھیال کے ناموں کے مطابق رکھا جائے جس کے آخر میں
علی ہو:۔
حافظ صاحب نے ہنس کر اس معمہ فہمی کی داد دیتے ہوئے فرمایا "واقعی میرا
مطلب یہی ہے یہ لڑکی بڑی عقلمند معلوم ہوتی ہے انشاء اللہ اس کے دو لڑکے
ہوں گے اور زندہ رہیں گے ایک کا نام اشرف علی خان رکھنا اور دوسرے کا نام

اکبر علی خاں رکھنا دونوں صاحب نصیب ہو گئے ایک لڑکا میرا ہوگا وہ مولوی
اور حافظ ہوگا دوسرا دنیادار ہوگا۔[۱]

اس کے بعد آپ کے والد تو قاطع النسل دوا استعمال کر کے مطمئن تھے
کہ اب اولاد کی بجائے شفا ملے گی لیکن اس مسبب الاسباب ذات نے دوا
کو قاطع النسل ہونے کے بجائے افزائش نسل کا سبب بنا دیا اور اپنے خصوصی
فضل سے شفاء بھی عطا فرمادی :-

:-(تاریخ و مقام ولادت) :-

آپ کی پیدائش مورخہ ۵ ربیع الثانی[۲] ۱۲۸۰ ؁ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۸۶۳ ؁ء
بروز چہارشنبہ بوقت صبح صادق اپنے ننھیال کے مکان واقعہ محلہ خیل
قصبہ تھانہ بھون میں ہوئی جو ضلع مظفر نگر کی تحصیل کیرانہ میں مظفر نگر
سے اٹھارہ میل شمال مغرب میں پختہ سڑک پر واقع ہے۔ تھانہ بھون کی وجہ
تسمیہ کے بارے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اس کا اصل نام آئین اکبری کے
اندراج کے مطابق "تھانہ بھیم ہے" جو راجہ بھیم کے زمانہ میں اس کے نام کی نسبت
سے رکھا گیا تھا بعد کثرت استعمال سے تھانہ بھون ہوگیا۔ دوسرا قول
امپیریل گزٹ جلد ۲۳ ۱۹۰۸ ؁ء کے حوالہ سے بیان کیا جاتا ہے اور یہی زیادہ درست
معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کسی زمانہ میں بھوانی مندر موجود تھا جو بڑا مشہور تھا

---

[۱] سیرت اشرف۔ صفحہ ۶۰ 1-6.

[۲] اشرف السوانح، صفحہ 19 1-6.
۵ جمادی الثانی۔ سیرت اشرف صفحہ ۱۱
۵ ربیع الاول۔ تنبیہات الطریقہ جلد ۲ از ڈاکٹر راز الحسن رضوی کا صفحہ ۱

اور اسی کی نسبت سے اس کا نام تھانہ بھون پڑ گیا:-

ـ:(طفولیت):ـ

آپ چودہ[لہ] ماہ کے تھے کہ آپ کے چھوٹے بھائی اکبر علی پیدا ہو گئے ماں کا دودھ چونکہ دو بچوں کے لیئے ناکافی تھا اس لیئے آپ کے لیئے ضلع میرٹھ کے ایک دیہات کی قصائن خاتون انا رکھی گئی جس کے دودھ سے آپ نے پرورش پائی اسی وجہ سے آپ کے مزاج میں نرمی کے ساتھ گرمی بھی تھی جو کہ اصلاحِ اُمّت کا کام کرنے والی شخصیت کے لیئے ضروری ہے چنانچہ حضرتؒ تھانویؒ مزاحاً فرمایا کرتے تھے "میں نے قصائن کا دودھ پیا ہے اس لیئے بھی میرے مزاج میں حدّت ہے مگر الحمد للہ شدّت نہیں ہے" ابھی آپ پانچ سال کے تھے کہ والدہ ماجدہ کا سایہ آپ کے سر سے اُٹھ گیا اس کے بعد آپ اپنی تائی صاحبہ کے پاس رہنے لگے لیکن آپ کے والد صاحب نے آپ کو ماں سے بھی زیادہ محبّت دی آپ کو ناز و نعم میں رکھا اور ہر قسم کی آسائشیں مہیا کیں اس کے ساتھ ہی آپ کی تربیت میں کوئی کمی باقی نہ چھوڑی ویسے بھی حضرتؒ کو طبعی طور پر بچوں کی عام عادات لایعنی کھیل کود اور آوارگی سے نفرت تھی اور اعمالِ حسنہ

لہ سیرت اشرف۔ (منشی عبد الرحمان خان) صفحہ ۶۲ جلد نمبر ۱

کی محبت دل میں جمی ہوئی تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ بارہ برس کی عمر میں تہجّد اور وظائف وغیرہ کی پابندی کرنے لگے تھے اور آپ کے مزاج کی لطافت کا یہ عالم تھا کہ بچپن میں ہی کسی کا ننگا پیٹ نہیں دیکھ سکتے تھے کیونکہ دیکھتے ہی فوراً آپ کو قے آجاتی تھی محلّے کے لڑکے صرف آپ کو ستانے کے لیئے پیٹ کھول کھول کر دکھاتے تھے اور آپ قے کرتے کرتے پریشان ہوجاتے اسی لیئے زیادہ تر خانہ نشین رہتے اسی لطیف المزاجی کا یہ اثر تھا کہ اگر کوئی شخص اُلجھا ہوا کام کرتا یا کوئی بے اصول کام کرتا تو آپ کے سر میں درد ہو جانے لگتا تھا۔ [۱]

—:(تحصیل علم):—

حضرت تھانوی رح کے متعلق حضرت حافظ غلام مرتضیٰ صاحب نے جو مولوی اور حافظ ہونے کی پیشنگوئی فرمائی تھی اس کے پورا ہونے کا یوں انتظام ہوا کہ آپ کے والدماجد نے جو اپنے وقت کے بڑے رئیس اور باحیثیت آدمی تھے آپ کو تو دینی تعلیم کے لیئے منتخب فرمایا اور اپنے چھوٹے بیٹے منشی اکبر علی مرحوم کو دنیوی تعلیم کے لیئے۔ کیونکہ حضرت تھانوی رح کا پاکیزہ بچپن اس بات کا

[۱] اشرف السوانح ۔ (خواجہ عزیز الحسن مجذوب رح) مطبوعہ نیو اسلامی پریس ۱۹۸۵ء جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۵

متقاضی تھا کہ آپ کو تعلیم نبوی دلائی جائے۔

آپ کی تعلیم کا آغاز خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن کریم کی تعلیم سے ہوا ابتدائی چند پارے تو کھتولی ضلع میرٹھ کے رہنے والے آخون جی سے پڑھے اس کے بعد میرٹھ کے رہنے والے حافظ حسین علی صاحب سے میرٹھ میں ہی پورا قرآن کریم حفظ کیا اس کے بعد فارسی کی ابتدائی کتب بھی میرٹھ میں مختلف استادوں سے پڑھیں اسکے بعد فارسی کی متوسطات اور عربی کی ابتدائی کتب جید عالم دین مولانا فتح محمد صاحب سے تھانہ بھون میں پڑھیں اس کے بعد آپ نے ذلیقعدہ ۱۲۹۵ھ کے آخر میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے لیا جہاں فارسی کی انتہائی کتب پنج رقعہ، قصائد عرفی اور سکندر نامہ وغیرہ مولانا منفعت علی دیوبندی سے پڑھ کر فارسی کی تکمیل کی اور عربی کتب مشکوٰۃ شریف، مختصر المعانی، نورالانوار اور ملا حسن وغیرہ سے باقاعدہ تعلیم شروع کی پھر پانچ سال تک دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم رہے اور درس نظامی کی بقیہ کتب پڑھ کر ۱۳۰۱ھ میں ۲۰-۱۹

سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے تھے پھر آپ نے قرأت کی مشق شہرۂ آفاق قاری محمد عبد اللہ مہاجر مکیؒ سے بمقام مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ میں فرمائی جو قراء عرب کے نزدیک بھی نہایت جیّد اور مسلّم ماہر فن قاری تھے۔[۲]

حضرت تھانویؒ نے اپنا پورا تعلیمی زمانہ ایک بہترین اوصاف والے طالب علم کی حیثیت سے گزارا۔ تضیع اوقات اور فضولیات سے آپ کو قدرتی نفرت تھی، محنت، لگن، فکر اور اوقات کی قدر کرنے کا جذبہ آپ میں رچ بس گیا تھا دوران طالب علمی ایک منٹ کا ضائع کرنا آپ نے گناہ سمجھا۔ دوسروں سے زیادہ میل ملاپ نہ رکھتے تھے بس ہر وقت اپنی پڑھائی میں لگے رہتے فرصت کے وقت اپنے خصوصی استاد مولانا محمد یعقوب مدرس اول دیوبند کی خدمت میں چلے جاتے۔ طالب علمی کے زمانہ میں آپ دار العلوم کے دار الاقامہ میں ہی رہتے تھے شہر میں آپ کے بہت سے رشتہ داروں نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ اپنی رہائش اور کھانا ان کے گھر رکھیں لیکن آپ نے کھانا اور رہائش تو درکنار بلکہ ان سے تضیع اوقات کے خیال سے میل ملاپ بھی بند کر دیا تھا حضرت تھانویؒ نے اپنے دور طالبعلمی کو یوں بیان فرمایا ہے

---

[۱] سیرت اشرف (منشی عبد الرحمان خان) مطبوعہ ریناآرٹ پریس ۱۹۷۶ء صفحہ ۶۸ ج ۱

[۲] سیرت اشرف ، صفحہ ۷۰ ج ۱

الحمد للہ! میں وہاں جیسا بے داغ گیا تھا ویسا ہی پانچ برس رہ کر بے داغ لوٹ آیا جب فارغ التحصیل ہو گیا اس وقت آزادی کے ساتھ اپنے سب اعزہ سے جاکر ملا اور پھر ان کی دعوتیں بھی قبول کیں اس سے قبل کسی سے میل جول پیدا نہ کیا نہ اعزہ سے نہ طلباء سے نہ اہل قصبہ سے اگر کوئی میل جول بڑھانا چاہتا تو اس کے ساتھ بے رخی سے پیش آتا یہاں تک کہ لوگ عموماً دماغ دار سمجھتے حالانکہ یہ بات نہ تھی دراصل مجھے اپنا وقت فضول ضائع کرنے سے نفرت تھی "۔ [1]

تحصیلِ علم میں آپ کے شوق کا یہ عالم تھا کہ بعض ایسی کتابیں جو دار العلوم کے نظام الاوقات کے تحت شروع نہ تھیں آپ نے اس طرح پڑھیں کہ اساتذہ نماز کے لئے وضوء کر رہے ہوتے اور آپ اسی حالت میں ان سے سبق پڑھ رہے ہوتے آپ کے اس شوق کی اساتذہ بھی خوب قدر دانی کرتے:۔

آپ کے مزاج میں سادگی بھی انتہائی درجہ کی تھی اپنے اساتذہ سے حصولِ علم کے ساتھ ان کا طرزِ تمدن و معاشرت بھی نقل کرتے تھے وضع وقطع بود و باش غرض ہر باب میں سادگی نمایاں تھی آپؒ جب دوسرے طلباء کی خوش لباسی اور بناؤ سنگھار پر نظر ڈالتے تو افسوس کے ساتھ فرماتے:

"یہ دلیل اس کی ہے کہ ان کی نظر عالی نہیں اور ان کو علم کا چسکا لگا نہیں

[1] اشرف السوانح (خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ) مطبوعہ بزم اسلامی آرٹ پریس ۱۹۲۵ء

جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۰

ورنہ ایسی اوچھی باتوں اور ادنیٰ چیزوں کی طرف کبھی التفات نہ ہوتا آپ کے
عادات و اخلاق کی وجہ سے اساتذہ کرام کی آپ پر خصوصی شفقت تھی
اور آپ بھی اپنی تمام تر علمی صلاحیتوں اور اخلاقی خوبیوں کو اپنے
اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں اور تعلق کا نتیجہ سمجھتے تھے چنانچہ حضرت
فرمایا کرتے تھے ،، میں نے کبھی پڑھنے میں محنت نہیں کی جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا
ہے اساتذہ اور بزرگوں کے ساتھ ادب و محبت کا تعلق رکھنے کی بدولت
عطا فرمایا اور الحمد للہ میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اپنے کسی بزرگ
کو ایک منٹ کے لئے بھی ناراض نہیں کیا اور جتنا میرے قلب میں بزرگان
دین کا ادب ہے آج کل شاید ہی کسی کے دل میں اتنا ہو ،، ہے[٢]
غرض یہ کہ حضرت تھانوی رح کو خدا تعالےٰ نے تضیع اوقات سے احتراز،
فضولیات سے اجتناب، وقت کی قدردانی، اساتذہ و بزرگوں کا احترام،
سادگی علم کے شوق اور محنت کی وجہ سے علم کی دولت سے مالامال
فرمایا تھا۔ علوم منقولات کی طرح علوم معقولات پر بھی آپ کی
نظر گہری اور تحقیقی تھی ان تمام صلاحیتوں کے باوجود آپ کی
کسر نفسی کا یہ عالم تھا کہ جب ١٣٠٠ھ میں دارالعلوم کے ایک
جلسہ میں آپ کی دستار بندی کا پروگرام بنایا گیا تو آپ رح اپنے

---

[١] سیرت اشرف (منشی عبدالرحمان خان) مطبوعہ ریاض آرٹ پریس ١٩٧٧ء صفحہ ٢٢ ج ١

[٢] اشرف السوانح، صفحہ ٣٨ ج ١

اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کی خدمت
میں پہنچے اور عرض کیا :-

"حضرت سنا ہے کہ ہم لوگوں کی دستار بندی کی جائے گی اور سند فراغ
دی جائے گی حالانکہ ہم اس قابل ہرگز نہیں لہٰذا اس تجویز کو
منسوخ فرمایا جائے اگر ایسا کیا گیا تو مدرسہ کی بڑی بدنامی ہوگی کہ
ایسے نالائقوں کو سند دی گئی" یہ سن کر مولانا کو جوش آگیا اور فرمایا
"تمہارا یہ خیال غلط ہے یہاں چونکہ تمہارے اساتذہ موجود ہیں
اسلئے ان کے سامنے تمہیں اپنی ہستی کچھ نظر نہیں آتی اور ایسا ہی
ہونا چاہیئے باہر جاؤگے تو تب تمہیں اپنی قدر معلوم ہوگی جہاں
جاؤگے بس تم ہی تم ہوگے باقی سارا میدان صاف ہے اطمینان رکھو"[1]

:- (روحانی تربیّت) :-

زمانہ طالب علمی میں ہی آپ کا رجحان روحانیت اور تصوف
کی طرف ہوگیا تھا اور تصوّف کی کتابوں کا مطالعہ شروع
کردیا تھا۔ آپ کا ذکر و فکر، عادات حسنہ اور اخلاق
عالیہ کو دیکھ کر آپ کے لئے کسی خاص مرّبی کی ضرورت پیش
نہ آئی بلکہ آپ کی خداداد فطری صلاحیتیں خود بخود آپ کی

[1] اشرف السوانح (خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ) مطبوعہ نیو اسلامی آرٹ پریس ۱۹۸۵ء
جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۵

تربیت کر رہی تھیں، اللہ رب العزت نے بچپن ہی سے آپ کو ایسا
نورِ فراست عطا کیا تھا جو آپ کی شروع ہی سے راہنمائی کر رہا
تھا اگر کوئی کمی باقی رہ گئی تو قدرت نے خود اس کا خاص انتظام فرمایا
جیسا کہ آپؒ نے خود اپنے ایک رسالہ "صدق الرؤیا" میں ایک واقعہ
بیان کر کے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ بحالت خواب "میں نے زمانہ
تحصیل مدرسہ عالیہ دیوبند میں ایک بزرگ کو دیکھا مجھ سے پوچھتے ہیں
تمہاری عمر کیا ہے اور تم کو نیا سال کب شروع ہوگا میں نے عمر بتلائی
اور کہا، ۵ ربیع الثانی کو سال شروع ہوگا وہ بزرگ فرمانے لگے
کہ سال شروع ہونے سے پہلے دو روزے رکھ لینا برکت ہوگی میں
نے اس پر عمل کیا اور کئی سال تک وہ عمل کرتا رہا پھر کسل ہو گیا
میں نے اس خواب کو اپنے عزیزوں میں سے ایک بزرگ سے بیان
کیا انہوں نے مجھ سے حلیہ پوچھا میں نے بیان کیا سن کر فرمایا
یہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحب تھے جو ایک مجذوب بزرگ تھے"[1]
اسی طرح شیخ محمد محدث تھانویؒ جو حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ
کے پیر بھائی تھے جب آپ کو مکتب جاتے دیکھتے تو فرماتے میرے
بعد یہ لڑکا میری جگہ ہوگا، اور بعد میں ایسا ہی ہوا غرضیکہ

[1] سیرت اشرف (منشی عبدالرحمان خان) مطبوعہ انڈیا آرٹ پریس ۱۹۲۲
جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۰ بحوالہ "صدق الرؤیا"

زمانہ طالب علمی میں ہی آپ کی روحانی تربیت ہوچکی تھی اور
اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی عنایات سے نواز دیا تھا :-

:- (اساتذہ کرام) :-

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے اساتذہ کرام عنایت فرمائے تھے
جن کی زندگی علمی و عملی کمالات، ظاہری و باطنی فیوض و برکات
مجاہدانہ جذبات و کارناموں کا مجموعہ تھی اور جن کا ہر قول و فعل
انسانیت کے لیئے مینارۂ نور ہے اور جن میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے وقت
میں مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی راہنمائی فرمائی ان میں سے چند
مشہور اساتذہ درج ذیل ہیں :-

مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحؒ :-

آپ دارالعلوم دیوبند کے مدرس اوّل علوم ظاہری اور باطنی
میں یگانۂ روزگار اور صاحب کشف و کرامات تھے آپ کا شمار اولیاء
کاملین میں ہوتا تھا اور آپ حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ العزیز کے
خلفائے عظام سے تھے اور حضرت تھانوی رحؒ کے خاص الخاص اور تمام اساتذہ
سے زیادہ محبوب و محترم استاد تھے حضرت تھانوی رحؒ کے قلب مصفا پر
حضرت نانوتوی رحؒ کے انوار باطنی کا اثر تھا کہ حضرت تھانوی رحؒ کو آپ سے انتہا

درجہ کی محبت وعقیدت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جن دنوں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے گنگوہ میں درسِ حدیث دینا شروع کیا تو بہت سے لڑکے حضرت نانوتویؒ کے پاس سے وہاں چلے گئے لڑکوں نے آپ کو ترغیب دی لیکن آپ نے فرمایا "گو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں درسِ حدیث بہتر ہوگا لیکن مجھے تو اپنے استاد کو چھوڑنا بے وفائی معلوم ہوتی ہے گو یہاں ناغے بہت ہوتے ہیں لیکن جب پڑھاتے ہیں تو سیراب فرما دیتے ہیں"۔[۱]

اس خصوصی تعلق کی وجہ سے استاد بھی آپ پر خصوصی شفقت فرماتے تھے اور آپ کے سامنے خصوصیت سے حقائق و معارف اور نکات و دقائق علمیہ زیادہ بیان فرماتے تھے حضرت تھانویؒ آپ کے حلقۂ درس کی کیفیت یوں بیان فرماتے ہیں کہ "ان کا حلقۂ درس کیا ہوتا تھا حلقۂ توجہ ہوتا تھا یہ حال تھا کہ تفسیر کا سبق ہو رہا ہے آیات کا مطلب بیان فرما رہے ہیں اور آنکھوں سے زار و قطار آنسو جاری ہیں"۔[۲]

-:٠:-

[۱] سیرت اشرف (منشی عبدالرحمان خان) مطبوعہ ریناؤرٹ پریس ۱۹۷۷ء صفحہ ۸۵/۱-۹

[۲] اشرف السوانح، صفحہ ۳۶/۱-۹

:- (مولانا محمد قاسم نانوتویؒ) :-

آپ ایک سچے عاشقِ رسول، جید عالم دین، علوم عقلیہ ونقلیہ
کے ماہر اور اسلام کے بے مثال فلسفی تھے علوم و معارف سے بھرپور آپ
کی تیس ۳۰ کے قریب تصنیفات آپ کے علمی کمال کی گواہ ہیں مولانا سید
حسین احمد مدنیؒ اپنی کتاب "نقشِ حیات" میں لکھتے ہیں: علوم و
معارف کی وہ گہرائی جو مولانا محمد قاسمؒ نانوتوی کی کتابوں میں نظر آتی ہے
شاہ ولی اللہؒ کے علمی اعتراف کے باوجود کہتا ہوں وہ ان کی کتابوں
میں بھی موجود نہیں ہے[1]

سرسید احمد جو ایک عرصہ تک مولانا نانوتویؒ کے ہم مکتب رہے
ہیں باوجود اختلافِ مسلک کے رقم طراز ہیں - امام غزالی کے بعد
اسلام میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے بڑا فلسفی آج تک نہیں
گزرا[2] - مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے عالمِ اسلام کی سب سے بڑی اسلامی
یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھ کر مسلمانوں کے نظریاتی تشخص
کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ انگریزی سامراج کے خلاف تحریکِ
جہاد کو منظم کیا آپ فرمایا کرتے تھے کہ :-

~~میری خواہش ہے کہ دارالعلوم کا ہر فیض یافتہ سامراج~~

[1] یورپ کے سنگین مجرم (ضیاء الرحمان فاروقی) ناشر اشاعۃ المعارف صفحہ ۳۸
بحوالہ، نقشِ حیات، [2] ایضاً صفحہ ۳۹

"میری خواہش ہے کہ دارالعلوم کا ہر تعلیم یافتہ انگریز کے محل میں شگاف کر دے اور اس مدرسہ کا ہر فیض یافتہ سامراج کے لئے زہر قاتل بنے انگریز کے خلاف بغاوت کے جرم میں خواہ دارالعلوم کی اینٹ سے اینٹ بج جائے جنگ بہرحال جاری رہے گی"[۱]

مولانا نانوتویؒ کے جذبہ جہاد کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنگ کے سب سے بڑے مرکز شاملی کے محاذ پر علماء اور نوجوان فوجیوں کے طاقتور دستے کے سالار خود حضرت نانوتویؒ تھے :-

اتباعِ سنت کا یہ عالم تھا ۱۸۵۷ء کے بعد جب آپ کے وارنٹ جاری ہوئے تو آپ روپوش ہو گئے تین دن کے بعد جب باہر نکلے تو احباب نے دوبارہ چھپ جانے کا مشورہ دیا جواباً آپ نے فرمایا:

مجھے شرم آتی ہے کہ حضور علیہ السلام غارِ حرا میں تین روز چھپے ہوں اور میں ان سے ایک ساعت بھی زیادہ روپوش رہوں :-[۲]

ترکِ دنیا کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ حیدرآباد دکن کے نواب نے آپ کو خط لکھا کہ آپ "ہمارے ہاں تشریف لے آئیں دن میں صرف ایک گھنٹہ پڑھانا ہو گا سات سو روپے تنخواہ ملے گی" آپ نے جواباً تحریر فرمایا" مدرسہ سے دس روپے مشاہرہ لیتا ہوں ان میں چھ روپے ماہوار

۱؎ یورپ کے سنگین جرم ۔ ضیاء الرحمان فاروقی صفحہ ۳۶

۲؎ ایضاً صفحہ ۸۹

میرا خرچہ ہے اور دو روپے والدہ کو بھیجتا ہوں میرے پاس باقی دو روپے
رکھنے کو جگہ نہیں اتنی تنخواہ کا کیا کرونگا "۔ نواب مرحوم اس مرد درویش کے
خط سے اتنا متأثر ہوا کہ شوقِ زیارت کے لیئے آیا رخصت ہوتے وقت ایک
تھیلی روپیوں کی پیش کی آپ نے پہلے والا عذر کیا وہ جاتے وقت ساری
رقم آپ کے جوتوں میں ڈال گیا آپ جب اٹھے جوتوں کو جھاڑ کر فرمانے لگے "
دیکھو ہم دنیا کو دھتکارتے ہیں تو یہ ہمارے جوتوں میں پڑ رہی ہے یہ کہہ
کر آپ آگے چل دیئے "۔ [1]

غرض یہ کہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ایک جامع صفات شخصیت تھے حضرت
تھانویؒ نے ان سے نصاب کی تو کوئی خاص تعلیم حاصل نہ کی تھی البتہ ان کے درس
جلالین میں از راہِ عقیدت و شوقِ تحصیل علم گاہے گاہے شرکت کرتے تھے
اس لیئے کہ حضرت تھانویؒ کے داخلہ کے ایک سال بعد ہی مولانا نانوتویؒ
انتقال فرما گئے تھے :-

(مولانا فتح محمد تھانویؒ) :-

یہ ایک بہت بڑے جید عالم اور کامل درویش تھے پہلے نواب قطب الدین
خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے ان کے انتقال کے بعد حاجی
امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے مشرف بخلافت ہوئے یہ حضرت تھانویؒ کے

[1] یورپ کے سنگین جرم ۔ صفحہ ۹

استادِ اوّل تھے جن سے حضرت نے ابتدائی کتب عربی و فارسی پڑھی
تھیں یہ حضرت پر خداوند قدوس کا خاص احسان تھا کہ آپ کو بالکل
نوعمری میں جب آپ کا دل تمام آلودگیوں سے پاک تھا آپ کو ایسے استاد
کامل مل گئے جن کی تعلیم و تربیت آپ کے لئے کلید حسنات ثابت ہوئی
چنانچہ حضرت تھانویؒ اکثر فرمایا کرتے تھے،، جو اصل سرمایہ ہے یعنی دین
کی محبت وہ مجھ کو مولانا ہی کے فیض صحبت سے حاصل ہوا کیونکہ مولانا دین
کے عاشق تھے مولانا کی برکت سے دین کا یہاں تک شوق بڑھ گیا کہ میں
نابالغی میں ہی تہجد پڑھنے لگا تھا۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ انتہائی منکسر المزاج اور سادہ وضع تھے حضرت تھانویؒ پر
بہت زیادہ شفقت فرماتے تھے باوجود استاد ہونے کے بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے

:۔(شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ)۔

آپؒ کا شمار بھی حضرت تھانویؒ کے خاص اساتذہ میں سے ہوتا ہے جن سے
حضرت نے درس نظامی کی بہت سی کتب پڑھیں آپ مولانا محمد قاسم
نانوتویؒ کے شاگردِ رشید اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفۂ خاص تھے
آپ پہلے دارالعلوم دیوبند میں مدرس رابع تھے پھر ترقی کر کے مدرس اوّل
ہو گئے آپ نے ساری زندگی سامراجی ظلم کے خلاف جہاد میں گزاری

مؤرخین کا اس بات سے اتفاق ہے کہ اگر آزادیٔ ہند کی تاریخ سے محمود الحسن کا نام نکال دیا جائے تو وہ ادھورے اوراق ہوں گے حضرت شیخ الہند بستی دیوبند ضلع سہارنپور کے باشندے تھے اللہ نے آپ کو ذہانت و حافظہ کی بے مثل دولت قدرت سے وافر حصہ عطا کیا تھا پھر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی صحبت نے آپ کے کمالات کو چار چاند لگا دیئے حضرت شیخ الہندؒ ایک دفعہ حضرت تھانویؒ کے پاس آئے اور فرمانے لگے۔

" جب دو آدمی ایک جگہ رہتے ہیں تو ان میں کچھ تعلقات ہو جاتے ہیں اور ان تعلقات کی وجہ سے کچھ حقوق بھی ہو جاتے ہیں جن میں کچھ کوتاہیاں بھی ہو جاتی ہیں لہٰذا مجھ سے بھی ضرور کچھ کوتاہیاں ہوئی ہونگی ان کی میں معافی چاہتا ہوں، حضرت تھانوی فوراً سمجھ گئے کہ طالب علمی کے دور میں جو کبھی شاذ و نادر پیٹا تھا یہ اسکی معافی کی درخواست ہے اور اس لطیف پیرایہ میں پیش کی جا رہی ہے اس لیئے فرمایا حضرت جس چیز کی معافی چاہی جا رہی ہے اس کو میں سمجھ گیا ہوں توبہ توبہ حضرت وہ تو میں شفقت و رحمت تھی اس کی معافی کیسی یہ جو دو حرف آگئے ہیں یہ انہی کی تو برکت ہے"

مولانا نے کہا نہیں معاف ہی کر دو بہت عذر کیا مگر وہ نہ مانے جس پر حضرت نے فرمایا " میں نے معاف کیا " یہ حضرت سے خصوصی محبت و عقیدت کا نتیجہ ہے

وہ ایک متبحر اور جید عالم ہونے کے علاوہ انتہائی زیرک ودانا سیاست
دان تھے انہوں نے پورے ہندوستان میں انگریزی مخالفوں کا جال بچھایا اپنی تنظیم
کے اراکین پیدا کیئے اور عساکر اسلامیہ کی خود کمان کی اس کی پاداش میں
آپ کو جن مصائب و تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اس کا اندازہ صرف اسی واقعہ
سے لگایا جا سکتا ہے جس کو مفتی انتظام اللہ شہابی نے اپنی کتاب ،، علماء
حق اور ان کی مظلومیت کی داستانیں ،، میں بیان کیا ہے مصنف لکھتا ہے کہ
،، جب شیخ الہند رح کی میت کو غسل دینے کے لیئے تختے پر لٹایا گیا تو دیکھنے
والے سکتے میں رہ گئے کہ کمر پر ہڈیوں کے سوا کچھ نام کو نہیں تھا اس کے متعلق
آپ کے رفیق جیل اور شاگرد مولانا حسین احمد مدنی سے دریافت کیا گیا تو
معلوم ہوا کہ مالٹا کی جیل کے شب وروز میں شیخ الہند کو تہہ خانہ میں
لے جاکر اوندھے منہ لٹاکر کمر پر گرم سلاخیں رکھی جاتیں اور آزادی ہند
کے موقف کو تبدیل کرنے پر اصرار کیا جاتا تھا مگر حضرت ایسا جواب دیتے
کہ ظلم کرنے والے بھی اشکبار ہو جاتے ،، لہ

حضرت شیخ الہند نے طویل عرصہ تک دار العلوم دیو بند میں درس حدیث
دیا آپ کے مشہور تلامذہ میں سے ، حکیم الامت حضرت تھانوی رح ، تبلیغی جماعت
کے بانی مولانا محمد الیاس دہلوی رح ، مولانا عبید اللہ سندھی ، علامہ انور شاہ

لہ ' یورپ کے سنگین جرم ، صفحہ ۵۳ بحوالہ ، علماء حق اور ان کی مظلومیت کی
داستانیں ،

کشمیری، مولانا حسین احمد مدنی، مفتی کفایت اللہ دہلوی اور علامہ شبیر احمد عثمانی ہیں: حضرت تھانویؒ کو آپ سے بڑی عقیدت و محبت تھی اکثر و بیشتر ان کا ذکرِ خیر فرماتے بلکہ حضرت تھانویؒ نے آپ کے کمالات علمیہ وعملیہ پر مشتمل ایک رسالہ "ذکر محمود" کے نام سے تصنیف فرمایا ہے:-

سیاسی اختلاف کے باوجود باہمی احترام میں کوئی فرق نہ آیا کیونکہ استاد اور شاگرد کے درمیان یہ اختلافِ رائے بالکل اجتہادی قسم کا تھا اور محض اخلاص و للّٰہیّت پر مبنی تھا جیسے ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین میں شروع سے چلا آرہا ہے دونوں بزرگوں کے درمیان بعض نادان دوستوں اور نافہم مخلصوں نے اختلاف پیدا کرنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ ناکام رہے اور آپ کے تعلقات میں فرق نہ آیا:-

حضرت شیخ الہند کی طرف سے حضرت تھانویؒ کی عزت افزائی اور احترام کا اندازہ اس تحریر سے لگایا جا سکتا ہے جو حضرت تھانوی کی "ذکر محمود" میں مرقوم ہے کہ "یہ میری کوتاہی اور کم ہمتی تھی کہ حضرت کی خدمت میں مکاتبت کا بہت ہی کم اتفاق ہوا اور بعض اوقات اس کی نوبت بھی آئی اور اس کا جواب بھی بالالتزام عطا ہوا تو ان کی حفاظت کا کچھ التزام نہیں ہوا اس وقت کل تین ۳ والانامے محفوظ یاد آتے ہیں ایک تو تفسیر کے متعلق ایک

سوال کے جواب میں ہے جو تتمہ جلد رابع فتاویٰ امدادیہ صفحہ ۳۹۶ تین سو چھبتیس میں مطبوع ہوگیا ہے اور دو ذیل میں برکت کے لئے نقل کرتا ہوں جو حضرت کے مذاق تواضع و شفقت پر دلالت کے لئے بھی دو شاہد عدل سے کم نہیں "۔ [1]

ان دونوں والا ناموں میں حضرت شیخ الہند نے اپنے شاگرد رشید کو ان الفاظ سے خطاب کیا تھا :۔

۱ سراپا فضل و کمال شرفکم اللہ تعالیٰ وجعلکم فوق کثیر من الناس :۔

۲ معدن حسنات وخیرات دام ظلکم :۔

ان خطابات سے حضرت شیخ الہند کی نظر میں حضرت تھانوی کے مقام و مرتبہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے :۔

—: (مولانا سید احمد دہلویؒ) :—

مولانا سید احمد دہلوی بھی اساتذہ میں سے تھے بہت بڑے ریاضی دان تھے مولانا محمد یعقوبؒ ان کے متعلق فرماتے تھے : خود اقلیدس بھی اگر ذہین ہوگا تو بس اتنا ہی ہوگا ان سے زیادہ نہ ہوگا "۔ علم ریاضی آپ نے بغیر کسی استاد کی مدد کے صرف اپنی فہم و فراست سے خود مطالعہ کر کے حاصل کیا تھا :۔

اس کے علاوہ ملّا محمود اور مولانا عبدالعلی بھی آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں :۔

[1] سیرت اشرف ، صفحہ ۸۷ / ۱-ج بحوالہ ، ذکر محمود ،

(درس وتدریس):۔

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد ۱۳۰۱ھ میں آپ نے کانپور میں اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا اور پورے چودہ سال تک درس وتدریس، مواعظ و تصانیف اور ارشاد و تلقین کے ذریعہ دینی خدمت انجام دی کانپور میں آپ کی آمد کا سبب یہ بنا کہ وہاں کے ایک قدیمی ادارہ ,,فیض عام،، میں مدرسہ کے صدر مدرس اور مشہور زمانہ جید عالم دین مولانا احسن رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ کمیٹی سے کسی بات پر اختلاف ہو گیا اور وہ ناراض ہو کر مدرسہ چھوڑ گئے اور کانپور میں ہی اپنا ایک الگ ادارہ ,,دارالعلوم،، کے نام سے قائم فرمالیا۔ مولانا احسنؒ کے علم و فضل کی شہرت کی وجہ سے کوئی بھی مدرس ان کی مسند پر کام کرنے کے لئے تیار نہ تھا حضرت تھانویؒ ان حالات سے لاعلم تھے چنانچہ جب مدرسہ فیض عام سے ایک مدرس کی طلبی ہوئی تو حضرت تھانویؒ اپنے والد ماجد اور اساتذہ کی اجازت و مشورہ سے بحیثیت مدرس مدرسہ فیض عام کانپور تشریف لے آئے اور درس شروع فرمادیا فراغت کے بعد آپ کے لئے یہ معلّمی کا پہلا اعزاز تھا حضرت تھانویؒ کے بالکل نوجوان اور سبزہ آغاز ہونے کی وجہ سے ابتداء میں تو آپ کی طرف طلباء کا

استاد و جوان نہ تھا لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں جب آپ کی علمیت کی شہرت
ہو گئی اور آپ کی داڑھی مبارک بڑی ہو گئی تو معقولات اور منقولات
پڑھنے والے طلباء کی ایک کثیر جماعت آپ کی طرف متوجہ ہو گئی
حضرت تھانویؒ کا چونکہ مدرّسی کا پہلا موقع تھا اور بڑی بڑی کتابیں
آپ کو پڑھانے کے لئے دے دی گئیں تو ابتداءً حضرتؒ بہت گھبرائے کہ
میں ان کتابوں کو کیسے پڑھاؤں گا پھر اسی گھبراہٹ کے عالم میں خداوند
قدوس کے حضور دست بدعا ہوئے اور پڑھانا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی
تائید و نصرت سے آسانی کے ساتھ پڑھاتے چلے گئے علاوہ ازیں غیب سے بھی
آپ کی تسلی اور ہمت افزائی ہوتی رہی جیسا کہ مندرجہ ذیل دو خوابوں سے
ظاہر ہے جن کو "الصدق الرؤیا" میں حضرت تھانویؒ نے خود نقل فرمایا ہے :۔
۱۔ احقر نے جب حدیث کا درس شروع کیا تو استاذی حضرت مولانا محمد
یعقوبؒ صاحب کی زیارت سے اس طرح مشرف ہوا کہ میرے روبرو ایک
جماعت صحیح بخاری پڑھنے والوں کی موجود ہے اور ایک نسخہ بخاری کا میرے
سامنے ہے جس کو میں دیکھ کر درس دیتا ہوں اور میرے برابر میں حضرت
استاذی الممدوح تشریف رکھتے ہیں اور غالباً آپ کے پاس بھی ایک
بخاری شریف کا نسخہ ہے اور میں جو بیان کرتا ہوں مولانا اس کی

تقریر فرماتے ہیں۔ انتہی۔

۲۔ ایک مقام ہے جیسے کانپور میں جناب عبد الرحمن خان صاحب بانی مدرسہ جامعۃ العلوم کانپور کا چھوٹا مطبع وہاں کنویں کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں اور میں قریب ہوں اس کے بعد مجھے مناسبت تفسیر کا ظن غالب ہو گیا۔[1]

ان خوابوں سے اندازہ ہوا کہ حضرت کی تدریسی خدمت میں اللہ کا خصوصی فضل اور غیبی مدد شامل تھی۔

مدرسہ فیض عام میں ابھی آپ کو چار ماہ ہی ہوئے تھے کہ آپ نے اہل مدرسہ کے سلوک سے دل برداشتہ ہو کر استعفا دے دیا اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت تھانویؒ اپنے وعظوں میں مدرسہ کے لیئے چندہ کی تحریک نہ فرماتے تھے بلکہ اس کو غیرت دینی کے خلاف ~~سمجھ~~ سمجھتے تھے اور آپ کو اس کام سے طبعی نفرت تھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر چندہ ہی کے لیئے وعظ کہنا ہے تو میں چندہ اپنے ہی لیئے کیوں نہ کروں یہ کام میرا نہیں بلکہ اراکین مدرسہ کا ہے لیکن منتظمہ کمیٹی چاہتی تھی کہ آپ اپنے مواعظ میں مدرسہ کی امداد کے لیئے چندہ بھی جمع کریں حضرتؒ کو یہ بات ناگوار گزری اور استعفا دے دیا کہ ناقدرے لوگوں کے ساتھ نباہ مشکل ہوگا جب خط کے ذریعہ والد

[1] سیرت اشرف، صفحہ ۹۴ ج۱ بحوالہ، صدق الرؤیا،

صاحب کو صورتحال سے آگاہ کیا تو انہوں نے واپسی جواب میں ان لوگوں کی
سب باتوں کی توجیہات لکھ کر بھیج دیں اور لکھا کہ ابھی وہیں رہو مدرسہ
سے علیحدگی اختیار کرنے میں عجلت مناسب نہیں تاکہ تازہ پڑھی ہوئی کتابیں
پڑھانے سے پختہ ہو جائیں ورنہ تدریسی سلسلہ منقطع ہونے کی وجہ سے
کتابیں بھول جائیں گی مگر آپ چونکہ وہاں سے دل برداشتہ ہو چکے تھے
اسلئے آپ نے وطن واپسی کا ارادہ فرمالیا لیکن آپ نے وطن واپسی سے
پہلے مناسب سمجھا کہ قطب وقت اور ولی کامل مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب
گنج مرادآبادی کی زیارت کرلی جائے شاید پھر اس طرف آنے کا موقع نہ ملے
جب گنج مرادآباد سے واپس کانپور تشریف لائے تو آپ کے دو قدردان
عقیدت مند معززین شہر عبدالرحمٰن خان اور حاجی کفایت اللہ صاحب
نے حضرتؒ کو باصرار روک لیا اور فیصلہ کیا کہ کانپور کے محلہ بنگالپور
کی جامع مسجد میں جدید مدرسہ کھولا جائے گا اور جو پچیس روپیہ ماہوار
آپ مدرسہ فیض عام سے تنخواہ پاتے تھے وہ دونوں حضرات از خود ادا
کریں گے آپؒ نے ان کے اخلاص اور والد ماجد کے ارشاد کے پیش
نظر اس مسجد میں بیٹھ کر کام کرنا منظور کرلیا اور" جامع العلوم" کے نام
سے مدرسہ قائم کرلیا پھر وطن واپسی تک اسی مقام پر دلجمعی سے تدریسی خدمات

انجام دین۔ حضرت تھانویؒ پر للّٰہیت کا اِس قدر اثر تھا کہ آپ باوجود متأخرین فقہاء کے فتویٰ کے تنخواہ لے کر دین کا کام کرنا درست خیال نہ کرتے تھے اسلئے آپ نے دہلی جاکر حکیم عبدالحمید مرحوم دہلوی کے مطب پر طب پڑھنے کا فیصلہ کیا تاکہ درس و تدریس کے ساتھ معاشی ضرورتیں مطب سے پوری کی جائیں آپ کے والد نے بیٹے کی للّٰہیت سے متأثر ہوکر اپنے ایک گاؤں لداؤ کھیڑہ کی آمدنی آپ کے اخراجات کے لیئے مقرر کردی تاکہ آپ معاشی بے فکری سے دین کی خدمت کرسکیں لیکن اہل کانپور آپ کی مفارقت برداشت نہ کرسکے اور آپ کی خدمت میں دہلی پہنچے اور مدرسہ کی اہمیت کا واسطہ دے کر کانپور واپسی کے لیئے بڑی منت سماجت کی ادھر آپ کے دیوبند کے ہم سبق دوست حکیم مولانا جمیل الدین صاحب غازی پوری نے آپ کو نہایت زور دے کر مشورہ دیا کہ ،، طب کا مشغلہ ہرگز اختیار نہ کیا جائے کیونکہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ مطب کے ساتھ علم دین کی خدمت ہرگز نہیں کی جاسکتی ،، غرض کہ مولانا جمیل الدین صاحب کے مشورہ اور مخلص دوستوں کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے صرف پندرہ روز گزار کر اپنے استاد حکیم عبدالحمید صاحب کی اجازت سے آپ دہلی چھوڑ کر واپس کانپور تشریف لے آئے اور پھر سے تدریسی مشغلہ میں مصروف ہو گئے جب آپ کی کانپور واپسی کی اطلاع حضرت حاجی امداد اللہؒ کو ہوئی تو

انہوں نے ان الفاظ سے خوشی کا اظہار فرمایا، طبابت کے شغل کو ترک کرکے آپ نے کانپور تشریف لاکر دینیات کے شغل کا حال معلوم ہوا بہت خوشی ہوئی اللہ جل جلالہٗ آپ کی خدمت میں برکت دے اور آپ کے برکات و فیض سے تمام مسلمانوں کو مستفیض و مستفید فرمائے میں نے قبل ہی آپ کو مشورہ دیا تھا کہ دین کو خوب مضبوط پکڑنا چاہئیے دنیا خود ہی اچھی صورت میں خدمت کو حاضر رہے گی بہر کیف آپ لوگ علماء ورثہ انبیاء ہیں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیدا کرکے بڑے درجے عنایت کئے ہیں بس اپنے مقصود کا خیال سب پر مقدم رکھنا چاہئیے۔ [1]

اس کے بعد حضرت تھانویؒ کو اپنے قیام کانپور پر مزید اطمینان ہوگیا۔

حضرت تھانویؒ کا طرز تعلیم انتہائی عمدہ، آسان، سلیس اور نفیس تھا کہ انتہائی مشکل مقامات بھی پانی بنا دیتے تھے جو طالب علم آپ سے دو چار اسباق پڑھ لیتا تھا پھر اس کو کسی دوسرے استاد سے تسلّی نہیں ہوتی تھی ایک دفعہ آپ نے "صدرا" کے مشہور مقام "مثناۃ بالتکریر" کو اتنے سہل انداز میں بیان فرمایا کہ طلباء حیران رہ گئے اور اس کی وجہ حضرت خود بیان فرماتے ہیں کہ "میں جب پڑھاتا تھا تو اپنے اوپر بہت تعب برداشت کرکے پہلے سے سبق کی تقریر کو اپنے ذہن میں محفوظ کرلیتا تھا

[1] مکتوب امدادیہ ص ۳

پھر پڑھاتا تھا اس لئے میری ساری تقریر نہایت سہل اور با ترتیب
ہوتی تھی جس کی وجہ سے مشکل مضامین بھی طالب علموں کے لئے بالکل
پانی ہوجاتے تھے اور بآسانی ذہن نشین ہوجاتے تھے گو مجھ کو تسہیل کرکے
تقریر کرنے میں بہت تعب ہوتا تھا لیکن طلباء کو کسی مقام کے سمجھنے میں
ذرا الجھن نہ ہوتی تھی[1] میں نے پڑھاتے وقت ضرورت سے زائد کبھی تقریر نہیں
کی صرف حل کتاب پر اکتفا کیا زوائد سے طالب علموں کا کبھی وقت ضائع نہ
کیا اور میں اسکی تاکید اپنے ماتحت مدرسین پر بھی رکھتا تھا اساتذہ زیادہ تر
اپنی قابلیت کے اظہار کے لئے نکات و دقائق کی تقریر کیا کرتے تھے جن سے
کتاب کے اصل مطلب میں بھی خلط ہوجاتا تھا لیکن طلباء کا نفع اس میں ہے کہ اصل
کتاب کو اچھی طرح حل کردیا جائے کیونکہ استعداد اسی سے پیدا ہوتی ہے اور
جب استعداد پیدا ہوجائے گی تو پھر نکات و دقائق خود ہی سمجھ میں آنے
لگیں گے لہٰذا استاد کا اصل مطمح نظر یہی ہونا چاہئیے۔[2]

حضرت تھانوی رح اپنے تجربہ کی روشنی میں طلباء کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ
تین باتوں کا التزام کرلو تو میں ذمہ لیتا ہوں کہ تمہیں استعداد علمی حاصل ہوجائیگی
۱۔ جو سبق پڑھنا ہو اس کا مطالعہ ضرور کرلیا جائے اور مطالعہ کوئی مشکل کام
نہیں ہے کیونکہ مطالعہ کا مقصود صرف یہ ہے کہ معلومات اور مجہولات

---

[1] اشرف السوانح : (خواجہ عزیز الحسن مجذوب رح) مطبوعہ ادارہ اسلامیات آرٹ پریس ملتان ۱۹۸۷
جلد نمبر ۱ صفحہ ۹۶

[2] اشرف السوانح ، جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۰

متمیز ہو جائیں بس اس سے زیادہ کاوش نہ کرے :-

۲ سبق کو استاد سے اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لے بلا سوچے سمجھے آگے نہ پڑھے اور اگر اس وقت استاد کی طبیعت حاضر نہ ہو تو کسی دوسرے وقت سمجھ لے۔

۳ اس کے بعد ایک بار خود بھی مطلب کی تقریر کر لے بس پھر ان تینوں التزامات کے بعد بے فکر رہے چاہے یاد رہے یا نہ رہے انشاء اللہ استعداد ضرور پیدا ہو جائیگی یہ تینوں باتیں تو درجہ وجوب میں ہیں اور ایک بات درجہ استحباب میں ہے وہ یہ کہ کچھ آموختہ بھی روزانہ دُھرالیا جائے :۔ [۱]

تدریس میں حضرت تھانوی رح کی مہارت تامّہ کا نتیجہ تھا کہ چھٹیوں میں دور دراز علاقوں سے طلباء و اساتذہ تھانہ بھون پہنچ جاتے تھے کیونکہ حضرت تھانوی مسند ارشاد پر بیٹھ کر بھی اکثر مضامین طلباء کے کام کے بیان فرماتے تھے اور ایسے ایسے نکات و دقائق علمیہ بیان فرماتے تھے جن سے اساتذہ کی مشکلیں آسان ہو جاتی تھیں ۔

حضرتؒ کو معقولات میں سے منطق سے خصوصی لگاؤ تھا آپ کا خیال تھا کہ "اگر منطق کی ایک کتاب بھی مجھ سے پڑھ لی جائے تو پھر کسی دوسری کتاب کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی اور منطق سے پوری مناسبت پیدا ہو جاتی ہے" اسی لئے تھانہ بھون میں آپ کا یہ معمول تھا کہ اپنے خصوصی

[۱] اشرف السوانح ، جلد ۱ صفحہ ۱۵۱

تعلق والوں کو کم از کم منطق کی ایک کتاب ضرور پڑھاتے تھے اسی طرح حضرت تھانوی رح نے کم فرصت طلباء کے لیئے ایک خاص نصاب بعنوان "ضمان التکمیل فی زمان التعجیل" بھی مرتب فرمایا تھا جس کے لیئے دس نئی کتابیں بھی تصنیف کرنی پڑیں جن کے مجموعہ کا نام "تلخیصات عشر" ہے اور اُسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

۱ تلخیص المرقاۃ ۲ تلخیص الشریفیہ ۳ تسہیل المعانی ۴ تلخیص المنار ۵ المدار ۶ درایۃ العصمۃ ۷ تلخیص ہدایۃ الحکمۃ ۸ تلخیص البدایہ مع جدول الثلاثین ۹ تذییل شرح العقائد ۱۰ عشرۃ طروس تلخیص مائۃ دروس :-

حضرت تھانوی رح نے ۱۳۱۵ھ آخر صفر تک یعنی پورے چودہ سال کانپور میں درس وتدریس، مواعظ و تصنیف اور ارشاد و تلقین کے ذریعہ دینی خدمت انجام دی اہل کانپور کے دلوں میں آپ رح کی محبت و عقیدت راسخ ہو چکی تھی اور یہی حال اہل کانپور سے آپ کی محبت کا تھا جس کا اظہار آپ نے ان الفاظ سے کیا "کانپور والوں نے میرے ساتھ ایسی محبت اور تعظیم و تکریم کا برتاؤ کیا کہ میں اپنے وطن کو بھی بھول گیا اور جتنا وہاں جی لگتا تھا اپنے وطن میں بھی نہ لگتا۔ اتنی محبت تھی کہ میں نے اپنے برتنوں پر بھی بجائے اپنے نام کے لفظ "کانپور" کھدوایا تھا اب بھی جو ان برتنوں کو دیکھ لیتا ہوں تو کانپور

یاد آجاتا ہے اگر حضرت حاجی صاحب کا ایما نہ ہوتا تو ساری عمر کانپور نہ چھوڑتا
اور سچ تو یہ ہے کہ میری جو اتنی شہرت ہوئی تو وہ کانپور والوں
کی ہی بدولت ہوئی ورنہ میں واقعی اس درجہ کا شخص ہرگز
:- (نہ تھا اور نہ اب ہوں) :-[1]

-٠:٠-

[1] سیرت اشرف : (منشی عبدالرحمان خان) مطبوعہ ایشیا آرٹ پریس ١٩٤١ء
جلد نمبر ١ صفحہ ١٠٤

۱۔ (کم فرصت طلباء کے نصاب کا نقشہ) ۔

سلسلہ شمار	سبق اوّل	سبق دوئم	سبق سوئم	بدل	کیفیت
۱	منتخب النفائس	"	"	حذف	حفظ کرانا مناسب ہے ۔
۲	میزان الصرف	"	"	"	خوب حفظ کرائی جائے ۔
۳	منشعب	"	"	"	اس کے کل مصادر میزان پر
					گردانے جائیں اور متفرق صیغے
					دریافت کیے جائیں ۔
۴	پنج گنج تا	"	"	"	تعلیلیں خوب یاد
	خاصیات ابواب				کرائی جاویں ۔
۵	بقیہ	نحو میر	"	"	ترکیب امثلہ عربی کرائی جائے
	پنج				چھوٹے جملے دیکر عربی بنوائی جائے
	گنج				ان جملوں کے مفردات منشعب کے
					لغات ہونے چاہئیں ۔
۶	شرح	شرح	"	"	سبق میں تمام صیغے اور اعراب
	مائۃ عامل	مائۃ عامل			طالب علم سے نکلوائے جائیں اور
	با ترکیب	بلا ترکیب			جس سوال کا وہ جواب نہ دے سکے

سلسلہ شمار	سبق اول	سبق دوئم	سبق سوئم	بدل	کیفیت
۶	"	"	"	"	قواعد صرف و نحو دکھلا کر جواب طلب کیا جائے اور باترکیب اور بلاترکیب کا مطلب یہ ہے کہ اول سے بلاترکیب شروع کرا کر اخیر تک مثل دیگر کتب کے پڑھاویں اور دوسرا سبق اسی کا اس طور پر پڑھاویں کہ ترکیب بھی ہوتی جائے ختم بلاترکیب تک جس قدر ہو جائے :-
۷	الیساغوجی	ہدایۃ النحو	قدوری تا باب الاعتکاف	"	ہر قسم کے متفرق جملوں کی عربی بنوائی جائے :-
۸	قال اقول	ترجمہ قرآن شریف	صفائی معاملات	"	جس قرآن میں سبق ہو وہ معرا ہو اور اس میں ترکیب اور صیغے کثرت سے پوچھے جاویں اور بیان تفسیر و احکام و اختلافات میں تطویل نہ کی جائے نفس مطلب پر اکتفا کیا جائے اور سلیس مضامین عربی میں بنانے کے لیئے دیئے جاویں :-

سلسلہ شمار	سبق اول	سبق دوم	سبق سوم	بدل	کیفیت
۹	شمسیہ	بقیہ	سراجی	تلخیص المرقات	شمسیہ یا اس کے بدل میں اس کے قواعد
	متن قطبی باستثناء	ترجمہ			کما وقتاً فوقتاً اجراء وامتحان
	موجہات	قرآن شریف			کیا جائے۔
۱۰	شریفیہ	تسہیل المعانی	منار	تلخیص شریفیہ	قواعد معانی وبیان قرآن شریف میں
	متن رشیدیہ		متن نور الانوار	میزان البلاغۃ	جاری کرائے جائیں اور منار یا اس کے بدل میں
	در مناظرہ		مع مدار	تلخیص منار	جتنا سبق پڑھانا منظور ہو اس میں جتنے مسائل
					کی تفریع ہو وہ مسائل اول مدارس پڑھادیئے جائیں
۱۱	ہدایۃ الحکمۃ	تحفۃ الاطفال	بقیہ منار	تلخیص ہدایۃ الحکمۃ	قواعد تجوید کی مشق قرآن شریف میں
	متن میبذی	ومکررہ		مع حذف درایۃ العصمۃ	کرائی جائے اور مکررہ میں جس اختلاف قرأت
	مع درایۃ العصمۃ	در قرأت مع		کتاب الکافی	سے معنی بدل جائیں قرآن میں وہ مقامات
		حق القرآن		از باب الاختلاف فی فرش الحروف	نکال کر اس معنی کی توضیح
				مع فاتحہ	سمجھادی جائے۔
۱۲	بقیہ	ثلاثین	بقیہ	تلخیص	خارج وقت میں تھوڑا تھوڑا مقدمہ
	ہدایۃ الحکمۃ مع	تلخیص	منار	ہدایۃ الہدایۃ	مشکوٰۃ للشیخ الدہلوی پڑھادیں کہ
	درایہ	اربعین غزالی			حدیث میں نافع ہو یا بقیہ منار کے ختم

سلسلہ شمار	سبق اول	سبق دوئم	سبق سوئم	بدل	کیفیت
۱۲	"	"	"	"	پر بجائے اس کے پڑھادیں :۔
۱۳	شرح عقاید	تیسیر الوصول	ہدایہ اولین	مشکوٰۃ[۱]	کم از کم ہفتہ میں ایک بار وعظ کہلایا جائے
	نسفی مع	حدیث مع تقدیم			چھوٹے چھوٹے ضروری اور مفید رسالے تصنیف
	تنزئیل	آثار السنن[۱]			کرائے جائیں اور سہل سہل استفتی جواب
		یا جامع الآثار			لکھنے کے لیئے دیئے جائیں اور تقدیم واقع خانہ
					خانہ حدیث سے مراد یہ ہے کہ جو باب پڑھانا ہو
					وہ اول پڑھادیا جائے اسکی اسی طرح ہر باب
					کے ساتھ عمل کیا جائے :۔
۱۴	جلالین شریف	بقیہ تیسیر الوصول	بقیہ ہدایہ سمامل	"	ایضاً :۔
۱۵	کلام الملوک	عشرہ[۱] طروس	تنشیط	حذف[۱]	کلام الملوک میں حضرات صحابہ کی
		تلخیص	الطبع		مکتوبات اور نظم ملفوظات مجتمع ہیں
		مائۃ دروس			اس میں ادب و بلاغت کے ساتھ ضروری
					تاریخ اسلامی پر بھی اطلاع ہوتی ہے:۔
					ــــ:ز:ــــ
					[۱]

[۱] ماخوذ از تلخیصات عشرہ (مولانا اشرف علی تھانوی)

(ارشد تلامذہ) :-

حضرت تھانویؒ کے چودہ سالہ قیام کانپور کے دوران مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں طلباء نے جامع العلوم میں داخلہ لے کر آپؒ سے شرفِ تلمّذ حاصل کیا اور بیشتر طلباء ایسے تھے جو باقاعدہ فارغ التحصیل ہو کر معقولات اور منقولات کے ماہر بنے تلامذہ کی کل تعداد تو معلوم نہیں البتہ حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ نے جامع العلوم میں حضرت تھانویؒ کی صدر مدرسی کے زمانہ کے کاغذات سے مرتب کردہ ۸۵ طلباء کی ایک فہرست "اشرف السوانح" کے آخر میں دی ہے پھر ان میں سے بھی بعض باکمال اور ارشد تلامذہ ایسے ہیں جنہوں نے علم و عمل کی زندگی میں ایک نام پیدا کیا اور وہ مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوئے ان کے مختصر تعارف کی تفصیل یہ ہے :-

۱ :- (مولانا محمد اسحٰق بردوانی) :-

آپ ایک ذہین اور صاحب حافظہ جید عالم دین تھے جو پنشن کے بعد لوجہ اللہ تدریسی خدمات انجام دیتے رہے حضرت تھانویؒ نے آپ کو جامع العلوم کانپور میں اپنا جانشین اور مدرس اول بنایا تھا آپ

ایک عرصہ تک جامع العلوم کو حضرت تھانویؒ کے انداز پر چلاتے رہے پھر مدرسہ عالیہ کلکتہ (یونیورسٹی) میں مدرس دینیات ہو کر تشریف لے گئے وہاں سے مدرسہ عالیہ ڈھاکہ تبادلہ ہو گیا پھر وہیں پر پانچ سو روپے مشاہرہ پر پہنچ کر پنشن پالی حافظہ اتنی بلا کا تھا کہ تدریسی مشاغل کے باوجود صرف چھ مہینہ میں قرآن پاک مکمل حفظ کر لیا اور طالب علمی کے زمانہ میں نحو کی مشہور کتاب ،، کافیہ ،، آپ کو ازبر یاد تھی جس کو ہمیشہ دہراتے رہتے تھے درس وتدریس میں آپ کا بعینہ حضرت تھانویؒ جیسا تھا آپ کو حضرت تھانویؒ نے اپنا خلیفۂ مجاز بھی بنا دیا تھا :-

۲ :- (جناب مولانا مولوی محمد رشید صاحب کانپوری رحمۃ اللہ علیہ) :-

آپ بڑے ذہین وذکی اور نہایت خوش فہم ، خوش اخلاق اور متواضع تھے حضرتؒ کی موجودگی میں ہی آپ جامع العلوم میں مدرس ہو گئے تھے مولانا محمد اسحٰق مدرس اول اور آپ مدرس دوم تھے علم فقہ سے خصوصی مناسبت کی وجہ سے افتاء کا کام بھی احسن طریقے سے انجام دیتے تھے مولانا محمد اسحٰق صاحب کی کلکتہ روانگی کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں آپ کو بھی بڑے مشاہرہ پر وہیں بلا لیا ابھی آپ کی عمر زیادہ نہ تھی کہ آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور آپ انتقال فرما گئے :-

۳ :-(جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ):-

آپ فتح پور ضلع بارہ بنکی کے رہنے والے تھے علوم ظاہریہ اور باطنیہ پر مہارت تامّہ کے علاوہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور حضرت تھانوی رح کے خلفاءِ مجازین میں سے سب سے پہلے خلیفۂ مجاز تھے فقہ پر اس قدر درک حاصل تھا کہ حضرت گنگوہی رح جیسے فقیہہ بھی تعریف فرماتے تھے پھر آپ کی مہارتِ فقہیّہ پر یہ شہادت کافی ہے کہ بہشتی زیور کے اوّل کے پانچ حصّے بحکم حضرت تھانوی رح انہیں کے تحریر فرمائے ہوئے ہیں جن سے آج لاکھوں مسلمان مرد اور عورتیں فیض یاب ہو رہے ہیں اور انشاءاللہ تا قیامت ہوتے رہینگے آپ بہشتی زیور کی تکمیل سے قبل ہی کم عمر میں انتقال فرما گئے تھے :-

۴ :-(مولانا مولوی صادق الیقین صاحب کرسوی رحمۃ اللہ علیہ):-

آپ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہٗ العزیز کے خلیفۂ مجاز تھے انتہائی لطیف الطبع، ذکی الحس اور ذہین عالم باعمل تھے تقویٰ کا بہت زیادہ اہتمام تھا ایک بار حضرتؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے اس کا اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر مواخذہ نہ فرمائیں کہ تو اتنا متّقی کیوں تھا آپ کو رسومات و بدعات سے سخت نفرت تھی اس پر کسی کا لحاظ نہ کرتے تھے

ایک دفعہ مولود شریف کے مسئلہ پر والد ماجد سے کشیدگی پیدا ہوگئی تھی پھر حضرت تھانوی رحؒ نے ان کے والد کو مفصل خط لکھا جس کی وجہ سے سب اختلاف دور ہو گئے وہ خط مکتوب محبوب القلوب کے نام سے شائع ہو چکا ہے آپ کے ہاں قلتِ طعام و قلتِ منام کا بھی بہت اہتمام تھا اسی وجہ سے وہ نحیف الجثہ ہو گئے تھے آخر جوانی ہی میں انتقال فرما گئے تھے:-

۵ :- (مولانا مولوی فضل حق صاحب بارہ بنکی):-

یہ حضرتؒ کے شاگردوں میں سے سب سے پہلے فارغ التحصیل ہوئے۔ جید عالم تھے بالخصوص علم فلسفہ میں مہارت تامہ حاصل تھی ایک دفعہ آپ نے علم فلسفہ کے مشہور مقام "شناہ بالتکریر" کی امتحانی تقریر ایسی عمدہ تحریر فرمائی کہ اس کو مدرسہ میں بطور یادگار محفوظ کر لیا گیا آپ نے قنوج میں کافی عرصہ علمی خدمات انجام دیں:-

۶ :- (مولانا شاہ لطف الرسول صاحب بارہ بنکی):-

انتہائی فہیم، عاقل اور ذی استعداد عالم تھے حضرت تھانوی رحؒ کے مشہور رسالہ قصد السبیل الی مولی الجلیل" کی تسہیل بھی آپ نے فرمائی تھی حضرت حاجی امداد اللہ سے بذریعہ خط بیعت ہوئے مگر تعلیم کا سلسلہ چونکہ حضرت تھانوی سے تھا اس لئے انہی کے خلیفہ مجاز ہوئے آپ انتہائی درویش صفت، متواضع

اور خشیتِ الٰہی ہی سے مغلوب الانسان تھے آپ نے سب سے پہلے حضرتؒ کے وقف کردہ قبرستان میں جگہ پائی :-

۷ ---:(مولانا حکیم محمد مصطفےٰ صاحب بجنوری):-

آپ حضرت والا کے ارشد خلفاء میں سے ہیں بہترین عالم، حافظ اور مصنف ہیں۔ ادب عربی اور معقولات میں خوب مہارت حاصل تھی حضرت تھانویؒ کی تقریر کے دوران عربی میں نوٹ لے کر پھر اردو میں پھیلا یا کرتے تھے اس طرح بے شمار مواعظ قلمبند فرمائے حضرت تھانویؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف "الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ" جو بعد میں اسلام اور عقلیات کے نام سے شائع ہوئی اس کی بہت عمدہ اور نفیس شرح آپ نے کی ہے اس کے علاوہ رسالہ "شوق وطن" کی تسہیل، معلومات اشرفیہ مناجات مقبول کے عربی حصہ کا اردو ترجمہ "بہشتی زیور" کے حصہ نہم اور بہشتی گوہر میں مندرجہ تجربات، مجالس الحکمۃ، امثال عبرت اور طبی جوہر وغیرہ آپ کی تصنیفات ہیں۔ آپ کو تقوٰی کا بہت زیادہ اہتمام تھا ایک دفعہ سفرِ حج کے دوران موٹر ڈرائیور نے جب نماز کے لئے موٹر روکنے سے انکار کر دیا تو حکیم صاحب چلتی موٹر سے کودنے کے لئے تیار ہو گئے لیکن خدا کی شان موٹر میں ایسی خرابی پیدا ہو گئی کہ وہ خودبخود رک گئی اور

تمام سواریوں کے ساتھ آپ نے باجماعت نماز ادا کی آپ بہت بڑے حکیم
بھی تھے مساکین، غرباء اور طلباء کا مفت علاج کرتے تھے آپ اتنے
لطیف الطبع اور ذکی الحس تھے کہ بعض اوقات کشش تحریر سے اخلاق و
مزاج کی کیفیت معلوم کر لیتے تھے اور فاسق و متقی کے قارورہ میں فرق
محسوس کر لیتے تھے :-

۸ :- (مولانا سید اسحٰق علی کانپوری) :-

نہایت سلیم الفطرت، متواضع اور صاحب نسبت بزرگ اور ذی
استعداد مدرس تھے اِلٰہ آباد یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر بھی رہے
اور حضرت تھانوی رح کے خلیفۂ مجاز تھے :-

۹ :- (مولانا مظہر الحق صاحب راموی) :-

آپ رامو ضلع چاٹگام کے رہنے والے تھے اور بنگال کے معروف علماء میں
سے تھے عربی و فارسی زبان میں نظم و نثر پر قادر تھے :-

۱۰ :- (مولانا سعید احمد صاحب اٹاوی) :-

آپ گو باقاعدہ تدریسی شعبہ سے منسلک نہیں رہے لیکن دیگر
امور میں حصہ لے کر دین کی بڑی خدمت کی آپ گھر کے بڑے رئیس
اور ریاست گوالیار میں بعہدۂ جج ممتاز تھے :-

۱۱ ―:(مولانا ظفر احمد عثمانی):―

آپ کا شمار برِ صغیر کے نامور علماء میں ہوتا ہے حضرت تھانوی رح کے خواہر زادہ تھے پہلے ڈھاکہ یونیورسٹی میں شعبۂ دینیات کے صدر رہے اس کے بعد تادمِ آخر دار العلوم ٹنڈو الہیار ضلع حیدر آباد پاکستان میں تدریسی خدمات انجام دیں اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے حضرت تھانوی رح نے "اعلاء السنن" کا دقیق علمی کام انہی کے ذریعہ مکمل کروایا اور کام دیکھ کر بڑے مسرور ہوئے اعلاء السنن کی گیارہ جلدیں فقہ و حدیث میں ان کی مہارتِ تامہ کی گواہی دیتی ہیں آپ تحریکِ پاکستان میں قائدِ اعظم کے خصوصی معاون رہے اور سلہٹ کے ریفرنڈم میں آپ نے فیصلہ کن کردار ادا کیا جس پر قائدِ اعظم نے خوشی کے جذبات کا اظہار کیا:۔

حضرت تھانوی رح کو اپنے شاگردوں سے خصوصی انس تھا ان سب سے بڑی محبت کرتے تھے اور ہر ممکن ان کی عزت و وقار بڑھانے کی کوشش کرتے تھے اکثر فرمایا کرتے تھے، "جتنا تعلق مجھ کو اپنے شاگردوں سے ہے اتنا معتقدین سے نہیں کیونکہ معتقدین سے اتنی طبیعت نہیں کھلتی جتنی شاگردوں سے کھلی ہوئی اور بے تکلف ہوتی ہے:۔ [۱]

―:۔―

[۱] سیرتِ اشرف ، صفحہ ۱۰۸
۱۰۹

—:(اخلاق عالیہ):—

حضرت تھانویؒ چونکہ ایک جامع صفات شخصیت تھے اگر تمام صفات کو شواہد کے ساتھ بیان کیا جائے تو اس کے لیئے کئی دفاتر ناکافی ہونگے حضرت خواجہ عزیزالحسن مجذوبؒ نے "اشرف السوانح" میں آپ کی صفاتِ حمیدہ کی مندرجہ ذیل فہرست مرتّب کی ہے :-

۱ ادب ۲ اخلاص ۳ استقلال ۴ استغنا ۵ استقامت
۶ استحضار ۷ اعتدال ۸ احتیاط ۹ امانت ۱۰ ایثار
۱۱ برکت ۱۲ بصیرت ۱۳ تدبّر ۱۴ توکّل ۱۵ تقویٰ
۱۶ تواضع ۱۷ تأثر ۱۸ ترحم ۱۹ تہذیب ۲۰ تدیّن
۲۱ تیقظ ۲۲ تحمل ۲۳ حیا ۲۴ حکمت ۲۵ خشیت
۲۶ غیرت ۲۷ سخاوت ۲۸ شجاعت ۲۹ ذہانت ۳۰ قناعت
۳۱ ذکاوت ۳۲ متانت ۳۳ فراست ۳۴ عبدیت ۳۵ محبّت
۳۶ شفقت ۳۷ مروّت ۳۸ شکر ۳۹ صبر ۴۰ درگزر
۴۱ زہد ۴۲ رفق ۴۳ عدل ۴۴ سادگی ۴۵ ہمدردی
۴۶ دلسوزی ۴۷ دانشمندی ۴۸ انضباطِ اوقات ۴۹ اہتمامِ حقوق
۵۰ اہتمامِ اصلاحِ اُمّت ۵۱ آزاد طبعی ۵۲ اہتمام دین ۵۳ احاطہ نظر

۵۴ بے ساختگی ۵۵ بلند نظری ۵۶ ترکِ مالایعنی ۵۷ تعلق مع اللہ

۵۸ تصلب فی الدین ۵۹ حسن خلق ۶۰ حسن معاشرت ۶۱ حسن تدبّر

۶۲ حفظ حدود ۶۳ حفاظت امّت ۶۴ حق پسندی ۶۵ حقیقت پسندی

۶۶ حق گوئی ۶۷ خیر خواہی ۶۸ خوش طبعی ۶۹ خلوت و جلوت

۷۰ فراخ حوصلگی ۷۱ حاضر جوابی ۷۲ اولوالعزمی ۷۳ سہولت پسندی

۷۴ خوش انتظامی ۷۵ وسعتِ خیال ۷۶ صفت شناسی ۷۷ رسائی فہم

۷۸ شانِ تحقیق ۷۹ شانِ تربیت ۸۰ مخالفت نفس ۸۱ نگرانی نفس

۸۲ قوّت حافظہ ۸۳ لطافت طبع ۸۴ رعایت جذبات ۸۵ صفائی معاملات

۸۶ زندہ دلی ۸۷ رفیق القلبی ۸۸ دقّت نظر ۸۹ رجوع الی الحق

۹۰ ملکۂ تحریر و تقریر ۹۱ سلامتِ صدر ۹۲ سلامتِ فطرت ۹۳ رضا و تفویض

۹۴ مجاہدہ و مراقبہ ۹۵ بیم و رجا ۹۶ قلّت کلام ۹۷ شانِ کرم

۹۸ شانِ تحقیق ۹۹ اصابتِ رائے :- [۱]

مذکورہ بالا صفاتِ حمیدہ میں سے بعض کے تائیدی واقعات مندرجہ ذیل ہیں :-

:- (ادب) :-

دین ادب کے مجموعہ کا نام ہے اسی لئے حضرت تھانوی رح اپنے اساتذہ، بزرگوں

[۱] اشرف السوانح (خواجہ عزیز الحسن مجذوب) مطبوعہ نیو اسلامی آرٹ پریس ۱۹۸۵ جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۶۹

اور بڑوں کا انتہائی احترام و ادب کرتے تھے اور اپنی طرف سے کسی کو ناراضگی کا موقع نہ دیتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ ،، الحمد للہ! میں نے اپنے بزرگوں کے ساتھ کبھی ظاہراً یا باطناً اختلاف نہیں کیا اور ہر طرح ادب ملحوظ رکھا حالانکہ مجھ کو سینکڑوں احتمالات سوجھتے تھے لیکن میں نے ہمیشہ یہی سوچا کہ ہم کیا جانیں اور اگر کبھی کوئی بات سمجھ میں بھی آتی تب بھی دل کو یہ کہہ کر سمجھا لیتا کہ یہ کیا ضروری ہے کہ کوئی بات بھی بلا سمجھے نہ رہے دراصل طالب تحقیق کے لئے پہلے تقلید ہی ضروری ہے بعدہٗ تقلید کی برکت سے تحقیق کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے جیسے اگر بچہ اپنے استاد کی تقلید نہ کرے اور پڑھاتے وقت اسے کہے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ الف ہے ب نہیں ہے تو بس وہ پڑھ چکا،،[1]۔

ادب کے معاملے میں آپ ہم مسلک اور مختلف المشرب بزرگوں کے درمیان قطعاً کوئی فرق نہیں کرتے تھے جب آپ خانوادۂ نقشبندیہ کے بزرگ مولانا شاہ فضل الرحمٰن قدس سرہٗ العزیز کو دوسری مرتبہ ملنے کے لئے مراد آباد روانگی کی غرض سے سواری پر سوار ہوئے تو آپ نے سوچا کہ ،، ہم لوگوں کے اعمال اچھے نہیں اور اکثر بزرگوں کو قلب کی تاریکی کا احساس ہو جاتا ہے مولانا بھی شاید اسی وجہ سے ڈانٹ ڈپٹ فرمایا کرتے ہوں اس لئے

[1] کمالات اشرفیہ صفحہ ۲۰۱

اپنے قلب کو پاک وصاف کر کے حاضرِ خدمت ہونا چاہئیے[1]" یہ خیال آتے ہی آپ سواری سے اُتر پڑے وضو کر کے استغفار پڑھتے ہوئے پا پیادہ اس طرف چل کھڑے ہوئے حالانکہ وہ گرمی کا موسم تھا دوپہر کا وقت تھا اور آپ روزہ سے تھے :-

:-(احتیاط):-

اسلام نے ہر ایسے کام میں جو انسان کے لئے مضرت کا سبب بن سکتا ہے احتیاط کی تعلیم دی ہے جیساکہ ایک حدیث نبوی ہے "؛

اتقوا مواضع التہمۃ " یعنی مواضع تہمت سے بچو اور احتیاط کرو اسی لئے حضرت تھانوی رحؒ ہر معاملہ میں انتہائی محتاط رہتے تھے اور یہ آپ کی احتیاط کا نتیجہ تھا کہ ! آپ نے اس بات کی تاکید کر رکھی تھی کہ اگر کوئی عورت خط لکھے تو شادی شدہ ہونے کی صورت میں اپنے خاوند کے دستخط کرا کر بھیجے ورنہ اپنے کسی محرم کے دستخط کرائے شوہر کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے محرم کے دستخط معتبر نہیں سمجھتے تھے تاکہ بصورتِ اختلافِ عقائد میاں بیوی میں بعد میں لڑائی نہ ہونے لگے کہ ان کو خط کیوں لکھا :-[2]

۲ بیعت کے لئے مستورات کے سفر کو ناپسند فرماتے تھے اور خط کے ذریعہ بیعت کرنے کو ترجیح دیتے تھے اور اگر کوئی مستورہ دربارِ اشرفیہ تک

---

[1] سیرتِ اشرف : صفحہ ۳۱۶ / ج-۱

[2] " " صفحہ ۳۱۷ / ج-۱

پہنچ جاتی تو اس سے اس وقت تک گفتگو نہ فرماتے تھے جب تک اس کا کوئی محرم پاس نہ بٹھا لیتے تھے اسی طرح حضرت کے کئی دوسرے قواعد و ضوابط بھی ایسے تھے جو احتیاط پر مشتمل تھے:۔

:۔(استغناء):۔

استغناء ایک ایسی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان معاشرہ میں باعزت و باعظمت بن جاتا ہے اور انسان میں جراُت اور حق گوئی کی صفات پیدا ہو جاتی ہے خداوند تعالےٰ نے حضرتؒ کی طبیعت میں بھی استغناء کوٹ کوٹ کر بھرا تھا یہی وجہ ہے کہ آپؒ کو امراء وزراء اور مال و زر تو کیا عوام سے بھی استغناء تھا اور آپ نام نہاد حلم و مروت سے قطعاً کام نہ لیتے تھے کوئی بڑے سے بڑا آدمی بھی اگر آپ کی مجلس میں کوئی ناگوار حرکت کرتا تو اس کو مجلس سے اٹھا کر ایسا سبق سکھاتے کہ عمر بھر یاد رکھتا اسی طرح مالی استغناء بھی آپ میں بہت زیادہ تھا اسی لئے ہدایا قبول کرنے کی بھی آپ کے ہاں سخت حدود و قیود تھیں اسی لئے جب تک یہ یقین نہ ہو جاتا کہ اس کی کوئی غرض نہیں اس وقت تک ہدیہ قبول نہ کرتے حتیٰ کہ اگر کوئی دعا کے لئے کہتا تو اس وقت تک اس کا ہدیہ بھی قبول نہ فرماتے امراء سے استغناء کا یہ عالم تھا کہ حیدرآباد دکن کے والی کے پاس اکثر علماء و مشائخ وظیفہ و منصب کی آرزو لے کر جاتے

لیکن حضرت تھانوی رح کو اس سے ملنے کو بھی عار تھا حضرت کا موقف تھا کہ،،

امراء سے علماء کا خلط کرنا اس میں امراء کا تو کوئی معتد بہ نفع نہیں

بلکہ اہل علم کے اور غربا کے دین کا نقصان ہوتا ہے اس لئے میں

اس کو ناپسند کرتا ہوں :- [1]

:-(استقلال):-

اللہ تعالیٰ نے آپ کو استقلال کی دولت سے بھی خوب نوازا تھا بڑے بڑے

حادثات، مصائب اور تکالیف میں بھی آپ کے معمولات زندگی

اور ضروری مشاغل میں کوئی خاص فرق نہیں پیدا ہوتا تھا اور نہ ہی

چہرہ سے صدمہ کا اظہار فرماتے تھے آپ کو اپنے خواہرزادہ مولانا سعید احمد

سے اتنی محبت تھی کہ عشق کی حد تک پہنچ چکی تھی جب ان کا انتقال

ہوا تو آپ صدمہ سے فرماتے تھے کہ قلب میں بار بار خیال پیدا ہوتا ہے

کہ کام چھوڑ کر قبر پر جاؤں لیکن بتکلف اس تقاضے کو روکتا ہوں

اس کے مقتضا پر عمل نہیں کرتا اور اپنے آپ کو برابر کاموں میں مشغول

رکھتا ہوں کیونکہ میں خوب جانتا ہوں کہ اگر ایک بار اس کے تقاضے

پر عمل کیا پھر عادت پڑ جائیگی۔ اور آپ کا یہ استقلال اس

موقف کا نتیجہ تھا کہ،، اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ہیں

[1] آفات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۶ تا ۶۳

حاکم ہونے کی حیثیت سے تو انہیں اپنی مخلوق محکوم کے ظاہر و باطن میں ہر طرح کے تصرفات فرمانے کا ہر ہر وقت کامل اختیار اور پورا حق حاصل ہے کسی کو مجال نہیں کہ چون و چرا کر سکے اور حکیم ہونے کے اعتبار سے ان کا ہر تصرف حکمت پر مبنی ہوتا ہے گو وہ حکمت ہماری سمجھ میں بھی نہ آوے چونکہ بفضلہٖ تعالیٰ اللہ جل شانہٗ کا حاکم اور حکیم ہونا اچھی طرح ذہن نشین ہو گیا ہے اس لئے بڑے سے بڑے حادثہ میں بھی جس کو پریشانی کہتے ہیں وہ الحمدللہ مجھ کو کبھی نہیں ہوتی طبعی اثر ہونا اور بات ہے :۔

ــــ:(اعتدال):ــــ

ہر چیز کو اس کے صحیح مقام پر رکھنے کا نام اعتدال ہے جس کو چھوڑ کر مسلمان آج افراط و تفریط کی تاریکیوں میں بھٹک رہا ہے آج قوم کا مزاج یہ ہے کہ اگر کسی سے عقیدت و محبت ہے تو اس کو پوجنا شروع کر دیتے ہیں اور اگر اس سے اختلاف ہو گیا تو گالیاں شروع کر دیتے ہیں غرض یہ کہ توازن و اعتدال مفقود ہو گیا ہے مگر حضرت تھانویؒ اعتدال کا بڑا اہتمام فرماتے تھے بقول مولانا عبدالماجد دریا آبادی،، حضرت کے ہاں دنیوی حکام، رؤسا، عہدداروں کے ساتھ

لے سیرت اشرف، صفحہ ۳۲۴ ج ۱

معاملت میں بھی خاص اعتدال ملحوظ رکھا جاتا تھا یعنی نہ ان لوگوں کی طرف گرنا جیسا کہ بعض مشہور لیہو خانقاہوں میں دستور سا پڑ گیا ہے اور نہ ان سے اپنے کو بالکل کھنچے رکھنا جیسا کہ بعض غیر محقق مشائخ نے تقویٰ اور درویشی کا مقتضا سمجھ لیا ہے :۔[1]

:۔(انکسار):۔

انسان خواہ کتنے ہی بلند مرتبہ پر کیوں نہ فائز ہو دوسروں کو اپنے سے بہتر اور محترم سمجھے اور اپنا حقیر سا کام کرنے میں بھی عار محسوس نہ کرے اسی کا نام انکساری ہے۔ جس کے بارے میں ارشادِ نبویؐ ہے ”جو شخص اللہ کے لئے کرتا ہے اللہ اس کو بلند کر دیتے ہیں “ حضرت تھانویؒ کی بلندی کا بھی یہی راز ہے کہ آپ انتہائی درجہ کے منکسر المزاج تھے ایک دن آپ کے بھائی منشی اکبر علی صاحب نے آپ کو کہا کہ اب آپ بڑے آدمی ہو گئے ہیں اطراف واکناف میں آپ کی شہرت ہے کم از کم سیکنڈ کلاس میں تو سفر کیا کریں حضرت تھانویؒ نے جواب دیا ”میں کیا کروں یہ میری طبیعت کے خلاف ہے میں ریل میں گنواروں، بھنگیوں اور چماروں کے ساتھ بیٹھتا ہوں شان کیا چیز ہے دو دن بعد بھنگی چمار بھی مٹی ہوں گے اور میں بھی“[2]

[1] حکیم الامت (مصنفہ مولانا عبدالماجد دریاآبادی) صفحہ نمبر ۲۱۱

[2] کمالاتِ اشرفیہ۔ صفحہ نمبر ۳۷۵

(ایثار)

اپنے تقاضوں کو دوسروں کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے قربان کردینے کا نام ایثار ہے جو ایک عظیم اخلاقی صفت ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ جس معاشرہ کے لوگوں میں جذبۂ ایثار ہوگا وہ معاشرہ جنت کا نمونہ ہوگا آج ہمارا معاشرہ جذبۂ ایثار سے خالی ہونے کی وجہ سے جہنم کدہ بنا ہوا ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم معاشرہ میں ایثار کے جذبات کو فروغ دینے کی کوشش کریں حضرت تھانوی رحؒ میں بھی جذبۂ ایثار بہت زیادہ تھا جس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ آپ نے باوجود دارالعلوم دیوبند کے مدّت دراز تک سرپرست رہنے کے جب کچھ اختلاف ہوگیا تو آپ نے بجائے اس کے کہ عام لوگوں کی طرح اس منصب سے چمٹ جاتے کمال نفسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس منصب سے فوراً علیحدہ ہونے کا فیصلہ کرلیا اس موقع پر جو اعلان آپ نے بغرض اشاعت جاری فرمایا وہ یہ تھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم" الآیۃ حامدًا و مصلیًا۔ احقر اشرف علی اس آیت کی بنا پر عرض رسا ہے چونکہ آج کل مدرسہ دیوبند کے ارکان میں نیز بعض مسائل انتظامیہ میں

غیر معمولی اختلاف ہے جس کو بنابر حسن ظن اختلاف اجتہادی کہنا احوط ہے اور من جملہ ان مسائل کے احقر کی سرپرستی کی نوعیت کا مسئلہ بھی ہے جو میری آزادی پسند طبیعت پر سب سے زیادہ گراں بھی ہے اور آئندہ ناگوار آثار کے ترتیب کا بھی احتمال ہے اس لئے احتیاطاً واخذاً بالعزیمۃ حضرت سیدنا حسن کی سنت کے اتباع میں نفس پرستی ہی سے اپنے کو معزول کرتا ہوں جو حقیقت میں تجدید اعادہ استغناء سابق ہے امید ہے کہ اس کے بعد بقیہ مسائل جلد ہی سہولت سے حل ہو جائیں گے لیکن مدرسہ کی ہر خدمت مقدورہ سے انشاءاللہ تقاعد نہ ہوگا۔ واللہ الموافق۔ فقط تھانہ بھون ۷ رجب بروز جمعہ ۱۳۵۴ھ ۔

۔:(توکل):۔

حضرت تھانویؒ کی تمام زندگی توکل سے عبارت تھی جب ایک دفعہ آپ پر بمبئی میں قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ نے تھانہ پر کوئی رپورٹ درج نہیں کروائی اور دوسرے دن صبح بغیر احتیاطی تدبیر کے بازار میں پھرتے رہے اسی طرح بریلی میں جو آپ کے مخالفین کا مرکز تھا باوجود احباب کے اصرار کے آزادانہ پھرتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ،، بمبئی میں بہت مخالفین ہیں مگر وہاں بھی لوگوں نے اصرار کیا کہ بیان کیجئے میں نے وہاں بھی کھل کر بیان

ے حکیم الامت (مصنفہ مولنا عبدالماجد دریاآبادی) صفحہ نمبر ۶۲۳ ۔

کیا اور ہر جگہ کھلے بندوں آزادی کے ساتھ ادھر ادھر آتا جاتا رہا تنہا بھی اور جماعت کے ساتھ بھی اسی طرح بعض احباب نے بریلی میں بھی منع کیا کہ یہاں معاندین اور مخالفین کی بہت بڑی تعداد ہے حفاظت کا کچھ انتظام کر کے آنا جانا چاہیئے اس طرح ادھر اُدھر نہ پھرنا چاہیئے لیکن میں نے کہہ دیا کہ یہ سب فضول اوہام ہیں بلا حکم خدا کچھ نہیں ہو سکتا اور اگر خدا کو یہی منظور ہو تو پھر لاکھ حفاظت کیجئے کیا ہو سکتا ہے"۔

اسی طرح حضرت تھانویؒ میں مالی توکل بھی انتہا درجہ کا تھا جس کے کئی واقعات منقول ہیں :-

:- (تقویٰ) :-

عبادات، معاملات، معاشرت اور انسانی زندگی کی تمام حرکات و سکنات اور گفتار و کردار کا خداوند قدوس کی مرضی کے عین مطابق بنانے اور منہیات سے طبعی نفرت پیدا ہو جانے کا نام تقویٰ ہے نیز متقی کے لیئے ضروری ہے کہ دل میں دنیا کی قدر نہ ہو دل کو اس سے خالی رکھے اور بے ضرورت سامان جمع نہ کرے اسی لیئے حضرت تھانویؒ فرماتے تھے کہ"

دنیا کو آدمی جس قدر مختصر کرے اسی قدر راحت ہے"، جس کی نظر اللہ اور ما عند اللہ پر ہے اس کی نظر میں سونا چاندی تو کیا دنیا و مافیہا بھی کچھ نہیں

حضورؐ نے اپنے لئے اپنے جگر گوشوں اور خاص لوگوں کے لئے دنیا کو پسند نہیں فرمایا اور ایک دینار بھی رکھنا گوارا نہ فرمایا۔ [۱]

حضرت تھانویؒ کا تادمِ آخر اسی پر عمل رہا معاملات اور معاشرت میں آپ کا تقویٰ بے نظیر تھا آپ پر خوفِ محاسبہ کا یہ عالم تھا کہ ۱۳۰۵ھ میں جب آپ کے والد کا انتقال ہوا تو آپ نے ترکہ کی وصولی سے قبل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے دریافت فرمایا کہ اگر جائیداد نہ رکھوں تو کیسا ہے؟ مولانا نے لکھا۔ "اگر رکھو رخصت ہے نہ رکھو جب بھی حق تعالےٰ تم کو روزی سے پریشان نہ کرے گا"۔ اس جواب پر آپ نے مستقل ذریعہ آمدنی والی جائیداد متروکہ اراضی کے بدلے نقد قیمت لے کر مکان بنوایا اور حج ثانی کر لیا اس قسم کے اور کئی واقعات ہیں

:۔(حیاء):۔

اخلاقِ حسنہ میں حیاء ایک نہایت اعلیٰ صفت ہے بلکہ ایمان کی ایسی شاخ ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے تو ایمان کا سارا درخت ہی سوکھ جائے گا اسی لئے حضورؐ نے فرمایا کہ = الحیاء شعبۃ من الایمان۔ حیا ایمان کا ایک جُز ہے اس لئے کہ حیاء اس طبعی خاصہ کو کہتے ہیں جو بدی سے دور رکھتا ہے اور حقدار کی حق رسی میں کوتاہی نہیں کرنے دیتا غرض یہ کہ حیا ایک ایسا فطری اور بنیادی وصف ہے جس کو انسان کی سیرت سازی میں بہت زیادہ دخل

[۱] کمالاتِ اشرفیہ ، م

ہے حضرت تھانویؒ پر حیا کا اتنا غلبہ تھا کہ فرماتے تھے " حیاء کے غلبہ سے کبھی
ایسا ہو جاتا کہ پیر پھیلا کر سونا مشکل ہو جاتا اور بیت الخلاء میں ستر
کھولنا اور بھی زائد باعث شرم معلوم ہوتا ہے یہ حالت رفیعہ ہے پھر
غلبہ کے بعد اعتدال ہو جاتا ہے جو اس سے ارفع ہے : لہ
یہی وجہ تھی کہ آپ کسی عورت سے دوبدو ہو کر بے تکلف گفتگو نہ فرما سکتے تھے
سواری میں بھی ایسی جگہ ڈھونڈتے جہاں سامنے اور کوئی نہ ہو دوران سفر
نظر اٹھا کر مسافروں کو نہ دیکھتے کہ مبادا کسی عورت پر نظر پڑ جائے بیعت کے وقت
عورتوں کو بے پردہ سامنے آنے کی اجازت نہ دیتے ایک مرتبہ ایک بڑی ریاست
کی وزیر زادی بمع اپنے شوہر بغرض بیعت تھانہ بھون پہنچی اور آپ کی اہلیہ
کی معرفت بے پردہ حاضری کی اجازت چاہی حضرت نے صریح انکار کی بجائے
مدبرانہ جواب دیا کہ " اگر ان کو کچھ کہنا سننا ہو تو خیر اجازت ہے میں خود
اپنی نظریں نیچی کر لوں گا میرا کیا حرج ہے اور اگر انہوں نے کچھ کہنا
سننا ہو تو میری طبیعت ہی کچھ ایسی ہے کہ میں کسی عورت سے دو بدو
گفتگو کرتے ہوئے شرماتا ہوں اگر تم مجھ سے چہرہ کو کھول کر گفتگو کرو گی تو
میں گفتگو ہی نہ کر سکوں گا میں اپنی طبیعت سے مجبور ہوں لہٰذا اگر
گفتگو کرنی ہے تو پردہ کی آڑ میں کرے "۔ حضرتؒ کے اس حکیمانہ جواب پر اس

لہ سیرت اشرف ، صفحہ $\frac{۳۴۲}{ج-۱}$

عورت کو مجبوراً پردہ میں گفتگو کرنا پڑی :۔ ¹

:۔ (اتفاقِ اُمت) :۔

حضرت تھانویؒ اتحاد بین المسلمین کے بہت بڑے داعی تھے آپؒ نے ساری زندگی اپنے قول، فعل اور کردار کے ذریعہ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کا درس دیا طالب علمی کے زمانہ میں جو آپ کو مناظرہ کا شوق تھا اس سے بھی آپ نفرت کرنے لگے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ کسی مناظرہ کی جب خبر سنتا ہوں کہ اہل بدعت کے مقابلہ میں اپنی جماعت غالب آگئی ہے تب بھی صدمہ ہوتا ہے کہ عوام کیا کہتے ہونگے کہ مولوی آپس میں لڑ رہے ہیں ایسے مناظروں سے عوام کو ضرر پہنچتا ہے مناظروں اور جوابی رسالوں نے اہل باطل کو بہت فروغ دے دیا ہے ورنہ اگر بے پروائی برتی جاتی اور ان کے رد میں کوئی التفات ہی نہ کیا جاتا تو ان کو اتنی اہمیت حاصل نہ ہوتی جتنی اب حاصل ہو گئی ہے البتہ اہل باطل کا اثر مٹانے کے لئے حق کی تقریر و اشاعت بار بار اوّل جا بجا کرنا نافع ہے" اسی لئے حضرت تھانویؒ اپنے مواعظ میں اہل باطل کا نام لئے بغیر سب کچھ فرما جاتے تھے :۔ ²

:۔ (خیر خواہی) :۔

حضرت تھانویؒ امت کے بہت بڑے خیر خواہ تھے اور ہر نماز کے بعد پوری

¹ سیرت اشرف، صفحہ ۳۳۳ / ج ۱

² ایضاً ۳۳۵ / ج ۱

اُمّت کے لئے خیر و بھلائی اور امن و سلامتی کی دعا فرمایا کرتے اور دنیا کے کسی بھی حصّے میں اگر خلق خدا کو کوئی مصیبت لاحق ہوتی تو آپ انتہائی پریشان ہو جاتے تھے جب آپ نے ترکوں کی شکست کی خبر سُنی تو ملول ہوئے فرماتے تھے اللہ تعالےٰ نے مجھ کو ہمیشہ راحت ہی راحت میں رکھا اس لئے میں نے کبھی یہ نہ جانا کہ غم کیسا ہوتا ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ غم اس کو کہتے ہیں کیونکہ ترکوں کی شکست اور مسلمانوں کی ذلّت و خواری کا قلب پر اتنا شدید صدمہ ہوا کہ کھانا پینا بھی تلخ ہو رہا ہے" ایسا ہی جب بہار میں قیامت خیز زلزلے آئے تو آپ حالات سُن سُن کر اس درجہ متأثر تھے کہ بے چین ہو جاتے اور بار بار بے اختیار منہ سے ایسے ایسے پُر درد دعائیہ کلمات نکالتے کہ پاس بیٹھنے والوں کے کلیجے منہ کو آجاتے تھے اور بسا اوقات تو اتنا اثر ہوتا کہ فرماتے زیادہ دل بُرا کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں یہ ہمدردی نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی شکایت کی حد تک نہ پہنچ جائے بڑا مشکل معاملہ ہے ۔

:- (دلجوئی) :-

حضرت تھانوی رح سالکین و طالبین کی باطنی پریشانیوں کے دور کرنے میں قدرے سختی سے کام لیتے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی دلجوئی بھی

فرماتے تھے اور اتنے دلنشیں پیرایہ میں فرماتے کہ طبیعت کا بوجھ ہلکا ہو جاتا اور طبیعت فوراً سلجھ جاتی جیسا کہ ان مثالوں سے ظاہر ہے۔

۱۔ ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میرے قلب کی بڑی ڈانواڈول حالت ہے فرمایا کہ "اصلی قلب تو آپ ہی کا ہے کیونکہ قلب کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو ایک حالت پر نہ رہے منقلب ہوتا رہے"۔

۲۔ ایک صاحب نے لکھا کہ اس دفعہ حاضر خدمت ہونے سے جو کیفیت پیدا ہوئی وہ پہلے کبھی نہ پیدا ہوئی تھی مگر افسوس کہ وہ اب رفتہ رفتہ زائل ہو گئی ہے آپ نے لکھا کہ "کسی کیفیت کا طاری ہونا اور چندے جاری رہنا یہ بھی لبسا غنیمت ہے ہمیشہ رہنے کی چیز تو صرف عقل اور ایمان ہے باقی سب آمد و رفت ہے"۔

۳۔ ایک صاحب نے حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ حضرت جو کچھ صفائی باطن حضور کی صحبت کی برکت سے حاصل ہوتی ہے وہ حضرت سے جدا ہونے کے بعد مکروہات دنیا میں پھنس کر رفتہ رفتہ سب زائل ہو جاتی ہے یہ کیفیت سُن کر آپ نے تسلی آمیز لہجہ میں فرمایا کہ "جی پھر مضائقہ ہی کیا ہے آپ اپنے کپڑے میلے کر ڈالتے ہیں دھوبی ان کو دھو دیتا ہے آپ پھر میلے کر ڈالتے ہیں دھوبی پھر دھو دیتا ہے"۔

(رجوع الی الحق)

یہ ایسی صفت ہے جو انسانی عظمت کی علامت ہے لیکن بڑے بڑے اہل علم میں مفقود نظر آتی ہے کہ قبول حق میں اپنی کمزوری اور توہین سمجھتے ہیں لیکن حضرت تھانویؒ اس معاملہ میں سب سے آگے تھے اگر آپ پر کوئی کسی قسم کا علمی اعتراض کرتا اور وہ قابل قبول ہوتا تو اس کو قبول فرماکر اپنی تحقیق سابق سے بلا تأمل رجوع کر لیتے اور ترجیح الراجح میں شائع بھی فرمادیتے تاکہ دیکھنے والے جس کو چاہے ترجیح دیں اسی طرح آپ نے بعض اعتراضات کے جواب لکھنے کا باضابطہ انتظام فرمالیا تھا جس کا مجموعہ "حکایات الشکایات مع روایات الحکایات" کے نام سے شائع ہوا ہے:-

ایک شخص نے آپ کو خط میں بے ہودہ اعتراضات لکھ کر بھیجے تو آپ نے اسے جواباً لکھا کہ" مجھ میں اس سے بھی زیادہ عیوب ہیں مگر مجھے تو اپنے عیوب کی اشاعت کی توفیق نہیں ہوتی تم ان کو مشتہر کردو تاکہ لوگ دھوکا میں نہ رہیں:-

(منّت شناسی)

آج کے دور میں منّت شناسی ناپید ہوگئی ہے حضرت تھانویؒ

چونکہ منت شناس تھے اس لئے اپنے جملہ کمالات کو حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ کی طرف منسوب فرماتے تھے اور انتہائی وثوق سے فرمایا کرتے تھے کہ "مجھے اپنی حالت اچھی طرح معلوم ہے آخر حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضری سے قبل بھی تو میں تحصیل علوم اور مدرسی کیئے ہوئے تھا لیکن وہ باتیں جو حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضری کے بعد ذہن میں آنے لگیں وہ اس سے پہلے کبھی خواب و خیال میں بھی نہ آتی تھیں لہذا یہ حضرت حاجی صاحب کا فیض نہیں تو اور کیا ہے اور بقائے فیض کی شرط یہ ہے کہ اپنے شیخ کے ساتھ عمر بھر اعتقاد اور امتنان کا تعلق قائم رکھا جائے"۔ [1]

—٠—

[1] سیرت اشرف صفحہ ۳۲۸ ج ۔ ۱

—۰۰(استفاضۂ باطنی)۰۰—

حضرت تھانوی رح کی شخصیت سے چونکہ باطنی فیوض و برکات کے چشمے پھوٹنے تھے اسلئے خداوند تعالیٰ نے ان کی باطنی تربیت کا انتظام بچپن ہی سے فرمادیا تھا اسلئے کہ شروع سے آپ کو ایسے اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہوا جو اگر ایک طرف علمیت میں غزالی و رازی زمان تھے تو دوسری طرف صاحب باطن اور شیخ کامل بھی تھے جنہوں نے ان کی باطنی تربیت کی طرف بھی خصوصی توجہ دی اسی طرح آپکو بچپن سے ہی اہل اللہ سے بڑی محبت تھی اور بزرگوں کی صحبت اختیار کرنے کا بہت شوق تھا۔ بلکہ حضرت تھانوی رح اپنی کامیابی کا راز ہی بزرگوں کی محبت اور صحبت کو سمجھتے تھے آپ فرماتے تھے کہ نہ کبھی طالب علمی میں میں نے محنت کی نہ اس طریق میں کبھی مجاہدات و ریاضات کئے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ سب اپنے حضرات اساتذہ و مشائخ کی دعا و توجہ اور میری طرف سے غایت درجہ ادب و عقیدت کا ثمرہ ہے میں نے کبھی کسی بزرگ کو ایک منٹ کیلئے بھی مکدر نہ کیا[1]۔ آپ اپنی مجلس میں بھی بزرگوں کے تذکرے بڑی محبت سے سنایا کرتے تھے تاکہ سامعین کے دلوں میں مشائخ و صوفیاء کی محبت پیدا ہو۔ بزرگوں کے واقعات احوال و اقوال پر مشتمل کتاب (طبقات الکبریٰ) اکثر آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھی اس قسم کی کتابوں کے مطالعہ کے ساتھ انتخابات بھی کرتے جاتے تھے جو بعد میں (نزہۃ البساطین) کے نام سے ایک ہزار حکایات پر مشتمل مجموعہ

---

[1] اشرف السوانح، جلد ۱، صفحہ ۱۱۳

شائع ہوا۔ آپ بزرگوں کے تذکرہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ حضرات اہلِ سکر تھے ان کے تذکروں میں بھی یہ اثر تھا کہ سکر کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ان بزرگوں کے ناموں سے بھی روح میں تازگی اور قلب میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے یہ حضرات عشاق تھے۔ ممکن نہیں کہ ان کے حالات پڑھے جائیں اور قلب میں محبتِ الٰہی پیدا نہ ہو۔ [1]

حضرت تھانوی کی بزرگوں سے والہانہ محبت کا نتیجہ تھا کہ وہ بھی غائبانہ طور پر آپ سے محبت اور شفقت کرنے لگے تھے جیسا کہ مندرجہ ذیل واقعات سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۔ حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ جو بزرگ تھے فرماتے تھے کہ مجھ کو اشرف سے اس وقت سے محبت ہے جس وقت اسکو خبر بھی نہ تھی۔

۲۔ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ مہاجر مکی نے جو حضرت تھانوی کی ولادت سے بہت عرصہ پہلے ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ معظمہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے آپ کو طالب علمی کے زمانہ میں ہی مکہ معظمہ بلوا بھیجا تھا۔

۳۔ صرف دنیا والوں ہی کی توجہ آپ کی طرف نہ تھی بلکہ عالم برزخ والے بھی آپکی طرف متوجہ تھے چنانچہ آپ نے اپنی شادی کے موقع پر جب پہلا وعظ فرمایا تو ایک رات کو حضرت مولانا شیخ محمد محدث دہلوی تھانویؒ خواب میں حضرت کو شادی کی مبارکباد دینے آئے، اور مبارکبادی کے بعد فرمایا کہ، مجھ کو تو جو توجہ تمہارے ساتھ حالتِ حیات میں تھی وہ اب بھی ہے۔ ان حقائق سے اندازہ ہوتا ہے کہ اولیاء کرام پر آپ کا مقام منکشف ہو گیا تھا، حضرت تھانوی

[1] اشرف السوانح، جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱۲

گو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مرید تھے لیکن آپ نے کبھی بھی دوسرے ہم مشرب اور مختلف المشرب بزرگوں کی زیارت اور صحبت حاصل کرنے میں بخل سے کام نہ لیا. بلکہ آپ کو جہاں کہیں کسی صاحب نظر ولی کامل کا پتہ چلا تو آپ ان سے فیض حاصل کرنے کے لئے بے تابانہ ان کی خدمت میں پہنچ گئے. حضرت تھانوی رحؒ نے مندرجہ ذیل بزرگوں سے فیض صحبت حاصل کیا :-

۱ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحؒ
۳ حضرت حاجی سید محمد عابد دیوبندی رحؒ ۴ حضرت مولانا سید احمد حسن امروہوی رحؒ
۵ حضرت مولانا احمد حسن کانپوری رحؒ ۶ حضرت مولانا شاہ محمد حسین الہ آبادی رحؒ
۷ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوری رحؒ ۸ حضرت حاجی محمد انور دیوبندی رحؒ
۹ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان مراد آبادی رحؒ ۱۰ حضرت صوفی شاہ سلیمان لاجپوری رحؒ
۱۱ حضرت مولانا شاہ ابو احمد مجددی بھوپالی رحؒ ۱۲ حضرت شاہ عبداللطیف مراد آبادی رحؒ
۱۳ حضرت حافظ عبدالرحمٰن رحؒ ۱۴ خلیفہ سائیں توکل شاہ رحؒ
۱۵ حضرت بہادر علی شاہ رحؒ ۱۶ حضرت ملا شہاب الدین ولائتی رحؒ ۱۷ حضرت گھسن شاہ پانی پتی رحؒ
۱۸ حضرت پیر احمد رحؒ ۱۹ حضرت مولانا محمد علی خلیفہ آف مونگیر ۲۰ مولانا شاہ فضل الرحمٰن رحؒ
۲۱ مولانا نذیر حسین دہلی رحؒ ۲۲ حضرت حافظ تفضل حسین بگھرہ ضلع نگر ۲۳ حضرت شاہ احسان الحق آف کانپور ۲۴ حضرت عبدالوہاب رحؒ بغداد ۲۵ حضرت شاہ ابوالحسن سہارنپور رحؒ -

۲۶ سائیں توکل شاہؒ انبالہ ۲۷ حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد دین پور ۲۸ مولانا محمد عادلؒ کانپور

۲۹ مولانا عبدالحئیؒ فرنگی محل ۳۰ مولانا محمد نعیمؒ فرنگی محل ۳۱ مولانا عین القضاۃؒ ۔

حضرت تھانویؒ کا روحانی تعلق اگرچہ مذکورہ بالا تمام صلحاء اور بزرگان دین سے تھا لیکن گہرا قلبی تعلق حضرت حاجی امداد اللہؒ سے تھا جو تھانہ بھون سے ہزاروں میل دور بیت اللہ میں بیٹھ کر فراست کے نور سے حضرت تھانوی کی نقل و حرکت کا مشاہدہ فرما رہے تھے اسلئے انہوں نے باشارہ غیبی از خود حضرت تھانویؒ کے والد ماجد کو کہلا بھیجا کہ جب تم حج پر آؤ تو اپنے بڑے لڑکے کو بھی ہمراہ لیتے آؤ حالانکہ اس وقت آپ دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم تھے اسی دوران حضرت حاجی صاحب کے خلیفہ اعظم حضرت گنگوہیؒ کسی سلسلہ میں دیوبند تشریف لائے آپ انہیں دیکھتے ہی پروانہ وار مصافحہ کے لئے دوڑے۔ راستے میں تعمیر کے لئے اینٹیں پڑی ہوئی تھیں عجلت میں اُن پر سے کودتے پھاندتے جا رہے تھے کہ ایک جگہ پاؤں پھسل گیا زمین پر گرنے لگے کہ حضرت گنگوہیؒ نے بڑھ کر تھام لیا۔ اور تشنۂ طریقت کو تھامتے ہی کچھ ایسی معرفت پلادی کہ حضرت تھانوی فرمانے لگے مجھے بیعت کر لیجئے مگر حضرت گنگوہیؒ نے تحصیل علم میں خلل پیدا ہونے کے اندیشہ سے بیعت کرنے سے انکار فرما دیا مگر اسی وقت حضرت تھانویؒ کے ایک دوسرے ہم سبق ساتھی کو اسکی درخواست پر بیعت فرما لیا اس سے گو حضرت تھانویؒ کے دل پر چوٹ سی لگی مگر اسے کسی مصلحت پر مبنی سمجھ کر خاموش ہو گئے اور وہ مصلحت اسکے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ وہ مجسم فراست دیکھ رہے تھے کہ حضرت تھانویؒ نے انکا مرید نہیں بلکہ

ہمیر بھائی بننا ہے حضرت تھانویؒ نے ابھی تک حضرت حاجی صاحبؒ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا نہ تھا
بس دل میں ان کی زیارت کا شوق اور تڑپ لئے بیٹھے تھے ۔ جب حضرت مولانا گنگوہیؒ تیسری
بار حج مبارک کو جانے لگے تو آپؒ نے ایک عریضہ حاجی صاحب کے نام لکھ کر حضرت گنگوہیؒ کے ہاتھ
بریں مضمون بھیجا کہ آپ مولانا سے مجھے بیعت کر لینے کی سفارش فرمادیں لیکن حضرت حاجی
امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے اس عریضہ کے بارے میں کچھ راز و نیاز کی باتیں کرنے کے بعد حضرت تھانویؒ
کو وہیں بیٹھے بیٹھے غائبانہ طور پر خود ۱۲۹۹ھ میں بیعت فرمالیا ۔ اس وقت آپکی عمر صرف ۱۹
سال تھی اسکے بعد آپکا شوقِ زیارت اور بڑھا تو آپ حضرت حاجیؒ صاحب کی خواہش کے مطابق
اپنے والد ماجد کے ہمراہ حج کو روانہ ہو گئے حضرت تھانویؒ کی آمد سے حضرت حاجی صاحب بہت
خوش ہوئے اور حج و زیارت مدینہ منورہ کے بعد از خود حضرت تھانویؒ کو فرمایا کہ آپ میرے پاس
چھ ماہ رہ جاؤ لیکن آپکے والد ماجد نے بوجہ شفقت پدری اجازت نہ دی آپ نے حضرت حاجی
صاحب کو جب باندازِ افسوس اجازت نہ ملنے کی اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا کہ والد کی اطاعت
مقدم ہے اس وقت چلے جاؤ پھر دیکھا جائے گا ۔ اگرچہ غائبانہ بیعت آپکی پہلے ہو چکی تھی
لیکن اس سفر میں حضرت تھانویؒ اور انکے والد ماجد دونوں کو حضرت حاجیؒ صاحب نے دست بدست
بیعت سے بھی مشرف فرمادیا اسکے بعد باپ بیٹا دونوں وطن واپس لوٹ آئے اور حضرت واپس
لوٹنے کے بعد درس و تدریس اور مواعظ و تبلیغ میں ہمہ تن مشغول ہو گئے اور یہ سلسلہ
۱۳۰۷ھ تک جاری رہا ۔ حضرت تھانویؒ اگرچہ بیعت کے بعد طریق باطن کی محنت و ریاضت

میں مشغول ہو گئے تھے لیکن اپنے شیخ سے دوری کی وجہ سے استفادہ باطنی میں دقت

پیش آرہی تھی اور شیخ کی مفارقت کی ہر گھڑی پہاڑ ہو رہی تھی اسی دوران حضرت

تھانوی رح نے اپنے دل کی تڑپ اور شدت طلب سے مجبور ہو کر اور اپنے پیر و مرشد

تک رسائی میں سمندر کو حائل دیکھ کر مغلوب الحال درویش اپنے ماموں پیر جی

امداد علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کر لیا اور اسکی اطلاع اپنے شیخ کی بجائے

اُن کے خلیفہ اعظم حضرت گنگوہی رح کو عربی زبان میں خط کے ذریعہ دی جس کا ترجمہ درج

ذیل ہے، اے مولانا، خُدا کی قسم میں اس زمانہ میں حیرت و جستجو کے سمندروں

میں غرق تھا اور ایسے شخص کو ڈھونڈ رہا تھا جو مجھے اس تکلیف اور پریشانی سے

نجات دلائے۔ یکایک بغیر میرے قصد و ارادہ کے ایک مُنادی نے مجھے آواز دی

کہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے میں تجھ کو اس بحرِ زخار سے نجات دلاؤں گا چونکہ

ڈوبتا تنکے کا سہارا ڈھونڈتا ہے کیونکہ وہ پریشان و مشوش ہوتا ہے اور میں تو اپنے

حبیب و دستگیر اور اپنے طبیب سے اسطرح بچھڑا ہوا تھا کہ ہم میں سمندر حائل تھے

اسلئے میں نے اس منادی کی آواز پر لبیک کہی اور اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں دے دیا لیکن

اسکے باوجود بحمد اللہ میں نے ایک دن بھی اکابر کے اس قول پر عمل نہ چھوڑا کہ، خُذ ما صفا

ودع ما کدر، جو اچھا ہو لے لو اور بُرائی کو چھوڑ دو ۔

اگرچہ پیر جی امداد علی رح نے حضرت تھانوی رح کی آتش عشق کو اپنی توجہ و اثر سے کچھ ٹھنڈا تو کیا

لیکن مکمل طور پر نہ بجھی بلکہ پھر بھڑک اٹھی، جس کی وجہ سے آپ پھر حضرت حاجی صاحب کے
فراق میں بے قرار رہنے لگے اور حضرت حاجی صاحب کا یہ جملہ کہ، میاں اشرف علی تم میرے پاس
چھ مہینے رہ جاؤ، آپ کو بے چین کیئے ہوئے تھا۔ لہٰذا آپ نے درس و تدریس کے مشاغل سے فراغت کر کے
چھ ماہ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں گذارنے کا ارادہ کر لیا اور پورے دس سال بعد
دوبارہ مکہ معظمہ روانہ ہو گئے جب حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں پہنچے تو سارا اضطراب
اطمینانِ قلب میں بدل گیا اور حاجی صاحب کو آپکے آنے پر اتنی مسرت ہوئی جیسے بقول صاحب
سیرتِ اشرف، حضرت یوسف علیہ السلام کے ملنے سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو حاصل ہوئی تھی
اسکے بعد حضرت تھانویؒ حضرت حاجیؒ کی توجہات کا خاص مرکز بن گئے اور آپ کی یہ کوشش تھی کہ
حضرت تھانویؒ ہر لحاظ سے آپ کے مشابہ ہو جائیں اسی لیئے حاجی صاحب نے حضرت کی تربیت بالکل اس
انداز سے شروع فرمائی جس طرح باپ بچے کو بغرضِ تربیت ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا ہے
اور بچہ بھی ہر حالت میں باپ کی انگلی پکڑے اس کے ساتھ جانے کے لیئے ہر لمحہ تیار رہتا ہے
گویا باہمی تعلق کا یہ حال ہو گیا کہ شیخ مرید کے لیئے مضطرب اور مرید شیخ کے لیئے بیقرار
رہنے لگا۔ حضرت تھانویؒ نے تھوڑے ہی عرصہ میں طریقت کی تمام منازل کو طے کر لیا جس کو صاحب
اشرف السوانح، نے یوں لکھا ہے، اِدھر حاجی صاحب کی قوتِ افاضہ اُدھر حضرت والا کی قوتِ (قابلیت)
استفاضہ بس تھوڑے ہی دنوں میں باہم اس درجہ مناسبت ہو گئی کہ حضرت حاجی صاحب
بے ساختہ یہ فرمانے لگے کہ بس تم پورے پورے میرے طریق پر ہو، اور جیسا کہ پہلے بھی بیان

کیا گیا ہے کہ جب کبھی حضرت کی کوئی تحریر یا تقریر دیکھنے یا سننے کا اتفاق ہوتا تو خوش ہوکر فرمانے لگتے، جزاکم اللہ، تم نے تو بس میرے سینے کی شرح کردی اور اگر دوران علوم و معارف میں کوئی کچھ سوال کرتا تو بجائے خود جواب دینے کے حضرت والا کی طرف اشارہ فرمادیتے کہ ان سے پوچھ لینا یہ اچھی طرح سمجھ گئے ہیں حالانکہ حضرت والا فرمایا کرتے تھے کہ میں غایت ادب سے حضرت کے سامنے ہمیشہ خاموش ہی بیٹھا رہتا تھا اور بہت ہی کم کبھی ضرورت ہی کے وقت کچھ بولنے کا اتفاق ہوتا تھا:۔ [1]

یہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت باطنی اور فراست ایمانی کا نتیجہ تھا کہ وہ حضرت کی سخن فہمی اور معنی شناسی کو معلوم کر لیتے تھے لیکن حضرت حاجی صاحب کی خصوصی عنایت وشفقت نے بعض حاشیہ نشینوں کو حضرت تھانوی رح کا حاسد بنادیا تھا، ایک دفعہ حضرت حاجی رح صاحب نے سرسیّد احمد خان مرحوم کو نصیحت کے طور پر خط لکھنا چاہا اور اسکے لئے مسوّدات طلب فرمائے بہت سے حاشیہ نشینوں نے اپنے اپنے مسوّدات پیش کئے جو حاجی صاحب کو پسند نہ آئے پھر انہوں نے حضرت تھانوی رح کو مسوّدہ پیش کرنے کو فرمایا، جب آپ نے مسوّدہ تیار کرکے دکھایا تو حاجی رح صاحب نے بہت پسند فرمایا مگر حاسدوں نے خوامخواہ یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ سرسیّد احمد خان بدگمانی کریںگے کہ حضرت مولانا گنگوہی رح کے ایما پر یہ خط لکھا گیا ہے اور یہ بدگمانی مولانا کے لئے مضر ہوگی اسلئے اسکا بھیجنا خلاف مصلحت ہے اگرچہ حاجی صاحب کا اصرار تھا کہ یہ خط مفید رہے گا مگر حاسدوں نے حضرت کی نرم خوئی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی

[1] اشرف السوانح جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۸۴

بات منوالی اور خط نہ بھیجنے دیا لیکن حاجی صاحب بدستور فرماتے رہے کہ، اگر وہ خط بھیج دیا جاتا تو امید تو تھی کہ اصلاح ہو جاتی، لیکن ہمارے دوستوں کی رائے نہ ہوئی، اس خط کا مسودہ حضرتؒ نے اپنے رسالہ، اصلاح الخیال، کے اخیر میں شائع کر دیا تھا غرض یہ کہ حضرت تھانویؒ نے چھ ماہ گزرنے سے قبل ہی وہ تمام دولت جو بمشیت ایزدی حضرت حاجی صاحب سے حاصل کرنی تھی کر چکے بلکہ اخذ بیعت کی اجازت کے علاوہ حاجی صاحب کے جانشین اور خلیفہ خاص بھی بن چکے تھے جس کی وجہ سے حاسدین حضرت کو حاجی صاحب کی نظروں سے گرانے کے درپے ہو گئے تھے اور ان حاسدین سے حضرت کو اتنا اندیشہ لاحق ہوا کہ آپ چھ ماہ پورے ہونے سے ہفتہ عشرہ قبل ہی انشراح کی حالت میں واپس روانہ ہو پڑے واپسی پر حاجی صاحبؒ نے حضرتؒ کو دو

۲ وصیتیں فرمائیں :-

۱ میاں اشرف علی ہندوستان پہنچ کر ایک حالت پیش آئیگی اس وقت عجلت مت کرنا :-

۲ جب کبھی بھی کانپور کے تعلق سے دل برداشتہ ہو تو پھر کسی دوسری جگہ تعلق نہ کرنا بلکہ توکل بخدا تھانہ بھون جاکر بیٹھ جانا :-

حضرت تھانویؒ کے منصب ارشاد و تلقین پر متمکن ہونے کے واقعہ کو خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ نے اشرف السوانح - میں یوں تحریر فرمایا ہے کہ :-

اللہ اللہ، وہ کیسی مسعود و مبارک اور خلاصہ ازمنہ ساعت تھی جس میں ایک قطب الارشاد حکیم الامت مجدد دین و ملت ایک شیخ العرب والعجم کے دست مقدس و مبارک سے دنیائے اسلام

سے رسوم و بدعات کو ہٹانے اور اسلام کو اسکی اصلی صورت میں دکھانے مسلمانوں کو افراط

وتفریط سے ہٹانے جادۂ مستقیم پر لانے علوم و معارف کے دریا بہانے عوام و خواص سب کو

مجتمع و مستفید فرمانے فیوض و برکات ظاہری و باطنی کو شرقاً و غرباً پھیلانے بڑے بڑے عقدہ

ہائے لاینحل اور پیچیدہ پیچیدہ مسائل علمیہ وعملیہ کی گتھیاں سلجھانے بندگان خدا کو صحیح

آدابِ عبودیت واصولِ معاشرت سکھانے اور مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلمان اور

انسانوں کو صحیح معنیٰ میں انسان بنانے تعلیم وتہذیب اسلامی کی خوبی و متانت کو عالم آشکارا

اور تعلیم جدید و تہذیب نو کی ملمع کار اور پُر فریب چادر زر نگار کو پارہ پارہ کر کے اس کی دھجیاں

اُڑانے اور نئی روشنی کی مخفی ظلمات کھلی آنکھوں دکھلانے، اہل دنیا کے قلوب میں اہل دین کا سکہ بٹھانے

دین و اہل دین، علم دین اہل علم دین کی وقعت بڑھانے اور بڑے بڑے سرکشوں کے سر جھکانے

شبہاتِ جدیدہ کو اصولِ منطق وفلسفہ سے بھی کتاب و سنّت کے احکام و اخبار و عقائد حقّہ

منوانے، اعلاء السنن میں احادیث تائیدیہ جمع کروا کر فقہ حنفی کو چار چاند لگانے، ہزاروں

بے نمازیوں سے نماز پڑھوانے، سود خوروں سے سود اور دیگر ناجائز آمدنی والوں سے ناجائز

آمدنیاں ترک کروانے، اہل حقوق کے حقوق دلوانے، صدہا اہل معاصی سے معاصی ظاہرہ باطنہ

چھڑوانے، بڑے بڑے مہلک امراض روحانی کے نہایت سہل سہل اور تیر بہدف معالجات

اور نادر نادر طرقِ اصلاح بتانے، نہایت باریک باریک مکائدِ نفس سمجھانے، بڑے بڑے مہلکات

طریق کی توجہ دلانے اور ہلاکتِ باطنی سے بچانے، تصوّف کو بجائے اسکے موجودہ مصنوعی عبا و قبا

سے اسکا صدیوں کا اُترا ہوا اصلی خرقۂ دیرینہ پہنانے اور سالکین کو سلف صالحین کے برگزیدہ اور بالکل مطابق کتاب و سُنّت طریق پر جو مدّت دراز سے متروک تھا پھر چلانے، ترغیب و ترہیب کے پُراثر مضامین سے روتوں کو ہنسانے اور ہنستوں کو رُلانے، بالخصوص آیات و بشارات رحمت سُنانے، ہزارہا مایوسین کی ڈھارس بندھانے، نامرادوں کی مرادیں بر لانے، صدہا طالبین کو جن میں ہر اعلیٰ و ادنیٰ طبقہ اور پیشہ کے افراد شامل ہیں محبوبِ حقیقی تک بہ اقرب طرق پہنچانے غرضکہ ہر شعبہ دینی خصوصاً تفسیر و تصوف کے متعلق ہر ضروری خدمت بہ احسن و ابلغ وجوہ بجا لانے کے لیئے سر پر آرائے منصب ارشاد ہوا۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا بلکہ اس لحاظ سے کہ دینِ محمدی علی صاحبہ الصّلوٰۃ والسّلام والتحیۃ کی از سر تجدید اور رسوم قبیحہ قدیمہ و بدعات سیئہ دیرینہ کی کی تردید آئندہ اسی کی بدولت ہونا تھی یہ واقعہ دُنیا کے اہم ترین واقعات سے بھی زیادہ اہم واقعہ تھا:-[1]

اُدھر حضرت تھانویؒ نے اپنے شیخ سے روحانی دولتیں سمیٹ کر مکہ معظمہ سے ہندوستان واپسی کا ارادہ فرمایا اُدھر کانپور کے احباب جو آپکے آپ پر جان نثار کرتے تھے آپ کی چھ ماہ کی طویل مفارقت کی وجہ سے بہت زیادہ اُداس و پریشان ہو گئے تھے آپکی واپسی کی خبر سُن کر بہت خوش ہوئے اور عظیم الشان استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں لیکن حضرت تھانویؒ چونکہ اپنی شان کو بالکل مٹا کر اور عبدیت کاملہ کے شرف سے مشرف ہو کر آرہے تھے اسلیئے حضرت نے اپنی آمد کی کسی کو اطلاع نہ کی اور اچانک بلا اطلاع خود بخود مدرسہ میں آ پہنچے۔

[1] اشرف السوانح، جلد ۱، صفحہ ۲۰۳

آپ کی آمد کی خبر بجلی کی طرح شہر میں پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق زیارت کے لئے آنا شروع ہو گئے اور بنظر حیرت دیکھ کر کہنے لگے کہ یا اللہ کس حال میں گئے تھے یہ کیا ہو گیا ہے؟ اب تو رنگ ہی کچھ اور ہے اسلئے کہ حضرت حاجی صاحبؒ کی چھ ماہ کی صحبت نے آپکو بالکل تبدیل کر دیا تھا اسلئے کہ سرخ و سفید ہشاش بشاش خوبصورت اور خوش لباس ہر وقت دولہا کیطرح رہنے والے حضرتؒ کا یہ عالم ہو گیا تھا!

چہرہ بالکل زرد اور اُداس بڑ مردہ و ژولیدہ حال نہ بالوں میں تیل کا اہتمام نہ کنگھی کا التزام نہ اچکن نہ انگرکھا نہ بیچک نہ بیل بوٹے صرف سادہ کرتہ اور پاجامہ غرضیکہ حضرت والاؒ کو باطنی باغ و بہار نے ظاہری بناؤ سنگھار سے بالکل بے پرواہ کر دیا تھا لیکن اس خستہ حالی پر ہزاروں بناؤ سنگھار قربان ہوتے تھے اور پہلے سے زیادہ کشش ہوتی تھی[1]

حضرت تھانویؒ کانپور پہنچنے کے بعد بھی حاجی صاحبؒ کی خصوصی توجہات کا مرکز رہے جیسا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے مکتوبات بنام حضرت تھانویؒ کے مندرجہ ذیل اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے :-

۱ تم کو چاہئیے کہ ہمیشہ اپنے حال سے اور جو کوئی کیفیت جدید اپنے زمرہ والوں میں پیش آئے اس سے مطلع کرو!

۲ آپ اپنے کام میں لگے رہو خدا خود ھادی اور مددگار ہے خاک سے کیمیا کر دے تو کچھ عجب نہیں!

۳ وہ مسبب الاسباب ہے سب سامان آپکے درست کر دے گا، انشاء اللہ آپ کو کوئی تردد نہ کرنا پڑے گا!

۴ آپ کے کوائف باطنی سُن کر بہت جی خوش ہوا اللہ تعالے کا ہزار ہزار احسان ہے کہ آپکو یہ نعمت

---

[1] اشرف السوانح، جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۱۲

عطا فرمائی آپ کے سب حالات ماشاء اللہ محمود ہیں، انشاء اللہ آپکو خود انکی محمودیت معلوم ہو جائیگی

خدا کا شکر بجا لائیے اور اس سے زیادتی کے شب و روز طالب رہئیے :-

۵ میرا تعلق خاطر تمہاری جانب مصروف ہے :-

۶ یہ آپ سے خلق کثیر کو فائدہ ہوگا یہ سلسلہ جاری رہے گا وقت آخر ہے دعائے خاتمہ کا طالب ہوں :-

۷ دین کو خوب مضبوط پکڑنا دنیا خود ہی اچھی طرح صورت میں خدمت کو حاضر رہے گی اپنے مقصود

کا خیال سب پر مقدم رکھنا چاہئیے :-

۸ کوائف معلوم ہوئے نہایت خوشی حاصل ہوئی انشاء اللہ یوماً فیوماً ازدیار انوار باطنی ہوگا اور

خلق اللہ کو آپ کے ذریعہ سے فائدہ عظیم ہوگا ہر وقت ایک خاص خیال تمہاری طرف رہتا ہے :-

۹ آپ کے لئے ایک جبا سبز رنگ بدست شاہ بہاء الدین صاحب دستی روانہ کیا گیا ہے قبول فرمائیں

اور اپنے تصرف میں لائیں :-

۱۰ باطن فقیر ہر وقت آپکے ساتھ بلکہ آپ کے پاس ہے - محبت قلبی چاہئیے اس کی بدولت

سب کچھ ہوتا ہے[1]

حضرت حاجی صاحب مکتوبات کے علاوہ بھی حاجیوں کی زبانی حضرت تھانوی کو سلام بھیجا کرتے

تھے اور اس خصوصی توجہ اور عنایت کی شاید یہی وجہ تھی کہ علم الٰہی میں بات طے ہو چکی تھی کہ

حضرت تھانوی کو حضرت حاجی صاحب کا سجادہ نشین بننا ہے اسی لئے حضرت حاجی صاحب اپنی

خاص نظر عنایت سے آپکے تمام حالات ظاہری و باطنی سے باخبر رہ کر اس وقت کا انتظار کرنے لگے

[1] مکتوبات امدادیہ۔

کہ آپ کو وہ مقام جانشینی کب نصیب ہوگا۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ حضرت تھانویؒ کو وہ مقام باطنی حاصل ہوگیا تو آپ نے حاجیؒ صاحب کو اس کی اطلاع دی اور حسب وصیت حاجی صاحب آپ کانپور سے تھانہ بھون تشریف لے گئے جس کی اطلاع پر حاجیؒ صاحب نے مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ کو یہ مکتوب روانہ فرمایا :-

بہتر ہوا کہ آپ تھانہ بھون تشریف لے گئے امید ہے آپ سے خلائق کثیرہ کو فائدہ ظاہری و باطنی ہوگا آپ ہمارے مدرسہ و مسجد کو از سر نو آباد کریں میں ہر وقت آپ کے حال میں دعا کرتا ہوں اور خیال رہتا ہے :-

حضرت تھانویؒ نے جب تھانہ بھون کی مسجد و مدرسہ کو آباد کیا اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری فرمایا تو پھر حاجیؒ صاحب نے حضرت تھانویؒ کو جانشینی کی نوید ان الفاظ میں دی :-

خط آپکا پہنچا نہایت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو جمیع مقاصد دارین سے فیضیاب کرے اور محبت اور خیال آپکا بیان کرنا حاجت نہیں دل کو دل سے راہ ہے ،

عزیزم ...... کو سلسلۂ بیعت عثمانی میں داخل کیا ہے آپ انکو شغل اذکار بتادیں آپ کافی ہیں جو طالب ہو ان سب کو ذکر و اشغال بتانے کی اجازت عامہ آپ کو ہے میرا ہر وقت خیال آپ کی طرف ہے[1]

اسکے بعد حضرت حاجیؒ صاحب نے اپنے آخری مکتوب بنام حضرت تھانویؒ میں بھی آپؒ کو اپنی جانشینی کی اطلاع ان الفاظ میں دی :-

[1] مکتوب مورخہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۱۶ھ

اب مناسب حال ہر شخص کی آپ خود تعلیم کریں اب تو آرزو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دارِ فانی سے جلد بلائے فقیر جملہ احباب کے لئے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ فائز المرام کرے گفتگو کی طاقت نہیں ضعف کی یہ حالت ہے کہ ایک جانب سے دوسری جانب کروٹ لینا مشکل ہے[1]

اس آخری خط کے دو ماہ بعد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے اور حضرت تھانویؒ نے بحیثیت جانشین حاجی صاحبؒ انہی کے طریق پر سلسلہ فیض جاری کر دیا۔

(خانقاہ امدادیہ)

یہ خانقاہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر میں واقع ہے اسکی بنیاد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے پیر بھائی شیخ محمد محدث رح تھانوی صاحب نے رکھی تھی لیکن اس دور کے اقطاب ثلاثہ، حضرت حاجی صاحبؒ، شیخ محمد محدثؒ صاحب اور حافظ محمد ضامنؒ شہید تینوں حضرات اسی تربیت گاہ میں ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے پھر شیخ محمد محدث صاحب ۱۲۹۶ سنہ ھ میں انتقال فرما گئے اور حضرت حافظ محمد ضامن شہیدؒ ۱۸۵۷ سنہ ء کی جنگ آزادی میں شہید ہو گئے اور اسی زمانہ میں حضرت حاجی صاحبؒ مکہ معظمہ ہجرت فرما گئے تو یہ خانقاہ بے رونق ہو گئی اس کے بعد حضرت تھانویؒ جب اپنے شیخ کے ایما پر کانپور سے تھانہ بھون تشریف لائے اور اس تربیت گاہ کو آباد کیا تو صحن مسجد اور خانقاہ کی عمارت میں خاصا اضافہ کرکے اپنے شیخ حضرت حاجی صاحبؒ کے اسم مبارک پر اس تربیت گاہ کا نام، خانقاہ امدادیہ رکھ دیا[2]

[1] مکتوب (مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۱۷ ھ) [2] سیرت اشرف، جلد ۲ صفحہ ۲۰

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی جب پہلی مرتبہ تھانہ بھون تشریف لائے تو انہوں نے اپنے جائزہ کے مطابق اپنی کتاب "حکیم الامت" میں خانقاہ کی کیفیت ان الفاظ میں درج فرمائی:-

خانقاہ کی عمارت قصبہ کے بالکل مغربی سرحد پر ہے، قصبہ کی اکثر پرانی شاندار عمارتوں کیطرح سڑک بھی پرانی لکھوری اینٹ اور کھڑنجے کی ہے جو عین خانقاہ کے دروازے تک آتی ہے، پھاٹک کے اندر ایک وسیع صحن کنارے کنارے چاروں طرف پختہ برآمدہ یا ٹین کا سائبان اس سلیقہ کے ساتھ کہ آدمی برسات میں ٹین کے نیچے نیچے پورا چکر لگالے نصف صحن کے قریب ایک پختہ حوض زیادہ حصہ ٹپا ہوا ایک لمبا حصہ کھلا ہوا پھاٹک میں داخل ہوتے ہی آپکو دونوں طرف غسل خانے ملیں گے چھوٹے لیکن ضرورت کے کافی جاڑوں میں گرم پانی کرنے کا انتظام موجود اور سائبان کے نیچے بالکل متصل کنواں۔ بروتھاطے کرتے اندرونی دروازہ میں داخل ہوتے جوتے اتارے کہ صحن مسجد شروع ہوگیا۔ جوتا رکھنے کیلئے ایک چبوتر کا بکس کھلا ہوا رکھا تھا۔ اب آپ مشرق سے اپنے بائیں طرف یعنی شمال کی جانب مڑیں یہیں کنواں ہے اسکے آگے بیت الخلا جانے کا راستہ اسکے بعد مہمان خانہ کا زینہ مہمانوں کے لیئے کمرہ۔ کوٹھے پر سادہ مگر ہوادار گنجائش اتنی کہ چار مہمان ایک وقت میں آسانی سے ٹھہر سکیں۔ زینہ سے چند ہی قدم اور آگے چلے کہ رُخ شمال میں چلتے چلتے اپنے داہنے ہاتھ کو یعنی مغرب کی جانب مڑنا پڑا۔ اور ایک لمبا برآمدہ ملا اس برآمدہ میں دو سہ دریاں ہیں۔ پہلی سہ دری کے عقب میں کتب خانہ کا کمرہ۔ دوسری سہ دری خاص حضرتؒ کی نشست گاہ ایک حجرہ اسکے عقب میں دوسرا حجرہ۔ اسکے مغربی کونے پر۔ یہی حجرہ حضرت حاجی صاحب کا تھا اور ایک

کوٹھڑی اسکے جواب میں برآمدہ کے شرقی کونے پر اب دوسری۔ سہ دری سے نکل کر مسجد میں آگئے مسجد کچھ ایسی بڑی نہیں لیکن بڑی پُر رونق اور پُر انوار اور ساتھ ہی گنجائش اور آرام دہ ختم مسجد کے بعد اسی مغربی لائن میں دالان اور اسکے عقب میں طالبین و سالکین کے لئے حجرے۔ دالان میں ابتدائی تعلیم کے لئے لڑکوں کا مدرسہ قرآنی خاتمہ پر زینہ اور کچھ حجرے اُوپر اور نیچے کے یہ سب حجرے طالبوں کے لئے ہیں اب آپ پھر اپنی طرف یعنی مشرق کی طرف مُڑے اور جنوبی برآمدہ میں آگئے اس کا حصہ مدرسہ اور مہمانوں کے لئے ہے اندرونی درجہ میں متعدد مہمانوں کی گنجائش۔ برآمدہ کے دوسرے حصہ میں مدرسہ کی اونچی جماعتیں یعنی پرایہ خوان طلبہ کی درسگاہ اسکے عقب میں رسالہ "النور" کا دفتر حضرت کے بھتیجے اور خانقاہ کے مہتمم و نگراں مولانا شبیر علی صاحب کا کتب خانہ تجارتی، اسکے بعد آپ شمال کی جانب ایک بار پھر مُڑے اور مشرق میں کنارہ پر چلتے چلتے چند قدم کے بعد دروازہ پر واپس پہونچ گئے۔ حجروں کی قطار ادھر بھی موجود اور وضو کے لئے باقاعدہ نالیاں اس مستطیل کے شرقی ضلع میں شمال سے جنوب تک برابر بنی ہوئی ہیں۔[1]

حضرت تھانویؒ جب مستقل قیام کی نیت سے خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں بیٹھ گئے تو علم و عرفان کی بارش شروع ہو گئی اور رُشد و ہدایت کی کرنیں طلوع ہونے لگیں تو اس روشنی کو دیکھ کر طالبین کی اور مخلصین کی آمد کا تانتا بندھ گیا اور خانقاہ کی رونقیں پھر سے لوٹ آئیں اور ذکر و فکر کی ہمہ وقتی مجالس سے خانقاہ امدادیہ خدا کی خصوصی عنایتوں کا مرکز بن گئی۔ خانقاہ کی خصوصیات میں سے اہم خصوصیت وہاں کا نظم و ضبط تھا ہر چیز وقت اور مقام پر ہوتی تھی نظم و ضبط کے قوائد

[1] حکیم الامت، (عبدالماجد دریا آبادی) مطبوعہ اشرف پریس لاہور ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۷-۲۸

خود حضرت تھانویؒ کے تیار اور مرتّب کردہ تھے اور حضرت خود اور دوسروں سے ان کی پابندی کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ اگرچہ بعض نافہم طبیعتوں پر یہ اصول پسندی اور نظم وضبط بہت گراں بھی گزرتا تھا۔ اور وہ اس اصول پسندی کو یوں مطعون کرتے تھے کہ یہ اصول پسندی تو بالکل انگریزیت ہے کہ ملنے کے اوقات مقرر، گفتگو کے طور طریق متعین، یہ بھی کوئی درویشی ہے لیکن حضرت ایسے تمام کم عقل لوگوں کی باتوں کی پرواہ کیئے بغیر اپنی اور تمام واردین کی سہولت کی وجہ سے نظم وضبط کا اہتمام فرماتے تھے۔ آپ نے نوواردین کی سہولت کے لیئے ایک سوالنامہ چھپا رکھا تھا جس کی تمہید یہ تھی کہ :۔

بعض حضرات احقر کے پاس خاص مقاصد کے لیئے تشریف لاتے ہیں جن کی بجاآوری ان کے مفصل حالات ضروریہ کے مطلع ہونے پر موقوف ہوتی ہے مگر اکثر کا میرے سوال کرنے پر بھی جواب مجھے نہیں ملتا یا بہت ہی ناتمام ملتا ہے یا کئی کئی بار کے پوچھنے پر ملتا ہے جس سے طبعًا اذیت ہوتی ہے اور اذیت سے تنگیٔ و کدورت جو ان کے مقاصد میں مُخل ہوتی ہے چونکہ اس کی وجہ پوچھنے پر اکثر نے تقریبًا یہ وجہ بیان کی کہ زبانی سوال سے انتشار ہوجاتا ہے اس لیئے سہولت کے لیئے نقشہ ذیل تجویز کرتا ہوں کہ یہ نقشہ پیش کردیا کروں اور وہ اس کی خانہ پُری خود یا کسی سے کرا کر مجھ کو عنایت فرمادیا کریں حالانکہ جانبین کو اس میں راحت ہوگی"۔ اشرف علی"

:۔ ("سوال نامہ") :۔

۱۔ نام :۔

۲ وطن اصلی :-

۳ اس وقت کس مقام سے آنا ہوا اور اس مقام میں کتنا عرصہ قیام رہا :-

۴ مشغل و وجہ معاش :-

۵ موروثی زمین تو آپ کے پاس نہیں :-

۶ علمی استعداد اردو یا عربی یا انگریزی میں کس قدر ہے :-

۷ اصلی مقصد آنے سے کیا ہے محض ملاقات یا کچھ کہنا یا لکھ کر دینا یا زبانی، اور مجمع میں یا تنہائی میں :-

۸ کسی سے بیعت ہیں یا نہیں اور کس سے :-

۹ اگر مجھ سے بیعت ہیں تو بیعت کو کتنا زمانہ ہوا اور تعلیم کس کے متعلق ہے ؟

۱۰ میرے مواعظ و رسائل کیا کیا دیکھے ہیں ؟

۱۱ اگر مجھ سے کچھ خط و کتابت ہوئی ہے تو وہ پاس ہے یا نہیں اگر ہے تو دکھلایا جائے ؟

۱۲ کتنا قیام ہوگا ؟

۱۳ کہاں قیام ہوگا ؟

۱۴ خانقاہ میں اول بار آنا ہوا ہے یا پہلے بھی آئے ہیں اگر پہلے بھی آئے ہیں تو کتنا قیام ہوا تھا ؟

۱۵ یہاں کے انتظام طعام کی آپ کو خبر ہے یا نہیں ؟

۱۶ باہر دالا شرا المسلین قلمی دیکھ لیا یا نہیں ؟

(دستخط اسرف علی)

سوال ۱۷ میں جس اعلان قلمی کی طرف اشارہ ہے وہ درج ذیل ہے جو نوواردین کی سہولت اور اپنے حرج اوقات کے انسداد کیلئے آپ کی نشستگاہ کے باہر آویزاں تھا۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

اعلان انضباط اوقات احقر- تاکہ نہ اہل حاجت کا حرج یا تکلیف ہو نہ احقر کا:-

۱ صبح سے بارہ بجے تک مجھ کو متفرق ایسے کام رہتے ہیں جو تنہائی میں ہو سکتے ہیں اس وقت کسی سے ملنے میں یا بات چیت کرنے میں تکلیف بھی ہے حرج بھی ہے:-

۲ البتہ اوپر کے نمبر سے تین ۳ شخص مستثنیٰ ہیں ایک وہ شخص جو تازہ آیا ہو اور صرف ملاقات کا مصافحہ کرنا چاہتا ہو دوسرا وہ جو جا رہا ہو اور صرف رخصت کا مصافحہ کرنا چاہتا ہو تیسرا وہ شخص جس کو ایسی حاجت ہو کہ اس میں مہلت نہیں ہو سکتی مثلاً دودیزہ وغیرہ کا تعویز لینا ہو یا فوری ضرورت کا کوئی مسئلہ پوچھنا ہو جس میں تاخیر نہ ہو سکے مگر ان تینوں شخصوں کو چاہئے کہ آتے ہی کہہ دیں کہ ہمارے اس وقت آنے کی یہ وجہ ہے تاکہ معلوم نہ ہونے سے پریشانی نہ ہو:-

۳ پھر بارہ بجے سے نماز ظہر سے فارغ ہو کر اپنی مجلس میں بیٹھنے تک میرے قیلولہ و نماز کا وقت ہے اس میں ملاقات سے اور نیز سب خدمات سے معافی چاہتا ہوں:-

۴ پھر جب نماز ظہر پڑھ کر اپنی مجلس میں حاضر ہو جاؤں اس وقت سے عصر کی اذان ہونے تک عام اجازت ہے آنے کی بیٹھنے کی ہر قسم کی بات چیت کی تعویز وغیرہ مانگنے کی البتہ جمعہ کا دن

تعویذ سے مستثنیٰ ہے :-

۵ اذان عصر سے نماز سے فارغ ہونے تک کے لیئے وہی قاعدہ ہے جو قیلولہ کے وقت کا ہے اور نمبر ۳ میں مذکور ہے

۶ عصر سے فارغ ہونے کے بعد سے عشاء کے فارغ ہونے تک کے لیئے وہ قاعدہ ہے جو صبح سے بارہ بجے تک کے وقت کا ہے اور نمبر ۱ میں مذکور ہے اور وہی لوگ یہاں بھی مستثنیٰ ہیں جو نمبر ۲ میں مذکور ہے :-

۷ عشاء کے بعد تو علی الاطلاق معذوری ظاہر ہے باستثنا اضطرار شدید :-

۸ یہ قواعد ان صاحبوں کیلئے ہیں جو مجمع میں اپنا مقصود ظاہر فرما سکتے ہیں اور جو کسی کو کچھ پوشیدہ کہنا ہے اسکے لیئے یہ قاعدہ ہے کہ اگر تحریر کو کافی سمجھیں تو میری مجلس سے ملحق سہ دری کی دیوار میں ایک بکس لگا ہے اس میں لکھ کر ڈال دیں اور جس موقع پر جواب چاہتے ہوں اسکا پورا پورا پتہ لکھ دیں مثلاً فلاں نمبر کے حجرہ میں یا مسجد کے منبر پر ہمیشہ بعد نماز فجر ایسے پرچے نکالے جاتے ہیں اسی طریقہ سے جواب تحریری مل جائیگا اور اگر وہ پوشیدہ بات زبانی ہی کہنا چاہیں تو ایسے ہی پرچہ کے ذریعہ سے تنہائی کا وقت پوچھ لیں میں جو وقت بتلاؤں اس وقت بات کر لیں اور اکثر بعد نماز مغرب کا وقت بتلایا کرتا ہوں :-

۹ بعض مہمانوں کو میں خاص اجازت دیکر تنہائی کے وقت بٹھا لیتا ہوں دوسرے حضرات اپنے کو ان پر قیاس نہ کریں اور اسی طرح ایک کو کوئی خدمت پنکھا وغیرہ کی کرتا ہوا دیکھ کر دوسرے اسکی تقلید نہ کریں جب تک خاص اجازت حاصل نہ کریں اسی طرح دوسری خدمت بلا صریح اجازت نہ کریں جیسے جوتا اٹھانا یا لوٹا بھر کر رکھنا وغیرہ :-

۱۰ راستہ میں بھی کوئی صاحب میرے ساتھ نہ چلیں نہ گھر جا کر پکاریں :۔

نوٹ[۱] = یہ سب قواعد ان صاحبوں کے لیئے ہیں جو محض عقیدت مندی کے تحت آتے ہیں اور جن کو کوئی دوسرا تعلق بھی ہو اُن کے لیئے یہ ضوابط نہیں البتہ اگر کسی کو کسی خاص قاعدہ کا پابند کردوں تو اسکو اسکی پابندی لازم ہے :۔

نوٹ[۲] :۔ کسی وقت ضرورت سے کچھ ترمیم کردوں تو ترمیم ہی پر عمل ہوگا اسی طرح ذاتی ملازموں کے لیئے دوسرے ضوابط ہیں جو ان کو زبانی بتلا دیئے گئے ہیں :۔

ماہِ رمضان کے لیئے ان قواعد کا اضافہ کردیا جاتا تھا :۔

۱ وقت تنگ اور مشاغل زیادہ ہونے کی وجہ سے رمضان گذرنے تک صبح کی مجلس موقوف کردی گئی ایک دومنٹ کے لیئے ضروری بات کی زبانی اجازت ہے :۔

۲ جن حضرات کو یہاں کے زمانہ قیام میں مکاتبت کی اجازت نہیں وہ تو کسی قسم کا پرچہ نہ لکھیں اور جن کو اجازت ہے وہ سہ دری والے لیٹر بکس میں نہ ڈالیں بلکہ ڈاک کے ذریعہ سے بھیجیں اور جواب ملنے کا ذریعہ یہ ہوگا کہ عصر کے بعد حافظ اعجاز کے پاس جا بیٹھیں انکے پاس ایک بکس ہوگا وہ اس کو کھول کر پرچہ والوں کے نام لیکر پکار پکار کر حوالہ کردینگے اور مناسب یہ ہے کہ ڈاک میں ڈالنے سے دوسرے روز جواب کا انتظار کریں اور شاذ و نادر بعض اوقات تیسرے روز بھی ملنا محتمل ہے = (بندہ اشرف علی عفی عنہ یکم رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ)[۱]

اسکے بعد حضرت تھانویؒ نے یہ دیکھا کہ بعض طالبین حاضریٔ خانقاہ کی شرائط کے متعلق بہت

۱۔ اشرف السوانح، (خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ) مطبع ادارہ اسلامی آرٹ پریس ملتان ۱۹۸۵ء صفحہ نمبر ۲۴۵ تا ۲۴۸

گڑبڑ کرتے ہیں اور طے ہونے میں بڑا وقت صرف ہو جاتا ہے تو آپ نے خاص اپنی طرف سے ایک دستور العمل مرتب کر کے طبع کرالیا اسکے بعد جب بھی کوئی حاضری کی اجازت مانگتا تو اس کو یہ مطبوعہ دستور العمل ارسال کردیا جاتا :-

:-(دستور العمل طالبانِ تعلق مرکب از مراتب سبعہ):-

اَوّلاً = یہاں کی ابتدائی آمد میں ہر حال میں بدوں مخاطبت و مکاتبت کے سکوت محض کے ساتھ چندے مجالست و مصاحبت بغرض حصول لبصیرت و مناسبت ۔

ثانیاً = یہاں سے جاکر اگر تعلق رکھنا چاہیں اپنے مستقر سے اپنی اصلاح کے متعلق زیادت مناسبت کے لیئے مراسلت و مکاتبت =

ثالثاً = مکرر آمد میں اگر یہاں کے قیام میں صرف مکاتبت چاہیں تو قبل آمد بذریعہ خط مجھ سے تحقیق موافقت و ضروری مناسبت واخذ اجازت مکاتبت =

رَابعاً = بعد حصول اجازت نامہ جسکو آنے کے وقت دکھلانا ضروری ہوگا یہاں کے قیام میں صرف مکاتبت بلا مخاطبت =

خَامِساً = بعد مناسبت نامہ جو مکاتبت طویلہ سے حاصل ہو سکتی ہے میری اجازت کے بعد یہاں کے قیام میں مکاتبت و مخاطبت = یہ تفصیل بقاءِ تعلق کی صورت میں ہے =

سَادِسًا = اگر اختلاف مذاق کے سبب مناسبت سے مایوسی ہو جائے تو پھر مصلحت کے لیئے نہ کہ کدورت کے سبب تجویز مفارقت و مجانبت و مشورہ رجوع بجانب محل مناسبت =

سابقاً: لیکن اس حالت میں بھی اگر خواہش کریں تو طلب دعا و دریافت خیریت کے خط بھیجنے کی اجازت مع الموا ظبت و بشرط عدم انقباض سکوت کے ساتھ اجازت مجالست و مصاحبت:

-:(خلاصہ):-

۱ محض مجالست ۲ مستقر سے مراسلت ۳ بعد مناسبت ضروریہ واخذ اجازت مجالست مع مکاتبت بلا مخاطبت ۴ بعد مراسلت طویلہ و مناسبت تامہ واخذ اجازت مجالست مع مکاتبت و مخاطبت و بصورت عدم حصول مناسبت ۵ مشورہ رجوع بجانب محل مناسبت ۶ صرف برائے طلب دعا و خیریت اجازت مراسلت ۷ بشرط عدم انقباض اجازت مجالست بلا مکاتبت و مخاطبت فقط (کتبہ: اشرف علی عفی عنہ)[۱]

اس مطبوعہ دستور العمل کے علاوہ بھی کچھ شرائط کا پتہ چلتا ہے جیسا کہ ایک خاتون کے اجازت طلبی کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا کہ اگر کبھی تمہارے شوہر اپنی خوشی سے ہمراہ لادیں بشرطیکہ قرض نہ اٹھانا پڑے کسی قسم کا کوئی حرج بھی نہ واقع ہو اور تم ان پر تقاضا کر کے تنگ بھی نہ کرو اور پردہ میں اور نماز میں بھی سفر میں خلل نہ پڑے تو اجازت ہے۔[۲]

اسی طرح نو واردین کے لیئے ملاقات کے قواعد بھی متعین تھے جن کی پابندی انتہائی ضروری تھی خلاف ورزی کرنے والے کو سخت تنبیہ کی جاتی بلکہ بعض دفعہ خانقاہ سے واپس لوٹا دیا جاتا تھا

(قواعد ملاقات حسب ذیل تھے)

۱ آنے کے بعد فوراً مہتمین سے اوقات کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرلے:

[۱] اشرف السوانح ج-۲ صفحہ ۲۵۱ - ۲۵۲

[۲] مکتوبات حسن العزیز ج ۱

۲ وہاں پہنچنے کے بعد جلد ہی ملاقات کرلے کیونکہ نئے آنے والے کے لئے کوئی وقت مقرر نہ تھا تاکہ اسے انتظار نہ کرنا پڑے :

۳ سلام ومصافحہ کے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ حضرت باتوں میں مشغول نہ ہوں اور ہاتھ بھی مصافحہ کیلئے خالی ہوں آرام نہ فرما رہے ہوں اگر مشغول بیٹھا دیکھیں تو بیٹھ جائے انتظار فراغت میں نہ کھڑا رہے کہ تقاضے کی صورت ہوتی ہے جس سے قلب برباد ہوتا ہے :

۴ سلام ومصافحہ کے بعد فوراً اپنا پورا تعارف کرائے بصورت خط وکتابت آخری خط پیش کرے گفتگو بیٹھ کر اس طرح کرے کہ آواز صاف سنائی دے بات پوری کرے ادھوری نہ کرے :

۵ سوال کا جواب فوراً دے انتظار میں نہ رکھے اگر جواب ذہن میں نہ آئے تو کہہ دے کہ پھر سوچ کر جواب دونگا :

۶ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو بلا تامل اور بلا تاویل اسکا اقرار کرلے اور سبب دریافت کرنے پر اصل بات بتلا دے :

۷ اگر کوئی خط یا پرچہ پیش کرنا ہو تو سامنے رکھ دے اور کہہ بھی دے کہ یہ پرچہ ملاحظہ ہو اس کو ہاتھ میں نہ لیئے رہے کیونکہ یہ بھی صورت تقاضا کی ہے کہ دوسرے کام سے جلد ہاتھ فارغ کیا جائے

۸ اگرچہ مصافحہ کی ضرورت سمجھے تو مصافحہ سے فارغ ہو کر پرچہ پیش کرے :

۹ اگر اسے کھانے کے لئے کہا گیا ہو تو کھانے کے وقت خانقاہ میں حاضر رہے تاکہ تلاش نہ کرنا پڑے :

۱۰ آنے کی غرض صاف صاف بتلا دے تاکہ اس کے مطابق معاملہ ہو سکے :

۱۱ مقیمین سے بکثرت میل ملاپ میں وقت ضائع نہ کرے بلکہ ہر شخص اپنے اپنے کام میں لگا رہے بلا ضرورت کوئی کسی سے بات نہ کرے :-

۱۲ بلا اجازت مقیمین و نو واردین ایک دوسرے کی دعوت نہ کریں :-

۱۳ اہل قصبہ سے کوئی تعلق پیدا نہ کرے[1] :

:- (خانقاہ امدادیہ کے دیگر متفرق قواعد و ضوابط) :-

۱ حضرت کو بالخصوص و دیگران کو بالعموم ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کی اجازت نہ تھی :-

۲ طالبین کو دوسروں کی طرف سے سلام و پیام خط و ہدیہ وغیرہ لانے کی بھی عام طور پر ممانعت تھی :-

۳ طالبین و نو واردین کو سفارشی خطوط لانے کی اجازت نہ تھی کیونکہ امردین میں سفارش کوئی اثر نہیں رکھتی جبکہ وہاں سارا اہتمام ہی دینی تعلیم و تربیت کا تھا البتہ اس سے دوسرے کو اپنی مرضی کے موافق کام کرنے پر مجبور کرنا ہوتا ہے جو حضرت رح کو پسند نہ تھا :-

۴ نو واردین کو ہدیہ پیش کرنے کی بھی اجازت نہ تھی تاوقتیکہ مناسبت تامہ پیدا نہ ہو جائے :-

۵ مسجد یا گھر کو آتے جاتے وقت راستہ میں مصافحہ یا بات چیت کرنا بھی ممنوع تھا کیونکہ آپ اکثر آمد و رفت کے دوران غور و فکر میں مشغول ہوتے تھے اور بسا اوقات بالعموم بعد از عصر قریب مغرب گھر واپس جاتے ہوئے راستہ میں کوئی مضمون پڑھتے ہوئے تشریف لے جاتے تھے اس طرح کسی کے مصافحہ کرنے یا مخل ہونے سے یکسوئی میں خلل پڑتا تھا :-

[1] سیرت اشرف ، ج ۲ ص ۳۱۴

۶ راستہ چلتے وقت پُشت کی جانب سے تخاطب کو بہت بُرا مناتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے امام ابویوسفؒ کو وصیّت فرمائی تھی کہ اگر تم کو کوئی پُشت کیطرف سے خطاب کرے تو اسکا جواب مت دو اس نے تمہاری بڑی اہانت کی ہے اور اس نے تم کو گویا جانور سمجھا کیونکہ جانوروں کو ہی پُشت سے خطاب کیا جاتا ہے :۔

۷ راستہ چلتے وقت کسی کا خواہ مخواہ ساتھ ہو لینا بھی ممنوع تھا کیونکہ چلنے میں آزادی نہیں رہتی حضرت امام احمد بن حنبلؒ بھی راستہ میں اپنے ہمراہ کسی کو نہ چلنے دیتے تھے :۔

۸ اسی طرح راستہ چلتے وقت پیچھے پیچھے چلنے کی بھی اجازت نہ تھی کہ یہ آپ کے اچانک رُک جانے سے پہلے آدمی کو ٹکر لگنے کا امکان تھا اگر کوئی پیچھے چلنا ہی چاہتا تو اتنے فاصلہ پر رہنے کی اجازت تھی کہ پاؤں کی آہٹ نہ آئے :۔

۹ رخصت ہوتے وقت رخصتی ملاقات کے لیے کوئی وقت مقرر نہ تھا صرف اتنی پابندی تھی کہ آتے ہی کہہ دے کہ میں جا رہا ہوں کیونکہ سلام و مصافحہ سے پتہ نہیں چلتا کہ یہ آمد کا ہے یا رفت کا :۔

۱۰ عین چلتے وقت تعویز وغیرہ کی درخواست یا کوئی دیگر حاجت پیش کرنی بھی ممنوع تھی کیونکہ قلّتِ وقت کے باعث جانبین کو تنگی ہوتی تھی[1]

مولانا عبدالماجد دریاآبادی نے اپنی کتاب ،، حکیم الامّت ،، میں اپنے مشاہدہ کی بناءپر خانقاہ امدادیہ کا یوں نقشہ کھینچا ہے ،، معمول یہ تھا کہ طالبین و سالکین کا تانتا ہر زمانہ میں بندھا رہتا تھا یہ لوگ

[1] اشرف السوانح ۔جلد ۳ ۔ متفرق مقامات

آتے اور اپنے کھانے پینے کا انتظام خود کرکے خانقاہ میں ٹھہر جاتے ان میں اچھے اچھے ذاکر و شاغل

ہوتے اور ان میں سے بعض تو اپنے کام میں ریاضت کی بنا پر خود قابلِ زیارت ہوتے لیکن یہ لوگ

ملنے ملانے کے ڈھب کے زیادہ نہ ہوتے . . . . دن تو دن رات کے بھی اگلے اور پچھلے حصوں میں

اپنے کام میں لگے رہتے اور کام سے مراد محض نوافل و اوراد ہی نہیں ہاتھ پیر سے کسی ادنیٰ سے

ادنیٰ کام کرنے میں بھی ان حضرات کو تامل نہ ہوتا۔ سادگی، اخلاص، بے طمعی، بے نفسی کے بیسیوں

سبق ان لوگوں کی زندگیوں کو دیکھ دیکھ کر سیکھے جا سکتے ہیں، ان کے علاوہ ایک تعداد

حضرت کے مخصوص خلفاء کی بھی تھی یہ عموماً اہلِ علم و اہلِ وجاہت ہوتے کوئی نہ کوئی ان میں سے

تھانہ بھون حاضر ہی ہوتا رہتا، خواجہ عزیز الحسن غوری مجذوب (بی اے - ایل ٹی) انسپکٹر

آف اسکولز - مولانا محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند، مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی، مفتی اعظم

پاکستان، طبیب حاذق مولوی حکیم محمد مصطفےٰ صاحب بجنوری میرٹھی کے اس وقت نام خیال میں

آرہے ہیں، اس قسم کے حضرات سے بھی تھانہ بھون کے طویل قیام کے دوران میں ضرور ملاقات

ہو جاتی، ایک تیسرا طبقہ مولانا کے ذاتی مہمانوں کا ہوا کرتا اور ان میں سے اکثر علم دین کے مشاہیر

ہی ہوتے آج شیخ التبلیغ مولانا محمد الیاسؒ کی دہلی سے آمد ہے کل مدرسہ مظاہر العلوم کے مولانا

عبد اللطیف صاحب اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپور سے آرہے ہیں اور پرسوں رائے پور

کے مشہور بزرگ شیخ عبد القادر صاحب جنہیں پہنچانے کے لئے مولانا خود اسٹیشن تک گئے

اور اُنکے بعد اُن کا ذکرِ خیر بار بار فرماتے رہتے

۱۹۷۵ء

حکیم الامت ، (مولانا عبد الماجد دریابادی) مطبوعہ اشرف پریس لاہور صفحہ ۱۲۶

مولانا عبدالماجد دریا آبادی خانقاہ امدادیہ کے قواعد وضوابط کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:۔

"بیٹھنے بٹھانے کے سب آداب اور قاعدے حضرت کی مجلس میں مقرر تھے ہر چیز میں ترتیب اور ڈھنگ ہر بات میں نظم و آہنگ بعد ظہر مجلس عام میں یہ قاعدہ تھا کہ حضرت کے ہاتھ پر سہ دری میں جو وسیع جگہ پڑی ہوئی تھی وہ عام طالبین اور واردین کے لئے تھی ہر شخص جہاں جگہ پائے بیٹھ جائے کسی دوسرے کو نہ اُٹھائے نہ کھسکائے، بائیں جانب جگہ نسبتاً کم تنگ تھی کوئی سات آٹھ شخصوں کے بیٹھنے بھر کی ادھر مخصوصین بٹھائے جاتے تھے دو چار شخص سامنے بھی بیٹھ سکتے تھے ایک ایک در کی دیوار کی آڑ میں بغیر دوسرے کے حق میں حجاب بننے"[1]

حضرت تھانویؒ اگرچہ زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرنے کی خاطر اور اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے کی وجہ سے خانقاہ کے قواعد و ضوابط کی حتی الامکان پابندی فرماتے لیکن ایسا بھی نہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے حضرت تھانویؒ کو ضابطہ پرستی میں بدنام کیا ہے بلکہ بعض مخصوص حالات میں قواعد و ضوابط کا لحاظ کئے بغیر معاملہ فرماتے تھے جیسا کہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں،

مولانا قواعد و ضوابط کے محکوم نہ تھے قاعدے اور ضابطے سب ضرورت اور سہولت کے لئے بنائے گئے تھے یہ نہ تھا کہ اپنے اور دوسرے کے ہاتھ باندھ دینے کے لئے خواہ مخواہ کچھ ضابطے عائد کر لئے ہوں، یہ واقعہ خاص اسی لئے درج کیا جاتا ہے کہ مولانا کو ایک گروہ ضابطہ پرستی میں بدنام کر چکا ہے بدنامی تمام تر بے جا، ایسے لوگوں نے قریب سے حضرت کو دیکھا نہیں ہے"[2]

اور ان قواعد و ضوابط کے متعلق حضرت تھانویؒ نے فرمایا" بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے اور حضرات کا تو

---

[1] حکیم الامت ۔ (مولانا عبدالماجد دریا آبادی) صفحہ ٣٢

[2] ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ صفحہ ٩٨

یہ طرز نہ تھا میں نے کہا کہ یہ بات تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے کہ حد خمر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی صرف تعزیر تھی حضرت عمرؓ نے بجائے تعزیر کے یہ حد کیوں مقرر کردی بس جو وہاں جواب ہے وہی یہاں بھی ہے یعنی پہلے طبائع میں سلامتی تھی اسلئے واقعات میں قلت تھی لہٰذا صرف تعزیر کافی تھی حد مقرر کرنے کی ضرورت

تھی بعد کو طبائع کا رنگ بدل گیا اور واقعات زیادہ ہونے لگے اس لیے حد مقرر کرنے کی ضرورت واقع ہوئی تو جو فاروق نے کیا وہی ایک فاروقی
میں نے یہ قواعد سوچ کر بلا ضرورت پہلے سے تجویز نہیں کیئے بلکہ جیسے جیسے معاملات لوگ میرے ساتھ کرتے گئے ان کی بناء پر جیسی جیسی ضرورت پیش آتی گئی قواعد میں اضافہ ہوتا چلا گیا باقی خدا نہ کرے مجھ کو خواہ مخواہ قواعد بنانے کا کوئی شوق تھوڑا ہی ہے کہ لوگوں کو تنگی میں ڈالوں مجھے تو ضرورتوں نے مجبور کر رکھا ہے۔[۱]

(بیعت)

بیعت کی حقیقت کیا ہے اس کو سمجھنے کے لئے حضرت تھانویؒ کا یہ ارشاد کافی ہے :-

بیعت کی ایک صورت ہوتی ہے اور ایک حقیقت، اسکی صورت مطلوب نہیں حقیقت مطلوب ہے صورت بیعت ایسی ہے جیسے پھولوں کی کیاری میں گھاس کہ اس سے ایک خوش نمائی ضرور پیدا ہو جاتی ہے اور پھولوں کی رونق بڑھ جاتی ہے لیکن پھولوں میں نشوونما میں گھاس کا کچھ بھی دخل نہیں اگر کیاری میں گھاس نہ بھی اگائی جائے محض پھولوں کے پودے ہی لگا دیئے جائیں تب بھی پھول اپنی ساری صفات اور اپنی اصلی آب و تاب ہی کے ساتھ پیدا ہو گئے کیاری میں گھاس نہ ہونے کی وجہ سے ان کی ذات میں

[۱] اشرف السوانح، جلد ۲ صفحہ ۱۲۶

[۲] " " " صفحہ ۱۲۷

کسی قسم کا نقص واقع نہ ہوگا۔ بیعت کی حقیقت یہ ہے کہ اسکو اپنے شیخ پر پورا اعتقاد ہو جائے کہ یہ میرا خیر خواہ ہے جو مشورہ دیگا وہ میرے لئے نہایت نافع ہوگا غرض اس پر پورا اطمینان ہو اس کی تجویز و تشخیص میں مطلق دخل نہ دے جیسا کہ طبیب حاذق و مشفق کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے بس ویسا ہی اسکے ساتھ معاملہ کیا جائے۔ بیعت کی صورت شروع شروع میں خواص کے لئے نافع نہیں ہوتی عوام کے لئے البتہ نافع ہوتی ہے کیونکہ اس سے ان کے قلب پر ایک عظمت پیر اور شان اس شخص کی طاری ہو جاتی ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کے قول کو باوقعت سمجھ کر اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ خواص کے لئے کچھ مدت کے بعد بیعت نافع ہوتی ہے کیونکہ اسکا خاصہ ہے کہ جانبین میں ایک تعلق خلوص پیدا ہو جاتا ہے پیر سمجھنے لگتا ہے کہ یہ ہمارا ہے اور مرید سمجھتا ہے کہ یہ ہمارے ہیں ڈانواں ڈول حالت نہیں رہتی جب تک جانبین میں پوری مناسبت اور اطمینان نہ ہو جائے بیعت کرنا کرانا بالکل عبث ہے۔

حضرت تھانویؒ کی زندگی کا چونکہ پورا انتظام ہی اصول و ضوابط پر مبنی تھا اس لئے آپ کے یہاں بیعت ہونے کے لئے بھی کچھ شرائط تھیں جب بھی کوئی طالب بیعت کے شوق سے حاضر خدمت ہوتا تو اس کو سب سے پہلے ایک پرچہ جو شرائط بیعت پر مشتمل تھا حوالہ کر دیا جاتا اور تاکید کر دی جاتی کہ ان شرائط کے متعلق یہاں کسی قسم کی گفتگو کی اجازت نہیں ہے گھر جا کر غور کر کے جواب دیا جائے شرائط دو قسم کی تھیں ۱۔ بیعت بلا تعلیم ۲۔ تعلیم بلا بیعت

پہلی قسم کی شرائط :-

۱۔ حسن العزیز جلد ۱ ملفوظ ۵۹

۱ قرآن مجید جتنا پڑھا ہے یا جتنا یاد ہے کسی صحیح پڑھنے والے سے صحیح کرنا ہوگا۔

۲ بہشتی زیور کے سب حصے یا سات حصے بہشتی گوہر، اصلاح الرسوم اور قصد السبیل کی تذئیل (جس میں کرنے اور چھوڑنے کے کاموں کی فہرست درج ہے) پڑھ کر یا سُن کر اسکی پابندی کرنا ہوگی:۔

۳ میرے چھپے ہوئے وعظ ہمیشہ پڑھنا یا سُننا پڑیں گے :۔

۴ ابتدائی تعلیم میرے کسی اجازت یافتہ سے (جس کو میں تجویز کردوں یا طالب کی تجویز پر اجازت دے دوں) حاصل کرنا ہوگی اور جب تک پچیس بار اُن سے خط و کتابت نہ ہو چکے مجھ سے براہ راست تعلیم کی استدعا نہ کی جائے:۔

(دوسری قسم کے لئے یہ شرط تھی)

اگر فی الحال بیعت پر اصرار نہ ہو صرف تعلیم حاصل کرنا ہو تو صرف اول تین شرطوں کی پابندی لازم ہوگی چوتھی شرط نہ ہوگی پھر جب باہم خوب مناسبت ہو جائیگی اس وقت درخواست بیعت کا بھی کوئی مضائقہ نہیں:۔

تنبیہ:۔ ابتدا میں بیعت و تعلیم دونوں یکجا جمع نہیں ہو سکتیں۔[1]

خط و کتابت کے بعد جن کی درخواست بیعت بلا تعلیم منظور فرمانا چاہتے ان کو لکھ دیتے کہ میرا یہ خط میرے خلاف تجویز کردہ اجازت یافتہ کے پاس بیٹھ کر ان سے تعلیم حاصل کرنا شروع کردیں جب تعلیم مکمل ہو جائے تو انکے تعلیمی خط مع میرے اس خط کے میرے پاس بھیج کر مجھ سے درخواست بیعت کی جائے گی۔ میں بیعت کر لوں گا، چنانچہ جب وہ ایسا کرتے تو آپ انہیں بلا تامل بیعت فرمالیتے

[1] اشرف السوانح جلد ۲ صفحہ ۱۷۱

لیکن خط کے ذریعے بیعت فرماتے محض بیعت کے لئے سفر کرنے کی اجازت نہ دیتے کیونکہ یہ مقصود خط کے ذریعہ بھی حاصل ہو سکتا ہے ۔

جن کو بیعت بلا تعلیم سے مشرف فرمایا جاتا ان کو کسی قسم کی تعلیمی خط و کتابت کی اجازت نہ دی جاتی البتہ محض طلب دعا اور دریافت خیریت کے لئے خط لکھنے کی اجازت عطا کی جاتی اور جو اس سے تجاوز کرتا اس کو خود خط کا مسودہ لکھ بھیجتے کہ آئندہ اس طرح لکھا جائے اور میرا مسودہ ہمراہ بھیجا جائے تاکہ موازنہ ہو سکے کہ اس میں کمی بیشی تو نہیں کی گئی ۔

جو حضرات تعلیم بلا بیعت کے خواستگار ہوتے تو حضرت انہیں خوش فہم تصور کرتے کہ انہوں نے محض بیعت پر تعلیم کو ترجیح دی جو اصل مقصود ہے چنانچہ ان کی تعلیمی خط و کتابت کی اجازت دے دی جاتی لیکن اگر وہ خط و کتابت کے دوران فہم و فکر سے کام نہ لیتے اور بے اصول باتیں لکھ کر باعث اذیت ہوتے تو ان کو اپنے کسی خلیفہ مجاز سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کی ہدایت فرماتے اور اسکی اکثر یہ ترتیب ہوتی کہ اول سخت سخت تنبیہات کی جاتیں اگر ان کا اثر نہ ہوتا تو خط بھیجنے کی ممانعت کر دی جاتی جب وہ بلا واسطہ یا بواسطہ معافی چاہتا تو اکثر بواسطہ ہی معافی کے بارے میں تحریر یا تقریر کی اجازت ملتی کیونکہ اس طرح مزید بدعنوانیوں کا امکان نہ رہتا اور واسطہ کو صرف سفیر بننے کی اجازت ہوتی وکیل بننے کی اجازت نہ ہوتی اور ایسے ذی واسطہ کو کوئی مشورہ دینے یا سفارش کرنے کی سخت ممانعت ہوتی ورنہ وہ خود زیر عتاب آجاتا اس لئے کبھی کسی کو ایسی جرأت نہ ہوتی اور جب اس امر کی تسلی ہو جاتی کہ یہ آئندہ

اذیت نہ پہنچائینگے تو ان کو اس شرط پر معافی دے دیتے کہ آئندہ کے لئے مجھ سے تعلیم حاصل کرنے کا تعلق نہ رکھا جائے مگر اس حالت میں بھی ازراہِ خیر خواہی تحریر فرما دیتے کہ اصلاح کرانا بہرحال ضروری ہے اور اس کے لئے کسی دوسرے مُصلح کی طرف رجوع کیا جائے اور اگر کوئی اس کا پتہ پوچھتا تو آپ وہ بھی بتلا دیتے چونکہ یہاں نام کی بیعت نہ ہوتی تھی بلکہ کام کی بیعت ہوتی تھی اسلئے اس میں عجلت گوارا نہ کرتے تھے اور نا خیر اس لئے فرماتے تھے کہ امیدِ بیعت میں طالب اپنی اصلاح اور مناسبت پیدا کرنے کی بہت کوشش کرتا ہے ورنہ اگر درخواست پر فوراً بیعت کرلیا جائے تو نہ صرف وہ بے فکر ہوجاتا ہے بلکہ اسکے دل میں اس کی وُقعت پیدا نہیں ہوتی ہے[1]

عورتوں کی بیعت کے وقت مسنون طریقہ کے مطابق پردہ کا اہتمام فرماتے تھے اور رومال یا کسی کپڑے کے ذریعہ بیعت فرماتے تھے اور بیعت کرنے والی عورت کے کسی محرم یا اپنی اہلیہ محترمہ یا اپنی کسی محرم مستورکو اپنے پاس بٹھالیتے تھے اور تاکید فرماتے کہ میں جو کچھ کہوں تم بھی آہستہ آہستہ کہتی جاؤ، پکار کر نہ کہو اور وہ بوڑھی عورتیں جو حضرتؒ سے پردہ نہ کرتی تھیں ان کو بھی بیعت کے وقت طریق پردہ کے تحفظ کی وجہ سے پردہ میں بٹھا دیا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت تھانویؒ کے سلسلۂ بیعت کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ اپنے شیخ کے طریق کے مطابق بیعت کے وقت طالبین کو چاروں سلسلوں میں داخل فرماتے تھے تاکہ جملہ اکابر طریق سے نسبت ہوجائے اور سب کی برکات سے مستفیض ہوں اور تمام بزرگوں سے اعتقاد بھی یکساں رہے ورنہ بصورت

[1] سیرت اشرف (منشی عبدالرحمان خان) صفحہ ۹۷ ج ۲

دیگر بعض اکابر کی تفضیل سے بعض کی تنقیص لازم آتی ہے جو برکات سے محرومی کے علاوہ
بسا اوقات سوءِ خاتمہ کا سبب بنتی ہے اسلئے ضروری ہے کہ تمام اکابر کا ادب ملحوظ
رکھا جائے :-

―:(خلفاءِ مجازین):―

حضرت تھانوی رحؒ اس بات کے متمنّی اور خواہشمند تھے کہ میرے انتقال کے بعد بھی فیوض و برکات اور رُشد و ہدایت کا یہ چشمہ جاری رہے آپکی خواہش تھی کہ، میرے سپرد دین کے جتنے کام ہیں وہ سب میرے بعد بھی بدستور چلتے رہیں اور کسی کو میرے نہ ہونے کا اس بناء پر افسوس نہ ہو کہ فلاں دین کا کام اب کون کریگا اس مصلحت سے بھی میں اپنی مختلف دینی خدمات کو وقتاً فوقتاً دوسروں کے سپرد کرکے اِدھر اُدھر مُنتقل کرتا رہتا ہوں:۔ [1]

اسی لئے حضرت تھانوی رحؒ نے اصلاحِ اُمّت کے لئے جہاں اور کئی دستورالعمل بنائے تھے وہاں آپ نے سلسلۂ مجازین قائم کرکے اس بات کا بھی اہتمام فرمایا کہ ان کے بعد بھی اشاعتِ طریق کا سلسلہ جاری رہے لہٰذا آپ نے اپنے مجازین اور منتسبین کو دو حصوں پر مُنقسم فرمایا:۔

۱ مجازینِ صحبت ۲ مجازینِ بیعت

:(مجازینِ صحبت):۔

الیسے حضرات جو آپؒ کی تعلیم و تربیت اور فیضِ صحبت سے اپنے اندر تلقین کی کافی صلاحیت رکھتے تھے ان کو شرائطِ بیعت کے مفقود ہونے کے باوجود تلقین بلا بیعت کی اجازت دے دیتے تھے تاکہ ایک طرف

[1] اشرف السوانح، جلد ۲ صفحہ ۳۵۳

وہ بقدرِ اہلیّت لوگوں کو فیض پہنچائیں اور دوسری طرف اپنی مزید اصلاح و تکمیل کی فکر کریں تاکہ اجازتِ بیعت کا درجہ حاصل ہو آپکی یہ تجویز کہاں تک مفید اور کارگر ثابت ہوئی اس کا اظہار حضرت تھانویؒ نے ان الفاظ میں فرمایا :-

الحمد للہ! میرا یہ خیال کہ اس قسم کی اجازت دے دینا خود اجازت یافتگان کے لیئے بہت نافع ہوگا، بالکل صحیح نکلا کیونکہ ان میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس پر اس اطلاع کے ملتے ہی گریہ طاری نہ ہوگیا ہو اور اپنی ناکارگی پیشِ نظر ہو کر خود اپنی فکرِ اصلاح نہ دامن گیر ہو گئی ہو جیسا کہ ان کے اطلاع یابی کے بعد کے خطوط سے ظاہر ہوا !-

—: (مجازین بیعت) :—

مجازینِ صحبت میں سے جن میں جملہ شرائط بیعت پائی جائیں ان کو خلفائے مجاز بیعت بنادیا جاتا، مجازِ بیعت صرف ان اصحاب کو بنایا جاتا تھا جو متقی ہوں، خود اپنی اصلاح کیئے ہوئے ہوں، ان کو طریق سے مناسبت پیدا ہو چکی ہو، لیکن محض علمی مناسبت نہیں بلکہ حالی، ان میں دوسروں کی بھی اصلاح کرنے کی اہلیّت پیدا ہو گئی ہو، اوصافِ مذکور میں ان کو بقدرِ ضرورت رسوخ بھی حاصل

ہو گیا ہو، ان سے یہ توقع بھی ہو کہ گو فی الحال ان کو اوصافِ مذکورہ میں رسوخ کا درجہ ضروریہ حاصل ہے لیکن وہ آئندہ ترقی کر کے اس رسوخ کا درجہ کاملہ بھی حاصل کر لینگے ہے۔[1]

حضرت تھانویؒ کے ہاں اجازت بیعت و تلقین کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ پہلے بیعت ہو چکا ہو بلکہ ان اصحاب کو جن میں بیعت و تلقین کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ان کو مجاز بنا دیتے تھے اور بذریعہ خط ان کو اطلاع فرما دیتے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرماتے کہ اس اجازت کی اطلاع خاص خاص احباب سے کر دی جائے تاکہ استفادہ کر سکیں، آپ کی اجازت اکثر ان الفاظ سے ہوتی :-

"بے ساختہ یہ قلب میں آیا کہ آپ کو بیعت و تلقین کی اجازت دے دی جائے لہٰذا توکل علے اللہ آپ کو اجازت دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نفع کو عام اور تام فرمائے اگر کوئی رجوع کرے تو انکار نہ کریں" :-[2]

حضرت تھانویؒ مجازین کا پورا نام اور پتہ اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے پھر ان کو تنبیہات وصیت کے تتمات میں جو گاہے بگاہے شائع ہوتے اشاعت فرما دیتے تھے تاکہ کوئی غیر مجاز لوگوں کو دھوکہ۔

[1] سیرت اشرف، جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۲۷ [2] اشرف السوانح، جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۵۰

نہ دے سکے اور یہ اس لیئے کیا جاتا کہ بعض ارباب غرض نے خود کو مجاز ظاہر کر کے لوگوں کو دھوکا دیا تھا اسی طرح غیر اہلِ علم مجازین کو صرف عوام کے لیئے اجازت ہوتی اور اجازت یافتگان کی فہرست میں ایسے مجازین کے نام کے آگے لفظ "للعوام" کا اضافہ فرمادیتے تھے البتہ بعض ایسے غیر اہلِ علم مجازین کو اجازت عامہ بھی مل جاتی جن کے بارے میں توقع ہو کہ اہلِ علم کو ان کی طرف رجوع کرنے میں استنکاف بھی نہ ہوگا اور وہ اہلِ علم کی تسلی بھی کر سکیں گے ان کے نام کے آگے "للعوام" کا اضافہ نہ فرماتے۔

حضرت تھانویؒ اپنے خلفاء مجازین کی عملی تربیت کے لیئے طالبین کو بکثرت ان کے سپرد کر دیتے تھے تاکہ امیر تربیت میں ملکۂ تامہ حاصل ہو جائے چنانچہ مجازین اپنے شیخ کے مشورہ سے طالبین کی اصلاح و تربیت فرماتے جس کے نتیجہ میں ہزاروں مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور متعدد طالبین ان کی تعلیم و تربیت کی برکت سے انہیں کی طرف سے صاحب اجازت بھی ہو گئے جس پر حضرت تھانویؒ انتہائی خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا کرتے تھے اور بشارت فرمایا کرتے تھے کہ :-

الحمد للہ! اب اپنے چند احباب ایسے آ گئے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ
طریق کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ
بھی ان کے ذریعہ اشاعت طریق کا سلسلہ جاری رہے گا ۔[1]
غرض کہ حضرت تھانویؒ کے اس دستور العمل سے مجازین کو اسی طرح فائدہ
پہنچتا جیسے ایک طب کے طالبعلم کو اپنے استاد طبیب کے مطب
میں بیٹھ کر اس کی نگرانی میں کام کرنے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح
آپ کے سلسلۂ خلافت میں ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ
کو جن مجازین کے حالات نہ پہنچتے یا مشتبہ حالات سننے میں آتے
ان کے نام مجازین کی فہرست سے خارج فرما دیتے لیکن ان کو اہانت
سے بچانے کی خاطر ان کے نام شائع نہیں فرماتے تھے بلکہ اخراج کی یہ
صورت ہوتی کہ آئندہ مجازین کی فہرست میں ان کے نام شائع نہ فرماتے ۔"

—٠—

[1] اشرف السوانح ، جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۵۳

(فہرست مجازین بیعت):-

(باعتبار حروف تہجی)

1 مولوی افضل علی صاحب تھلواڑہ ڈاک خانہ کمپلا ضلع بارہ بنکی:-

2 اظہر علی صاحب شہیدی مسجد کشور گنج ضلع میمن سنگھ:-

3 ابوالبرکات صاحب (للعوام) مسجد محلہ نالہ ضلع سلطان پور:-

4 نواب احمد علی خان صاحب محلہ قلعہ نواباں سہارنپور:-

5 مولانا اسعد اللہ صاحب رامپوری مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور:-

6 مولانا ابرار الحق صاحب مدرسہ اسلامیہ ہردوئی:-

7 مولانا احمد علی صاحب کاملپور:-

8 مولانا ابوالحسن صاحب جونپور- تاریخ وفات 7 ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ

9 مولانا ابوبکر صاحب ارکانی- تاریخ وفات 22 جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ

10 مولانا حکیم الٰہی بخش صاحب اعوان محلہ ہزاری دروازہ شہر شکارپور سندھ

11 ماسٹر ثامن علی صاحب سندیلوی گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور:-

12 مولانا جلیل احمد صاحب علیگڑھی مدرسہ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور:-

13 مولانا حبیب اللہ صاحب سکھر:-

14 مولانا حامد حسن صاحب امروہی مدرس مدرسہ عربی جامع مسجد تھانہ بھون:-

۱۵ منشی حق داد خان صاحب پنسنر محلہ مولوی گنج لکھنؤ شہر :-

۱۶ حکیم خلیل احمد صاحب کھالہ پار محلہ پل حمران سہارنپور :-

۱۷ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب اعظم گڑھ - تاریخ وفات - رجب ۱۳۳۱ھ :-

۱۸ خیرات احمد خان صاحب سوندھیا ضلع گیا - تاریخ وفات - ۲۶ ذلیقعدہ ۱۳۳۹ھ :-

۱۹ مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس بیرون دھلی دروازہ (ملتان شہر)

۲۰ مولانا رسول خان صاحب مدرس اورنٹیل کالج لاہور متوطن ہزارہ تحصیل مانسہرہ (ڈاکخانہ شنکیاری مقام اچھڑیاں)

۲۱ صوفی رحیم بخش صاحب مقیم دھلی - تاریخ وفات - ذی الحج ۱۳۴۷ھ

۲۲ مولانا رفیع الدین صاحب محلہ سبزی منڈی متصل مسجد سوداگر (الہ آباد - تاریخ وفات - ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ)

۲۳ مولانا سید سلیمان ندوی صاحب مؤرخ اسلام اعظم گڑھ :-

۲۴ مولانا سراج احمد خان صاحب امروہوی محلہ چلہ امروہہ ضلع مراد آباد :-

۲۵ ماسٹر شیر محمد صاحب کبیر والہ ضلع ملتان) :-

۲۶ شہاب الدین صاحب خیاط کٹھور ضلع میرٹھ :-

۲۷ حاجی شیر محمد صاحب گھوٹکی ضلع سکھر (مہاجر مدینہ طیبہ)

۲۸ حاجی شمشاد علی صاحب کلانوری اشرف المطابع تھانہ بھون) :-

۲۹ مولانا صغیر محمد صاحب وزیرستان شمالی مقام ہر منر ڈاک خانہ عبدالحمید ضلع ڈور :-

۳۰ مولانا صغیر محمد صاحب مدرسہ عزیزیہ مغلٹولی شہر کمرلہ بنگال :-

۳۱ مولانا عبدالباری صاحب ندوی سبستان قدم رسول ہارڈنگ روڈ لکھنؤ :-

۳۲ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ہومیو پیتھ پرنس روڈ مقابل آگرہ ہوٹل کراچی :-

۳۳ حکیم مولانا عبدالحق صاحب ساکن کورٹ ضلع فتح پور ہسوہ :-

۳۴ بابو عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ شیڈ کلارک متصل مسجد ملک لال خان گوجرانوالہ :-

۳۵ حافظ عنایت علی صاحب امام مسجد باجڑاں لدھیانہ (للعوام)

۳۶ مولانا عبدالرحمٰن صاحب مئو ر تمہ ضلع الہ آباد :-

۳۷ مولانا عبدالرحمٰن صاحب کامل پوری بہبودی ڈاک خانہ ملک والا ضلع کیمبلپور :-

۳۸ مولانا عبدالجبار صاحب ہارون آباد ریاست بہاولپور :-

۳۹ مولانا عبدالسلام صاحب موضع زیارت کاکا صاحب مسجد کلاں تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور :-

۴۰ مولانا عبدالوہاب صاحب ڈاک خانہ ہارٹ ہزاری ضلع روح اللہ پور (ضلع چاٹگام)

۴۱ مولانا عبدالغنی صاحب مہتمم مدرسہ روضۃ العلوم پھولپور ضلع اعظم گڑھ! تاریخ وفات ۲۱ شوال ۱۳۵۸ھ

۴۲ مولانا عبدالرحمٰن صاحب بریلوی مدرسہ اشاعت علوم بریلی ؛-

۴۳ مولانا عبدالمجید صاحب شاہ جہاں پور - تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۴ سنہ ھ ؛-

۴۴ مولانا عبدالحئی صاحب سہارنپور مقیم حیدرآباد - تاریخ وفات ۲۷ رمضان ۱۳۲۶ سنہ ھ ؛-

۴۵ مولانا عبدالرحمٰن صاحب بکھرا - تاریخ وفات نصف ذیقعدہ ۱۳۴۰ سنہ ھ ؛-

۴۶ مولانا عبدالحق صاحب موھن پور ؛-

۴۷ مولانا عبدالودود صاحب آخون زادہ پوسٹ کالوخان پشاور ؛-

۴۸ حکیم عبدالخالق صاحب ساکن ٹانڈہ چوک فرید امرتسر - تاریخ وفات ۱۳۴۵ سنہ ھ ؛-

۴۹ خواجہ عزیزالحسن صاحب انسپکٹر مدارس لکھنؤ - تاریخ وفات ۲۷ شعبان ۱۳۶۳ سنہ ھ

۵۰ مولانا عبدالمجید صاحب خانیوال ؛-

۵۱ مولانا عبدالعلیم صاحب پنڈیرہ ڈاکخانہ بڑا شام بازار ضلع بردوان ؛-

۵۲ سید فیروز شاہ صاحب منڈوری ضلع پشاور - تاریخ وفات ۳ شوال ۱۳۵۳ سنہ ھ ؛-

۵۳ سید فخرالدین شاہ صاحب گھوٹکی ضلع سکھر سندھ ؛-

۵۴ حکیم فضل اللہ صاحب شکارپور سندھ ؛-

۵۵ مولانا فقیر محمد صاحب معرفت حاجی محمد شریف صاحب صحاف دکاندار موضع توتی قوم مہمند یہ سرحد ؛-

۵۶ ماسٹر قبول احمد صاحب اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول سیتاپور ؛-

۵۷ حکیم کرم حسین صاحب سیتاپور اودھ - تاریخ وفات ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ -

۵۸ مولانا کفایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ سعیدیہ مہمند ھوف شاہ جہان پور -

۵۹ مولانا شاہ لطف رسول صاحب فتح پور ضلع بارہ بنکی - تاریخ وفات شعبان ۱۳۶۴ھ

۶۰ مولانا محمد عیسیٰ صاحب محی الدین پوری پروفیسر عربی محلہ محتشم گنج (الہ آباد - تاریخ وفات ۲۵ ربیع الاوّل ۱۳۶۳ھ)

۶۱ مولانا حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بجنوری محلہ کرم علی میرٹھ شہر :-

۶۲ مولانا محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ عالیہ ڈھاکہ :-

۶۳ محمد عبد اللہ خان صاحب بیرون اماں دروازہ ریاست بھوپال :-

۶۴ محمد عثمان خان صاحب تاجر کتب متصل جامع مسجد دہلی :-

۶۵ مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاند پور ضلع بجنور :-

۶۶ مولانا محمد صاحب چاٹگام :-

۶۷ حکیم محمد یوسف صاحب بجنور :-

۶۸ منشی محمد سلطان صاحب مدراس - تاریخ وفات شوال ۱۳۶۲ھ :-

۶۹ حاجی محمد مصطفیٰ صاحب خورجہ - تاریخ وفات ۵ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ :-

۷۰ مولانا محمد عیسیٰ صاحب بنارس - تاریخ وفات ۹ رجب ۱۳۶۴ھ :-

۷۱ حافظ محمد عمر صاحب نیوڑی مقیم علی گڑھ - تاریخ وفات ۷ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

۷۲ شیخ معشوق علی صاحب قنوجی ۔ تاریخ وفات شوال ۱۳۴۵ھ :-

۷۳ مولانا محمد صادق صاحب مالی گاؤں ضلع ناسک ۔ تاریخ وفات ۔ ۱۳ ذی الحج ۱۳۴۷ھ :-

۷۴ حاجی محمد یوسف صاحب رنگون ۔ تاریخ وفات ۸ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ :-

۷۵ مولانا محمد موسٰی صاحب مدرس حرم نبوی، باب النساء، مدینہ منورہ مہاجر مدنی :-

۷۶ مولانا محمد سعید صاحب مقام کیر نور تعلقہ پلنی ضلع مدھرا مدراس :-

۷۷ مولانا مقصود اللہ صاحب مدرسہ امدادیہ خانقاہ اشرفیہ موضع تلگاسیہ ڈاک خانہ اورا بونیہ ضلع بریسال :-

۷۸ مولانا محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور :-

۷۹ مولانا ممتاز احمد صاحب ڈاک خانہ بارہ چٹی موضع سونڈھیا ضلع گیا :-

۸۰ مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند :-

۸۱ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم دارالعلوم لانڈھی کراچی :-

۸۲ مولانا محمد نبیہ صاحب ٹانڈہ بادلی ضلع مراد آباد :-

۸۳ مولانا محمد صابر صاحب محلہ گھیر مناف امروہہ ضلع مراد آباد :-

۸۴ مولانا مسیح اللہ خان صاحب مفتاح العلوم جلال آباد ضلع مظفر نگر :-

۸۵ ماسٹر محمد شریف صاحب انگلش ٹیچر مکان نمبر ۲۰۹ نوال شہر ملتان چھاؤنی :-

۸۶ مولانا محمد اللہ صاحب نواکھالی مدرس مدرسہ اشرف العلوم بڑا کٹرہ ڈھاکہ :-

۸۷ محمود الغنی صاحب سہارنپوری بعدۂ کراچی :-

۸۸ مولانا نور بخش صاحب نواکھالی مدرسہ صوفیہ پوسٹ بھیروار ھانٹ ضلع چاٹگام :-

۸۹ مولانا نذیر احمد صاحب متوطن کیرانہ ضلع مظفر نگر بعدۂ خان جہان پور :-

۹۰ مولانا نذیر احمد صاحب فاروق منڈی ضلع سرگودھا :-

۹۱ ~~حکیم نذیر~~ حکیم نور احمد صاحب کانپور :-

۹۲ مولانا نور حسین صاحب اڈرانہ ضلع جہلم :-

۹۳ مولانا ولی احمد صاحب قصبہ برھان پور ضلع کیمبل پور :-

۹۴ حافظ ولی محمد صاحب محلہ کاغذیان قنوج ضلع فرخ آباد :-

۹۵ مولانا واحد بخش صاحب مدرس اوّل مدرسہ عربیہ احمد پور شرقیہ ریاست بہاول پور :-

۹۶ مولانا وصی اللہ صاحب ندوا سرائے موضع فتح پور تال نرجا ضلع اعظم گڑھ :-

۹۷ مولانا ولی محمد صاحب گورداسپوری مدرسہ آثار الولی صدر راولپنڈی :-

—:—

۔(فہرست مجازین صحبت)۔

(باعتبار حروف تہجی)

۱ مولانا انوار الحسن صاحب آنریری مجسٹریٹ کاکوری ضلع لکھنؤ :۔

۲ میر امام الدین صاحب محاسب صدارت العالیہ حیدر آباد دکن :۔

۳ مولانا اشفاق الرحمٰن صاحب دار العلوم ٹنڈو الہیار ضلع حیدر آباد سندھ :۔

۴ انوار احمد صاحب وکیل ڈاک خانہ قدم کنواں پٹنہ :۔

۵ حکیم بہاؤ الدین صاحب ہردوئی محلہ بورڈنگ ہاؤس سہارنپور :۔

۶ بخشش احمد صاحب مدرسہ سعیدیہ قاضی پور خورد گورکھپور :۔

۷ سید حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر سید واڑہ نگرام ضلع لکھنؤ :۔

۸ مولانا حمید حسن صاحب دیوبندی مفتی ریاست مالیر کوٹلہ :۔

۹ مولانا سید حسن صاحب مدرس دار العلوم دیوبند :۔

۱۰ حاجی داؤد ہاشم صاحب بارک لین رنگون :۔

۱۱ مولانا ریاض الحسن صاحب پوسٹ بکس ۳۰۷ مکہ مکرمہ :۔

۱۲ حافظ زاہد حسن صاحب امروہوی کوہ رانی کھیت :۔

۱۳ سعید احمد خان صاحب بوہرہ ڈاک خانہ بلرام ضلع ایٹہ :۔

۱۴ مولانا سلطان محمود صاحب مدرس اول فتح پوری :۔ دہلی :۔

۱۵ مولانا سعید احمد صاحب لکھنوی صدر مدرس مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خان کانپور :-

۱۶ مولانا سخاوت حسین صاحب مقام گوہاٹی پور ڈاک خانہ سونگڈہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ :-

۱۷ شفیع محمد صاحب قریشی پروفیسر گورنمنٹ کالج حیدرآباد سندھ :-

۱۸ شاہ محمد صاحب طوطہ کان ڈاک خانہ بٹ خیلہ مالاکنڈ ایجنسی ضلع مردان :-

۱۹ شفیق احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ سلیمانیہ بیرا محل بھوپال :-

۲۰ مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی ۲۵۲/۵ بارون منشن پیر برنس روڈ کراچی سندھ (دار العلوم ٹنڈو الہیار سندھ)

۲۱ مولانا ظہور الحسن صاحب ناظم کتب خانہ امداد الغرباء سہارنپور :-

۲۲ حافظ علی نظر بیگ صاحب مغل پورہ کہنہ مراد آباد :-

۲۳ مولانا عبد الرحمان صاحب وکیل پٹنہ :-

۲۴ منشی عبد الحمید صاحب تحصیلدار پنشنر مقبول گنج لکھنؤ :-

۲۵ مولانا عبد المجید صاحب مدرس مدرسہ ناصر العلوم گھوسی ضلع اعظم گڑھ :-

۲۶ مولانا عبد الکریم صاحب گم تھلوی مدرسہ حقانیہ شاہ آباد کرنال :-

۲۷ مولانا عبد الغنی صاحب رسولی ضلع بارہ بنکی :-

۲۸ منشی عبدالولی صاحب نائب ناظم ریاست کپورتھلہ معرفت کتب خانہ امدادالغرباء سہارنپور :-

۲۹ شیخ عبدالکریم صاحب پنشنر سیشن جج جوناگڑھ :-

۳۰ منشی علی شاکر صاحب قانون گو، گولا ضلع کھیری کلیم پور :-

۳۱ منشی علی سجاد صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر تھانہ بھون ضلع مظفر نگر :-

۳۲ منشی عبدالصبور صاحب نائب منشی حصہ اول ڈویژن دفتر سارده شاہ جہانپور :-

۳۳ مولانا عبدالصمد صاحب بنارسی مدرس کرنیل گنج کانپور :-

۳۴ عبدالغفور صاحب ٹھیکیدار اشرف منزل ہالی روڈ جودھپور :-

۳۵ علی ساجد صاحب ڈاکٹر ہاشمی ہومیوپیتھک مولوی گنج لکھنؤ :-

۳۶ مولانا سید عبدالکریم صاحب لکھنوی طوطہ کان ڈاک خانہ بٹ خیلہ مالاکنڈ ایجنسی براستہ مردان صوبہ سرحد :-

۳۷ شیخ عبدالغفار صاحب رئیس گھوسی ضلع اعظم گڑھ :-

۳۸ منشی عرفان احمد صاحب کلرک ڈاک خانہ تارگھر سہارنپور :-

۳۹ عزیزالرحمٰن صاحب نبیرۂ مولوی عبدالاحد صاحب مرحوم خلیق منزل گلی چوڑی والان دھلی :-

۴۰ مولانا حکیم عبدالرشید محمود صاحب انصاری، گنگوہ ضلع سہارنپور :-

۴۱ حکیم فیاض شبلی صاحب مقیم نصر اللہ گنج گورنمنٹ بھوپال :-

۴۲ حافظ لقاء اللہ صاحب پانی پتی :-

۴۳ شاہ محمد حلیم صاحب فیض اللہ پور ڈاکخانہ محمد پور ضلع اعظم گڑھ :-

۴۴ ماسٹر منظور احمد صاحب تحصیلی اسکول رڑکی ضلع سہارنپور :-

۴۵ مولانا حکیم محمد مسعود صاحب گنگوہی معروف بہ حکیم اجمیری محلہ کھڑک بمبئی :-

۴۶ مولانا مسعود شبلی صاحب شبلی منزل اعظم گڑھ :-

۴۷ مولانا محمد نعیم صاحب بخاری ضلع بدخشاں قصبہ ترگنی کابل افغانستان :-

۴۸ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی :-

۴۹ مولانا محمد میاں صاحب نبیرہ مولانا محمد حسین صاحب دائرہ شاہ حجۃ اللہ الٰہ آباد :-

۵۰ مولانا محمد داؤد یوسف محلہ تائی دارڈہ راندیر ضلع سورت :-

۵۱ حکیم محمد سعید صاحب گنگوہی سرائے پیرزادگان محلہ چوک گنگوہ ضلع سہارنپور :-

۵۲ منشی محمد یعقوب صاحب کلانوری انگلش کلرک سررشتہ تعلیم روہتک :-

۵۳ حافظ محمد اسماعیل صاحب ولد حاجی جیون بخش محلہ بلّی ماران حویلی حسام الدین حیدر دہلی :-

۵۴ خواجہ محمد صادق صاحب امرتسری، لاہور :-

۵۵ حافظ محمد طٰہٰ صاحب کورٹ انسپکٹر گورکھپور :-

۵۶ مولانا منفعت علی صاحب وکیل ۲۲۷/۵-ڈی لیلی روڈ صدر کراچی :-

۵۷ محمد نجم احسن صاحب وکیل پرتاب گڑھ :-

۵۸ شیخ محمد حسن صاحب انور بک ڈپو بندر روڈ کراچی :-

۵۹ قاضی محمد مصطفےٰ صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر بھدوئی اسٹیٹ بنارس :-

۶۰ مولانا محمد طاہر صاحب دارالعلوم دیوبند :-

۶۱ ماسٹر مظہر احمد صاحب محلہ فتح گڑھ بھوپال :-

۶۲ مولانا محمود الحق صاحب وکیل بردوئی :-

۶۳ محمد جلیل صاحب پنشنر جج اعظم گڑھ :-

۶۴ مولانا ابوالفداء نور محمد صاحب صدر مدرس دینیات حیدرآباد دکن :-

۶۵ خواجہ وحید اللہ صاحب پنشنر تار گھر سرکاری گڑھ باران ریاست (کوٹہ راجپوتانہ) :-

---:---

مذکورہ بالا خلفائے مجازین کی فہرست، سیرت اشرف، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۲۷ تا ۳۵۵ کے مطابق ترتیب دی گئی ہے جس کو منشی عبدالرحمان خان صاحب نے ۱۹۵۵ء میں اشرف السوانح میں مندرجہ فہرست کے مطابق ترتیب دیا تھا اور اس میں ممنوع الاجازت خلفاء کے نام بھی حذف کر دیئے گئے تھے راقم الحروف نے ان ناموں کو حروفِ تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے اور جن خلفاء کے جدید پتے اور تاریخِ وفات معلوم ہو سکی اس کو بھی درج کر دیا ہے

(سفرِ آخرت)

حضرت تھانویؒ نے اپنے ایام زندگی خوب صحت اور تندرستی میں گزارے خداوند قدوس کے خصوصی فضل وکرم سے آپ کا واسطہ مدتوں بیماری سے نہ پڑا، مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی تحریر فرماتے ہیں،،

حضرت کی صحت جسمانی مدتوں قابلِ رشک رہی ایک تو جثہ قدرتًا قوی تھا کاٹھی اچھی تھی اور پھر حضرت کی احتیاط خوئے اعتدال اور ہر بدپرہیزی سے پرہیز میلوں چلنے اور خوب چلنے کی عادت، نتیجہ قدرتًا یہ تھا کہ اپنے اصل سن سے ۱۰-۱۵ سال کم معلوم ہوتے تھے اور مدتوں بیماری بھی پاس نہیں پھٹکنے پائی :-[۱]

اور ۷۲ سال کی عمر میں بھی رات کے وقت لکھنے پڑھنے کا کام بے تکلف بلا عینک کی مدد کے کر لیتے تھے :-[۲]

لیکن سفرِ آخرت کا آغاز ہوتے ہی صحت گرنا شروع ہو گئی اور، اور بیماریاں لاحق ہو گئیں۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی کا چونکہ آپؒ کی خدمت میں اکثر و بیشتر حاضری کا معمول تھا جب نومبر ۱۹۳۲ء کے شروع میں مولانا دریا آبادی حضرت تھانوی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے پہلی بار حضرت کی زبان سے ایسے جملے سنے جس سے ان کو اندازہ ہوا

[۱] حکیم الامت :- (مولانا عبدالماجد دریا آبادی) صفحہ ۵۱۸

[۲] " " " صفحہ ۲۹۸

کہ آفتاب علم وعمل کا یہ چراغ اب عنقریب گم ہونے کو ہے مولانا دریا آبادی
خود لکھتے ہیں ''

اب کی بار طبیعت کو ذرا ناساز اور اتنا ہی نہیں بلکہ ایک روز صبح کی مجلس
خصوصی میں کچھ الفاظ اس طرح کے ادا فرمائے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اب اپنا
وقت موعود قریب سمجھ رہے ہیں۔ کلمات میں یاس کا پہلو مطلق نہ تھا کچھ اس
طرح کا ذکر تھا کہ لکھنے پڑھنے کا کام جو کرنا تھا وہ کر چکا، یہ کلمات کچھ اس مؤثر انداز
میں زبان مبارک سے نکلے کہ میرا تو دل لرز گیا اور یہ خیال کر کے کہ شمع اب
جلد ہی بجھنے والی ہے وہیں سرِ محل آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ''[1]

مولانا دریا آبادی کے دل میں بے چینی اور ایک خطرہ سا پیدا ہو گیا اور اسی عالم
میں انہوں نے ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء کو ایک مکتوب حضرت تھانوی کی خدمت میں ارسال
کیا جس میں لکھا کہ '' رسالہ استواء کے خاتمہ پر جو عربی عبارت درج ہوئی ہے
اس سے دل بہت متاثر ہوا کہ اب تصنیف و تالیف کا دور ختم ہو گیا پچھلے مہینہ
زبانی میں نے جناب والا سے یہی مضمون سُنا تھا اس وقت بھی آنکھوں میں
آنسو بھر آئے تھے بلا تشبیہ وہی کیفیت ہوئی جو آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم الخ کو
سُن کر حضرت صدیق اکبرؓ کی ہوئی تھی خدا جانے آپکو کیا کچھ معلوم ہوا ہو گا جب
ہی تو آپ نے اپنی تصانیف کے خاتمہ کا اعلان فرما دیا ''[2]

[1] حکیم الامت، صفحہ ۴۱۹

حضرت تھانویؒ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ "صرف بڑھاپا اور کچھ نہیں"

مولانا دریاآبادی نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا۔

میں تو خالص اپنی خودغرضی کی بناء پر دعا کرتا ہوں کہ جب تک میں زندہ رہوں کم از کم اس وقت تک تو ضرور ہے جناب کو زندگی عطا ہو"

آپ نے جواباً لکھا:۔

اور اگر پھر کوئی یہی دُعا کرے تو میں کہاں تک کھنچتا چلا جاؤں یہ دُعا کیجئے کہ وہاں سب مل جائیں:۔[1]

اس کے بعد کئی بار آپؒ کے زبان و قلم پر اپنے قوای کی کمزوری اور ضعف کے متعلق الفاظ آنے لگے۔ مولانا دریاآبادی لکھتے ہیں" وسط ۱۹۳۸ء سے علالتِ مزاج مسلسل رہنے لگی اس کی خبریں مختلف ذرائع سے آتی رہیں سُن سُن کر ہول بڑھتا رہا اور دُعائیں اضطراب و اضطرار کے ساتھ ہونٹوں پر آتی رہیں[2]

آخر حضرت تھانویؒ کی مرض الموت کا آغاز ہوگیا جس کے بارے میں خواجہ عزیز الحسن صاحب خاتمۃ السوانح میں لکھتے ہیں:۔

اصل مرضِ وفات ضُعف معدہ اور ورم جگر تھا جس کے آثار یہ تھے کہ کبھی قبض لاحق ہو جاتا جس سے حضرت اقدسؒ کو سخت الجھن اور اذیت ہوتی اور کبھی دستوں کے دورے ہونے لگتے جس سے شدید ضُعف ہو جاتا، علاوہ ازیں

[1] حکیم الامت صفحہ ۲۷۱ [2] حکیم الامت، صفحہ نمبر ۹ ۱۱

مختلف اعضاء پر ورم بھی رہنے لگا تھا آخر زمانہ میں اشتہا مفقود ہوگئی تھی
اور اکثر اوقات غنودگی کا عالم طاری رہنے لگا ان میں سے اکثر شکایات کم وبیش
تقریباً پانچ سال متواتر رہیں اس عرصہ میں علاج برابر جاری رہا جس کے
سلسلہ میں ایک بار سہارنپور اور دو بار لکھنؤ بھی معتدبہ مدت تک قیام فرمایا
مختلف طبیب بھی بدلے جنہوں نے نہایت دلسوزی اور والہانہ توجہ سے علاج
کیا کیونکہ ان میں اکثر معتقدین جانثار تھے لیکن اگر کبھی افاقہ ہوا تو محض عارضی
ہوا مرض کا استیصال کلی کسی علاج سے نہ ہوسکا بالآخر نوبت باینجا رسید
کہ سقوطِ اشتہا کے باعث غذا تقریباً بالکل متروک ہوگئی اور ضعف روز بروز
بڑھتا ہی چلا گیا اس کی جانب حضرت اقدس بار بار معالجین کی توجہ منعطف
فرماتے رہے اور اس عنوان سے کہ جب یہ حالت ہے اسکا انجام سوچ لیا جائے گو میں
تو اس انجام کے لیئے تیار ہوں لیکن گوش گزار کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔ بالآخر باوجود
انتہائی ضعف کے لکھنؤ کے طویل سفر کا پھر قصد فرمایا لیکن اتنے میں دستوں کا آخری
دورہ شروع ہوگیا جس کا امتداد نہایت اشتداد کے ساتھ تقریباً ایک ماہ
تک رہا اور جس نے رفتہ رفتہ بالکل صاحب فراش کرکے سفر کا امکان ہی
منقطع کردیا اس دوران میں وہ چند مرغوبات بھی چھوٹ گئیں جو کسی درجہ
میں پہنچاتی رہتی تھیں اس حالت کے متعلق وفات سے چند روز قبل حاضرین

خاص سے فرمایا کہ اب تو کسی چیز کی بھی رغبت نہیں رہی بس خواجہ صاحب کا

یہ شعر حسب حال ہے :-

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی - اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی ا۔[1]

حضرت تھانویؒ کی شدت علالت کی خبریں جب دور دراز تک پہنچ گئیں تو آپ کے

معتقدین اور مشتاقان دید خانقاہ اشرفیہ دور دراز علاقوں سے پہنچنا پروانہ وار

شروع ہوگئے ان معتقدین میں علامۃ العصر مؤرخ اسلام سید سلیمان ندوی

بھی شامل تھے جو آپ کی زیارت کے لئے بے چین تھے، سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں -

" خاکسار بھی خلاف دستور بے اطلاع ۶ جولائی کو لکھنؤ سے روانہ ہوگیا اور ۷ کی

دوپہر کو عین بارش کی حالت میں اسٹیشن سے خانقاہ تک پا پیادہ بھیگتے

ہوئے پہنچا۔ دریافت حال سے معلوم ہوا افاقہ کی صورت ہے جس سے تسکین

ہوئی میرا اس طرح خلاف دستور بے اطلاع اچانک پہنچ جانا حضرت کے لئے

تعجب کا موجب ہوا۔ میری آمد کی خبر دینے والے سے پوچھا کہ تم مولوی سلیمان کو

پہچانتے بھی ہو یا یوں ہی کہہ رہے ہو اس نے اثبات میں جواب دیا تو ارشاد ہوا کہ ان

کی عادت بے اطلاع آنے کی نہ تھی حضرت کے عزیز خاص مولانا جمیل احمد صاحب

نے عرض کیا کہ علالت کی خبر سُن کر چلے آئے ہونگے نماز ظہر کے بعد مجلس میں

حاضری ہوئی ضُعف سے بستر پر لیٹے ہوئے تھے مصافحہ فرمایا خاکسار نے دست

---

[1] خاتمۃ السوانح، صفحہ نمبر ۵

مبارک کو بوسہ دیا شفقت سے بشاشت ظاہر فرمائی ۔ [1]

حضرت تھانویؒ نے شدید بیماری کے عالم میں بھی تادم آخر نظم و ضبط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا حتی الامکان مرتب کردہ قواعد و ضوابط کی پابندی فرماتے رہے بقول ۔

علامہ سید ندوی ۔

اس ضعف و اضمحلال کی حالت میں بھی مجلس کا وقار، نظم و ضبط اور اصول و قواعد کی پابندی بدستور جاری تھی اور اخیر لمحۂ حیات تک اس میں فرق نہیں آیا ۔ [2]

جیسا کہ صاحب اشرف السوانح لکھتے ہیں :۔

"کہ باوجود صرف پوست و استخوان رہ جانے کے جس وقت غنودگی سے چونکتے ہوش و حواس، تدبر و انتظام، تحقیق و تدقیق، ہمہ گیری و رسائی، فکر و استحکام و اصابت رائے وغیرہ جملہ خصوصی اوصاف حضرت والا اپنے اسی بے نظیر امتیازی شان سے نمودار ہونے لگتے جو بحالت صحت ہمیشہ سے تھی ۔ [3]

۷ جولائی ۱۹۴۳ء سے حضرت پر غنودگی طاری رہنے لگی اور استماع ملفوظات سے حاضرین محروم رہنے لگے پھر وفات سے دو چار روز قبل خواجہ عزیز الحسن صاحب سے مصروف قیل و قال رہے بہت ہی عجیب و غریب مضامین بیان فرماتے تھے اور بالآخر فرمایا کہ :۔

" خواجہ صاحب یہ باتیں ہیں لکھنے کی خواجہ صاحب پھر یہ باتیں سننے میں نہ آئینگی

---

[1] یاد رفتگاں (سید سلیمان ندوی) صفحہ ۲۵۷ ۔ [3] خاتمۃ السوانح صفحہ ۵

[2] یاد رفتگاں (سید سلیمان ندوی) صفحہ ۲۵۸ ۔

کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ کہیں اسکا اہتمام نہیں۔

پھر مولانا فضل حق خیر آبادی کا یہ مصرع پڑھا، راند ہو جائیں گے قانون و شفا میرے بعد۔

پھر مولانا عبد السمیع صاحب بیدل کا یہ شعر پڑھا۔[1]

بیدل خستہ کو پاؤ گے کہاں۔ کر لو اسکی مہمانی چند روز۔

(آخری عمل):۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری کلمات کی طرح حضرت تھانویؒ کی بھی آخری فکر نماز اور حقوق کی تھی آپؒ خواجہ صاحب سے آخری ایام میں فرماتے تھے کہ،

"مجھے دو چیزوں کا بہت خیال ہے نماز کا اور حقوق کا"

اسی لئے حضرت تھانویؒ نے اخیر وقت تک ایک نماز بھی قضا نہیں کی بالآخر جب سر کنے کی بھی طاقت نہ رہی تو لیٹے لیٹے تیمم اور اشاروں سے نماز ادا فرمانے لگے اور آخری غشی اور انتقال سے تھوڑی دیر پہلے دریافت فرمایا کہ مغرب میں کیا دیر ہے عرض کیا گیا کہ دس منٹ ہیں فوراً مکرر استفسار فرمایا کہ وقت کے آنے میں یا وقت کے جانے میں آخری وقت میں بھی آپ کی اس شان تدقیق سے سب حیران رہ گئے اسی طرح آپ نے آخری وقت امانتوں کا صندوقچہ طلب فرمایا گھر کی خواتین رونے لگیں کہ حضرت مایوس کن باتیں کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں مایوسی سے تھوڑا ہی کہہ رہا ہوں، حقوق العباد کا معاملہ ہے اور اللہ کا حکم ہے اس لئے

[1] خاتمۃ السوانح۔ صفحہ ۳۳

سب امانتوں کا سمجھا دینا ضروری ہے آپ امانت کی رقم ہاتھ میں لے کر خود گننے کی
کوشش کر رہے تھے زبان لڑکھڑا رہی تھی کہ اتنے میں آپ پر غشی طاری ہو گئی اور
امانت کی رقم آپ کے سینے پر بکھر گئی :-

پھر ۱۹ جولائی ۱۹۴۳ء کو کھل کر اجابت آجانے کی وجہ سے طبیعت ذرا سنبھلی اور
بعد از ظہر حکیم عبدالمجید لکھنوی دیکھنے آئے تو ان سے حضرت نے خود نہایت
انشراح و قوت کے ساتھ حالات بیان فرمائے حکیم صاحب نے بھی اطمینان
کا اظہار فرمایا غرضیکہ اس دن سب کو افاقہ کا دھوکہ رہا :-

— ۔ ۔ —

(یوم ارتحال)

۱۶ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء یوم سہ شنبہ کو صبح
سے حضرت اقدس فرمانے لگے کہ آج تو ہاتھ پیروں کی جان سی نکل گئی
ہے ظہر کے بعد سوءِ تنفس پیدا ہو گیا فرمایا کہ اتنی شدید تکلیف مجھے
عمر بھر نہیں ہوئی مگر کراہنے کی بجائے لفظ اللہ اس انداز سے فرمایا کہ
سب کو کچھ تشویش سی ہوئی مگر گھبراہٹ کے آثار قطعاً نہیں پائے جاتے
تھے اسی وقت کیا تمام بیماری کے دوران میں کوہ استقلال بنے رہے
اور اتنی شدید و مدید علالت کی ساری تکالیف کو مردانہ وار صبر و
سکون سے برداشت فرماتے رہے غرضیکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت
اقدس کو یہ محسوس ہو گیا تھا کہ یہ میرا آخری دن ہے آپ کو بتلایا گیا
کہ شام کو حکیموں نے چوزوں کی یخنی میں چاول ڈالنے کی اجازت دے دی ہے
تو فرمایا کہ چاہے میں اس وقت تک رہوں ہی نہیں اسی طرح چھوٹی پیرانی
صاحبہ سے فرمایا کہ آج تو ہم جا رہے ہیں انہوں نے پوچھا کہاں؟ فرمایا کیا تم
نہیں جانتیں! آخری غشی سوا گھنٹہ طاری رہی اس کے بعد اخیر تک
ہوش نہ آیا البتہ سانس تیزی سے اور آواز کے ساتھ چلتا رہا، مولانا ظفر احمد
صاحب عثمانی لیسین شریف پڑھتے رہے اور آب زم زم چمچہ سے دہن مبارک

میں ڈالتے رہے خسرو دربار اشرفیہ خواجہ عزیز الحسن صاحب و دیگر حضرات نہایت
حسرت سے حضرت کے اس دنیا سے رخصت ہونے کا نظارہ بے بسی کے عالم میں کھڑے
دیکھ رہے تھے کہ مستورات نے پردہ چاہا اعزہ اندر رہے اور باقی حضرات نماز
عشاء ادا کرنے چلے گئے :۔[1]

مولانا عبدالماجد دریاآبادی لکھتے ہیں کہ ۔

"کسے خبر تھی کہ ساعت موعود اتنی قریب آگئی تھی آفتاب علم و عرفان کی
آخری کرنیں بھی روپوش ہونے کو تھیں اللہ کی رحمت نااہلوں اور ناقدروں
لوگوں سے واپس لی جارہی تھی رسول اسلام کا ایک سچا جانشین اپنے مالک
و مولا کے دربار میں حضوری کے لیئے بے قرار ہو رہا تھا لشکر اسلام کا سب سے بڑا
جرنیل دین کے ہر ہر محاذ ہر ہر معرکہ ہر ہر مورچہ کا دلاور اپنے جسم کا پورا پورا
دین کی راہ میں چور چور کیئے ہوئے قلب خاشع، نفس مطمئنہ کے ساتھ ساتھ
عالم ناسوت کی بالکل آخری منزلوں سے گزر رہا تھا :۔[2]

حضرات ابھی عشاء کی نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ آپؒ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے:۔

۔:(إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ):۔

—۰—

[1] سیرت اشرف ۔ (منشی عبدالرحمان خان) جلد ۲ صفحہ ۱۳۶

[2] حکیم الامت ۔ صفحہ ۵۹۱

:(تجہیز و تکفین):-

حضرت تھانوی کے انتقال کی اطلاع عام کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف گردو نواح کے اہل خصوصیت امنزہ اور سہارنپور کے احباب کو دو آدمی بھیج کر اطلاع کروائی تھی لیکن پورے علاقہ میں یہ خبر بجلی کی طرح ہر طرف پھیل گئی اور متعلقین و معتقدین دیوانہ وار ہزاروں کی تعداد میں تھانہ بھون پہنچنا شروع ہو گئے اور سہارنپور سے شرکت کرنے والوں کے اژدھام کی وجہ سے محکمہ ریلوے کو ایک اسپیشل ٹرین سہارنپور تا تھانہ بھون چلانی پڑی۔ مولانا شبیر علی صاحب کی زیر نگرانی متعدد علماء صلحاء نے سنت کے مطابق حضرت کو غسل دیا اور جنازہ تیار کر کے باہر لائے جہاں ایک عجیب کہرام مچا ہوا تھا، کوئی رو رہا تھا کوئی چیخیں مار رہا تھا ایک عجیب رقت انگیز منظر تھا جس سے آسمان بھی متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور جونہی جنازہ گھر سے باہر نکلا اس نے ترشح کے ذریعہ اس مجدد الملت کو آخری خراج تحسین پیش کیا دفن تک بادل چھائے رہے اور تمام راستے میں ترشح سے خوب چھڑکاؤ سا ہو گیا بے پناہ ہجوم کے پیش نظر چارپائی کے ساتھ دو لمبے بانس باندھ دیئے گئے اور چارپائی اٹھانے پر تو مستقل آدمی تعینات کر دیئے گئے اور لوگوں کو بانسوں کی مدد سے کندھا دینے کی ہدایت کی گئی

مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی نے جنہیں نماز جنازہ پڑھانے کی پہلے سے بشارت ہو چکی تھی نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت کو "قبرستان عشقبازاں" کے وسط میں آخری نیند سلا دیا گیا جو حضرت نے خود زمین خرید کر وقف کیا تھا علامہ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں :-

ایک زمین لیکر اس کو تکیہ یا قبرستان خاص بنا کر وقف کر دیا تھا ایک مختصر سے احاطہ کے اندر ایک زمین گھیر دی گئی تھی جس میں کچھ درخت بھی لگا دیئے گئے تھے چھوٹی سی مسجد اور ایک مختصر سا سائبان بھی اس میں ہے اس میں دوسرے اعزہ اور خدام بھی آسودہ ہیں اسکے بیچ میں اس مخدوم کی استراحتِ ابدی کے لیئے زمین چنی گئی :-[1]

حضرت تھانویؒ کے لیئے کوئی بڑا پُرشکوہ مزار نہیں تعمیر کیا گیا آپ کے مزار کی سادگی کا نقشہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے یوں کھینچا ہے :-

" اسٹیشن سے مزار کا فاصلہ ہی کتنا پورے دو فرلانگ بھی تو نہیں اور مزار؟ آہ مزار؟ نہ کوئی بلند گنبد، نہ کوئی کلس دار قبہ، نہ چار دیواری، نہ آستانہ نہ جنگلہ، نہ کٹہرا ایک اوسط درجہ کی وسعت کا باغ ایک سمت میں ایک مختصر پُر فضا عمارت وسط باغ میں چند گز مربع کا ایک مطمح تختہ اور وہی اللہ کے اس شیر کی خواب گاہ، نہ شامیانہ، نہ چھت صرف آسمان

[1] یادِ رفتگاں ۔ (سید سلیمان ندوی) صفحہ ۲۷۵

کی کھلی ہوئی چھت کے نیچے ایک نیچی سی کچی تربت سادگی کی تصویر، صاحب قبر کی بے نفسی کا آئینہ نہ لوح نہ کتبہ نہ پھول نہ چادر چند قدم کے فاصلے پر وصل بلگرامی مرحوم، اور دوسرے مخلصین پیشوائی کے شوق میں پہلے ہی سے پہنچے ہوئے، شیخ کی قبر ان سب سے نیچی پست، زندگی میں بھی تو اپنے آپ کو اپنے متوسلین سے پیچھے رکھتے تھے۔[1]

—:0:—

[1] حکیم الامت، صفحہ ۵۹۶

تفصیلی فہرست تصنیفات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱)

متعلقہ علوم قرآن

مولانا اشرف علی

تھانوی رح کی خدمات

علومِ قرآن

میں

آداب القرآن

اس رسالہ میں ان کوتاہیوں اور بے اعتدالیوں کا ذکر ہے جو آجکل قرآن کریم کے متعلق اکثر واقع ہوتی ہیں نہایت قابل قدر ہدایات، طرق اصلاحات اور مفید تنبیہات کا مجموعہ ہے جس کے مطالعہ کے بعد صحیح معنوں میں قرآنی فیوض و برکات سے استفاضہ کیا جاسکتا ہے۔

اصلاح ترجمہ دہلویہ

مسائل شرعیہ اور عقائد اسلامیہ کے بارے میں ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی نے قرآن مجید کے ترجمہ میں جو غلطیاں کی ہیں حضرت تھانویؒ نے اس کتاب میں ان غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اس طرح اصلاح فرمائی تاکہ مسلمان مغالطہ سے محفوظ رہیں

اصلاح ترجمہ حیرت

اس رسالہ میں ان غلطیوں کی اصلاح کی گئی ہے جو مرزا حیرت دہلوی نے قرآن کریم کے ترجمہ میں کی ہیں قرآن فہمی کے شائقین کے لئے گمراہی سے بچنے کے لئے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

احسن الاثاث فی النظر الثانی فی التفسیر المقامات الثلاث

سورہ بقرہ کی تین آیات کی تفسیر پر نظر ثانی فرماکر جو مضمون تحریر فرمایا ہے یہ رسالہ اسی تحریر کا مجموعہ ہے

الہادی للحیران فی وادی تفصیل البیان

مضامین مختلفہ کے اعتبار سے قرآن مجید کی تبویب پر مشتمل کتاب تفصیل البیان فی مقاصد القرآن۔ کے مصنف نے اپنی یہ کتاب حضرت تھانویؒ کی خدمت میں اظہار رائے بطور تقریظ کے لیے بھیجی جس پر حضرت تھانویؒ اور آپ کے دوست مولانا حبیب احمد کیرانوی نے تقاریظ لکھیں اور کتاب میں جو شرعی نقائص تھے انکی نشاندھی فرمادی یہ رسالہ ان تقریظی مضامین کا مجموعہ ہے۔ امداد الفتاوی ج۔ ۶ صفحہ ۲۲۳ میں مندرج ہے

العنوان فی آیتی سورۃ الامتحان

سورہ ممتحنہ کی دو آیتوں میں بظاہر باہم تقابل اور تضاد معلوم ہوتا ہے حضرت تھانویؒ نے اس تقابل کو دور فرمایا ہے اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اس تقریر کو ضبط فرمایا ہے

☆ الترتیب اللطیف فی قصۃ الکلیم الحنیف ☆

قرآن کریم میں کئی مقامات پر حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ اور حضرت ابراہیم خلیلؑ اللہ کے قصے آئے ہیں اس کتاب میں ان تمام قصوں کو قرآنی ترتیب کے موافق مرتب کیا گیا ہے ایمان میں زیادتی اور تازگی پیدا کرنے کیلئے ان کا مطالعہ انتہائی مفید ہے ☆

☆ التواجہ بما یتعلق بالتشابہ ☆

یہ رسالہ متشابہات کی بحث پر مشتمل ہے جسمیں متشابہ کی تمام قسمیں اور ان کا حکم بیان کیا گیا ہے تفسیر بیان القرآن میں سورہ آل عمران کے اوائل میں درج ہے اس کے علاوہ مکمل رسالہ۔ بوادر النوادر۔ (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۸۱۱ تا ۸۱۹ میں بھی طبع ہوا ہے یہ رسالہ ۱۳۵۲ھ میں لکھا گیا تھا ☆

☆ التدقیق الجلی فی تحقیق النون المخفی ☆

یہ مضمون نون مخفی کی تحقیق میں ہے کیونکہ نون مخفی کی ادائیگی میں کتابوں سے جہاں تک پتہ چلتا ہے تقریباً نصف صدی سے اب تک قراء اس طرح

لکھتے اور ادا کرتے چلے آرہے ہیں کہ نون کا مخرج ادا نہ ہو صرف غنّہ مابعد کے مخرج سے ممتزج ہو کر نکلے جیسے اردو میں۔ پنکھا۔ جنگ رنگ وغیرہ اور اتنی شائع زائع ہوئی کے عرب و عجم سب اس میں مبتلا ہوگئے حالانکہ یہ درست نہیں ہے بلکہ اس طرح ہونی چاہیئے کے نوک زبان نون ہی کے مخرج میں نہایت ضعف کے ساتھ لگے یعنی اتصال جس میں نہایت ضعیف ہو اس رسالہ میں حضرت تھانویؒ نے صحیح صورت کو مدلل بیان فرمایا ہے۔ اصل میں رسالہ کا مضمون حضرت تھانویؒ کے شیخ قاری عبدالرحمٰن مکی الہ آبادی کا ہے حضرت تھانویؒ نے مختصر تغییر لفظی کے معمولی توضیح و تشریح فرمائی ہے یہ رسالہ۔ امداد الفتاوی ج۔۱ صفحہ ۲۱۷ میں مندرج ہے

۲ ترجمہ قرآن کریم ۲

اردو زبان کے تراجیم میں سے یہ ترجمہ انتہائی سلیس با محاورہ اور عام فہم ہے صحیح اور مستند ہونے کی وجہ سے خواص و عوام میں بہت معروف ہے خود حضرت تھانویؒ تفسیر بیان القرآن کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ ترجمہ میں خالص محاورات استعمال نہیں کیے گئے اس لیے کے ہر مقام کے محاورات دوسرے مقام سے مختلف ہوتے ہیں اور عام لوگوں کے لیے ایک دوسرے کے محاورات کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے اس لئے محاورات کو چھوڑ کر کتابی زبان لی ہے جس میں فصاحت کے ساتھ ساتھ سلاست بھی ہے۔ مختلف اداروں اور مطابع کی طرف سے قرآن کریم کے ساتھ ساتھ بین السطور طبع ہوا ہے ۔

۔ تفسیر بیان القرآن ۔

تفسیر بیان القرآن۔ علم تفسیر کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے جس کو حضرت تھانویؒ نے ایک مخصوص اور منفرد انداز میں تحریر فرمایا ہے اس کی تحریر کا داعیہ اس وقت پیدا ہوا جب بعض لوگوں نے

محض تجارتی طرز پر بڑی بے احتیاطی کے ساتھ قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے شروع کر دیے جن میں اکثر مضامین شرعی قواعد کے خلاف داخل کر دیئے جس کی وجہ سے عام مسلمانوں کو حاصل نقصان پہنچا اگرچہ کئی چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ذریعہ بھی ان من گھڑت تراجم کے مفاسد پر مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا۔ لیکن ترجمہ بینی کے عمومی رجحان کے پیش نظر یہ ضروری خیال کیا گیا کہ ایک ترجمہ اور تفسیر مسلمانوں کے سامنے پیش کی جائے تاکہ ترجمہ بینی کے شائقین اس میں مشغول ہو کر تراجم مخترعہ سے بے التفات ہو جائیں اگرچہ اسلاف محققین کے بھی بہت سے تراجم و تفاسیر ہر اعتبار سے کافی ووافی موجود تھے لیکن عربی یا فارسی سے عام لوگوں کی عدم واقفیت اور بعض تراجم میں انتہائی اختصار یا زبان میں تبدیلی وغیرہ جیسے اعذار ان سے دلچسپی کی راہ میں رکاوٹ تھے اس صورتحال میں مناسب تھا کہ کوئی جدید ترجمہ پیش کیا جائے جس کی زبان طرز بیان اور تعبیر مضامین میں قارئین کے مذاق کو ملحوظ رکھا جائے اسی جذبہ کے پیش نظر حضرت تھانویؒ نے ماہ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ کے آخر میں تفسیر بیان القرآن تحریر فرمانا شروع کر دیا ابتدائی ربع

پارہ کی تفسیر لکھنے کے بعد بعض اتفاقات وتقیہ کی وجہ سے کام موقوف ہوگیا پھر طویل توقف کے بعد وسط محرم الحرام سنہ ۱۳۲۳ھ سے دوبارہ لکھنا شروع کیا اور کام مکمل کیا پھر پہلی بار تفسیر بیان القرآن سنہ ۱۳۲۶ھ میں شائع ہوئی پھر دوسری اشاعت کے موقع پر چند تبدیلیاں کی گئیں مثلاً بعض مقامات جو حضرت تھانویؒ کی خود اپنی نظر ثانی اور مطالعہ سے اور بعض مقامات دوسرے اہل علم احباب کی توجہ سے قابل ترمیم واضافہ معلوم ہوئے ایسے مقامات میں ترمیم اور اضافہ کیا گیا ان مقامات کا ایک معتد بہ حصہ بترجیح الراجح ۔ میں شامل ہے شائع ہوچکا ہے اسی طرح پہلی اشاعت میں حواشی وغیرہ کی طرز تحریر میں بعض مقامات پر حضرت تھانویؒ کی تجویز کے خلاف ترمیم کردی گئی تھی جو حضرت تھانویؒ کو ناپسند تھی دوسری اشاعت میں اسکی بھی اصلاح کردی گئی اسی طرح بعض اہل علم نے متعدد مقامات کے متعلق کچھ عبارتیں بطور حاشیہ لکھ کر پیش کی تھیں ان کو بھی حاشیہ میں داخل کردیا گیا۔ اور قرآن کریم کے متعلق حضرت تھانویؒ کے مشہور اور مفید رسالے۔ مسائل السلوک من کلام ملک الملوک۔ اور وجوہ المثانی مع توجیہ الکلمات والمعانی۔ کو بھی شامل کرلیا گیا اوّل الذکر عربی زبان کا ایک

رسالہ ہے جس میں تصوّف اور سلوک کے اھم مسائل کو قرآن مجید سے ثابت کیا گیا ہے پھر چونکہ یہ رسالہ عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے عام فہم نہیں تھا اس لئے عمومی فائدے کی غرض سے اس کا اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا جس کا نام ہے رفع الشکوک فی ترجمہ مسائل السلوک اصل عربی اور اردو ترجمہ دونوں کو حاشیہ میں لکھ دیا گیا ہے۔ ثانی الذکر رسالہ وجوہ المثانی بھی عربی زبان کا ایک رسالہ ہے جس میں قرآن کریم کی قرائات مشہورہ کے اختلافات کو سور قرآنیہ کی ترتیب سے نہایت آسان عربی زبان میں جمع فرمایا ہے اور اس رسالہ کا جس قدر مضمون جس جلد کے متعلق تھا اسکو ھر جلد کے آخر میں درج کر دیا گیا ہے غرض یہ کہ اشاعت ثانی کے موقع پر ضروری اضافہ و ترمیم کے ساتھ تفسیر کو بہمہ وجوہ مکمل کر لیا گیا اسی لئے حضرت رح نے خود اس تفسیر کا نام ,مکمل بیان القرآن, تجویز فرمایا۔ علاوہ ازیں آپکی بعض تقریرات جو آپ کے ہمشیرزادہ مولوی سعید احمد مرحوم نے آپ سے تفسیر کے مختلف مقامات پڑھتے وقت ضبط کر لیے تھے ان تقریرات کے مجموعہ کو بھی ,بیان, کے عنوان سے حاشیہ میں لکھ دیا ہے اس تفسیر کے لکھتے وقت۔ تفسیر بیضاوی، جلالین، تفسیر رحمانی، اتقان، معالم التنزیل، روح المعانی، مدارک، خازن، تفسیر فتح المنان،

تفسیر ابن کثیر، لباب، درمنثور، کشاف، قاموس، اور دیگر کئی تراجم سے استفادہ کیا گیا اور بوقت ضرورت کتب حدیث فقہ وسیر کی طرف مراجعت بھی کی گئی حکیم الامت نے اس تفسیر میں بامحاورہ سلیس اور آسان اردو ترجمہ تحت اللفظ کی رعایت کے اہتمام سے تحریر فرمایا ہے پیچھے کے جدول میں، اللغات، النحو، البلاغہ، اختلاف قرأۃ، الکلام، الفقہ الروایات اور ملحقات ترجمہ وغیرہ کے عنوانات قائم کر کے ان کے ضمن میں بالترتیب حل لغات، ضروری ترکیب نحوی، وجوہ بلاغت، اختلاف قرأت جدید اور قدیم علم کلام اور مسائل فقہیہ کا ذکر فرمایا ہے اور روایات صحیحہ کے التزام کے ساتھ ترجمہ فرمایا اور ترجمہ کے نکات بیان فرمائے ہیں علاوہ ازیں اگرچہ ابتداء میں تقریر ربط کا التزام نہیں فرمایا لیکن سورہ مائدہ سے تقریر ربط کا خاص اہتمام فرمایا گیا ہے۔

تفسیر بیان القرآن کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ نے بارہ جلدوں میں تقسیم فرمایا ہے ہر جلد اڑھائی پارہ پر مشتمل ہے جس کی ترتیب اسطرح ہے جلد ۱ سورۃ فاتحہ تا سورۃ البقرہ جلد ۲ سورۃ آل عمران تا سورۃ نساء جلد ۳ سورۃ مائدہ تا سورہ انعام جلد ۴ سورۃ اعراف تا سورہ توبہ جلد ۵ سورۃ یونس تا سورہ رعد جلد ۶ سورۃ ابراھیم تا سورۃ کہف،

جلد ۷ سورۃ مریم تا سورۃ مومنون۔ جلد ۸ سورۃ نور تا عنکبوت جلد ۹
سورۃ روم تا سورۃ الصّافات جلد ۱۰ سورۃ ص تا سورۃ جاثیہ جلد ۱۱
سورۃ احقاف تا سورۃ ممتحنہ جلد ۱۲ سورۃ صف تا آخر ہر جلد کی ابتداء
میں مضامین تفسیریہ اور مضامین منصوصہ قرآنیہ کی فہرست الگ الگ
ذکر کر دی گئی ہے اس کے علاوہ جلد اوّل کے آخر میں حضرت تھانوی رح
نے اپنے رسالہ رفع البنائ فی نفع السمائ کو بھی داخل کر دیا ہے جس میں
آیت مبارکہ الذی جعل لکم الارض فراشا والسمائ بناء کی تفسیر کے ساتھ
منافع سمائ تفصیل سے بیان کیے ہیں

✿ خصوصیات تفسیر بیان القرآن ✿

حضرت تھانوی رح نے بیان القرآن کے مقدمہ میں خطبہ تفسیر بیان القرآن
اور ذکر بعض امور مرعیہ ملتزمہ در تحریر تفسیر ھذا، کے نام سے دو
عنوانات قائم کرکے ان کے ضمن میں تفسیر بیان القرآن کی خصوصیات اور
بہت سے التزامات کا ذکر کیا ہے جن کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے ✿

✿ نفس ترجمہ کے علاوہ ایسے مضامین جن پر ترجمہ کی توضیح موقوف تھی
یا مضمون قرآن سے کوئی شبہ پیدا ہو تو اس کا جواب یا مضامین قرآنیہ
کسی مشہور تحقیق کے خلاف معلوم ہوتے تو اس کی تحقیق یا اسی قسم

کی دوسری تفسیری عبارت کو ۔ ف ۔ کا نشان دیکر تحریر فرمایا ہے
۲۔ تمام سورتوں اور آیات میں ھر سورۃ اور آیت کا ربط ما قبل کے ساتھ
نہایت آسان اور سہل انداز میں بیان کیا ہے اور اکثر سورتوں کے شروع
میں ان کا خلاصہ بھی بیان کر دیا گیا ہے ۳۔ جن آیات کی تفسیر مضامین
کے تناسب، تقارب اور اتحاد کی وجہ سے ایک جگہ مجتمع کر کے لکھی گئی ہے
انکے شروع میں ایک جامع عنوان بطور سرخی کے لکھ دیا گیا ہے جس
سے اجمالاً ان تمام آیات کا خلاصہ ذھن میں مستحضر ہو جانے کی وجہ
سے مفصل تفسیر کے وقت زیادہ نفع ہوتا ہے پھر ان آیات کی تفسیر
ایسے طور پر کی گئی ہے سب ایک مسلسل تقریر معلوم ہوتی ہے
جن روایات پر تفسیر کو مبنی کیا ہے ان میں روایات کی صحت کا التزام
کیا گیا ہے البتہ وہ تفسیری مقامات جہاں تفسیر کسی روایت پر مبنی نہ
تھی بلکہ لفظ قرآنی فی نفسہ اس وجہ کو محتمل تھا ایسے مقامات میں تقویت
احتمال کیلئے روایات میں اشتراط صحت سے تسامح کیا گیا ہے۔ شبہات کا جواب
دینے میں صرف ان شبہات کو خاص کیا ہے جن کا منشأ کوئی دلیل صحیح تھی
جیسے کوئی آیت یا کوئی حدیث یا کوئی امر ثابت بالعقل یا بالحس وغیرہ
اور جن شبہات کا منشأ امر صحیح نہیں ہے ایسے شبہات چونکہ دعویٰ بلا دلیل

کی طرح ہیں اور انکے جواب ہیں چونکہ طلب دلیل ہی کافی ہے اسلیئے
ایسے شبہات کے جواب دینے سے تعرض نہیں کیا گیا اور بہت سے شبہات نفس
تقریر ترجمہ سے مندفع ہو گئے ہ کوئی مضمون ضرورت سے زائد نہیں لکھا
مگر شاذ و نادر کسی خاص فائدے کیلئے ہ ترجمہ میں اتباع محاورہ کی بنسبت
ترکیب کی رعایت کی گئی ہے ہ کتب سماویہ سابقہ کے متعلق مباحث و
مضامین تفسیر حقانی سے نقل کیئے گئے ہیں اس لئے بقول صاحب بیان القرآن
ان کی نظر ان مباحث پر نہیں ہے ہ تفسیر میں دو یا تین مقامات ایسے ہیں
کہ وہاں حضرت حکیم الامت کو ان کی چاہت اور مزاج کے مطابق شرح صدر
نہ ہوسکا انہوں نے ان مقامات کی تصریح کر دی ہے تاکہ اگر کسی کو ان مقامات
کی تفسیر میں کوئی اس سے اچھی اور بہتر تفسیر اور تقریر میسر ہو جائے تو اسی
کو راجح سمجھے ہ مسائل فقہیہ و کلامیہ کی ہر آیت کے متعلق اسی قدر
تحقیق پر اکتفا کیا گیا ہے جس پر قرآن کی تفسیر موقوف تھی ہ
جو مضامین تفصیل و تحقیق کے زیادہ قابل ہیں اور کئی جگہ آئے ہیں انکو
ایک جگہ مفصل لکھ کر دوسری جگہ پر اس پہلی جگہ کا حوالہ دیدیا گیا ہے
یا پہلی جگہ اس دوسری جگہ کا وعدہ کیا گیا ہے ہ تفسیر میں ہر جگہ سلف
صالحین کا اتباع کیا گیا ہے اور متأخرین کے ایسے اقوال جو سلف کے خلاف تھے

انکو ترک کر دیا گیا ہے ٥ جہاں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں ان میں سے
جنکو روایت یا ذوق عربیت سے راجح سمجھا صرف اسی کو اختیار کیا گیا
سب اقوال کو نقل نہیں کیا البتہ کسی مقام پر دونوں وجہیں مساوی معلوم
ہوئیں تو دونوں کو نقل کر دیا گیا ٥ از کیا اور علماٗ کی دلچسپی کیلئے مدلولات
آیات کی تقریر میں قواعد میزانیہ اور منطقیہ کی مراعات کی گئی ہے ٥
بہت سے ضروریہ و لطیفیہ امور ترجمہ و تفسیر میں ایسے ملیں گے جو بیان سے
خیال میں نہیں آسکتے مطالعہ پر ان کو حوالہ کیا جاتا ہے ٥ وہ لطائف اور
نکات جن کو تفسیر میں دخل نہیں تھا اور نہ وہ مقصود بالقرآن تھے بالکلیہ
مہجور کر دیا گیا ہے اور مقصود اصلی حلِ قرآن کو رکھا گیا ہے ٥ جن آیات کی
تفسیر میں حدیث مرفوع آئی ہے اس کے مقابلہ میں کسی کا قول نہیں لیا گیا
٥ ترجمہ میں خالص محاورات استعمال نہیں کیئے گئے اس لیئے کہ ہر مقام کے محاورات
دوسرے مقام کے محاورات سے مختلف ہوتے ہیں اور عام لوگوں کے لیے ایک دوسرے
کے محاورات کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے اس لیئے محاورات کو چھوڑ کر کتابی زبان لی ہے
جس میں فصاحت کے ساتھ ساتھ سلاست بھی ہے ٥ مطلب قرآنی کہیں
تو اسطرح کی ہے کہ مضمون کا ارتباط خود ظاہر ہو جائے اور کہیں ایک سرخی
ربط کی لکھ کر اس کی تقریر کر دی گئی ہے ٥ اختلافیات کی تفسیر میں

صرف مذہب حنفی لیا گیا ہے اور دوسرے مذاہب بشرط ضرورت حاشیہ میں
لکھ دیئے گئے ہیں ٥ جو حواشیٔ عربیہ کے مضامین ہیں وہ افادہ خواص کیلئے
ہیں جس میں مکیت ۔ مدنیت ۔ سور و آیات ، روایات اور اختلاف قرأت
غیر مشہور لغات ضروری وجوہ بلاغت ۔ متعلق ترکیب ، فقہیات ،
کلامیات اور اسباب نزول وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے جس کو متوسط
درجہ کا طالبعلم بے تکلف سمجھ سکتا ہے خاص طور پر درس تدریس
کے وقت یہ حاشیہ انتہائی مفید ہے اور اس کی عبارت عربی زبان میں
اس لئے تجویز کی ہے کہ عوام اس کو دیکھنے کی ہوس ہی نہ کرے ورنہ زبان
سمجھنے کے باوجود مضامین کا نہ سمجھنا عوام کیلئے پریشانی کا باعث بنتا ٥
بعض مقامات پر تفسیری تقریر کسی قدر تنگ ہے اگرچہ اس کی کفایت میں
کوئی خلل نہیں البتہ کم استعداد لوگوں کو اہل علم سے اس کے حل اور توضیح کی
حاجت ہوگی اسی طرح بعض جگہ ایسے مضامین بھی آگئے ہیں کہ ان کا سمجھنا
اہل علم کے ساتھ مخصوص ہے اسی بنا پر حضرت تھانویؒ نے اس بات کی تاکید
فرمائی کہ اس تفسیر کو اوّل سے آخر تک کسی عالم سے سبقاً پڑھ لیا جائے اور جو
مضمون السپر بھی سمجھ میں نہ آئے تو اس مضمون کو علم درسیہ پر موقوف سمجھا
جائے اور یہ امر تو یقینی ہے کہ تفسیر بیان القرآن سے پورا لطف حاصل کرنے کیلئے

علوم شرعیہ متعارفہ میں مہارت شرط ہے ۵ مذکورہ التزامات کی ضرورت
چونکہ تدریجاً پیش آتی رہی اس لیئے اول اجزاء میں بعض التزامات
کی رعایت متروک ہے بالخصوص اول جلد چونکہ متصلاً نہیں لکھی گئی بلکہ
درمیان میں فترات و وقفات اتفاقیہ واقع ہوتے رہے اس لیئے اوّل
جلد اور بقیہ جلدوں میں طرزِ وضع کے اعتبار سے کسی قدر تفاوت بھی
ہے جو بنظر غائر معلوم ہوتا ہے

اصطلاحات تفسیریہ =

اس تفسیر کی اصطلاحات یہ ہیں کہ جو عبارت خطوط ہلالیہ سے خارج ہے وہ
ترجمہ ہے اور جو خطوط ہلالیہ کے اندر محصور ہے وہ ترجمہ سے زائد ہے۔
اس فارق کے کافی ہونے کے باوجود مزید احتیاط و توضیح کیلئے ترجمہ پر
خط بھی کھینچ دیا ہے جو کہ متن کی علامت ہے اور ترجمہ میں اسی پر اکتفا نہیں کیا
بلکہ اوپر جہاں قرآن کریم لکھا ہے اس کے نیچے بھی ترجمہ لکھ دیا ہے اور ایک
التزام یہ بھی کیا ہے کہ عربی حاشیہ میں جہاں کسی کتاب کی بعینہ عبارت لی
گئی ہے وہاں اس کتاب کا نام لکھ دیا ہے اور جہاں کچھ مناسب تصرف ہوا
ہے وہاں کتاب کے نام سے قبل لفظ ۔ من ۔ بڑھا دیا ہے اور جس جگہ
استاذی لکھا ہے اس سے مراد مولینا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ اور جہاں مرشدی

لکھا ہے اس سے مقصود حضرت مولینا الحاج محمد امداد اللہ قدس سرہ العزیز ہیں۔ اور جہاں کوئی ماخذ نہیں وہ تفسیر حضرت تھانوی رح کی اپنی رائے اور یادداشت کا مجموعہ ہے

نوٹ :- تفسیر اشرفیہ کے نام سے بنگلہ زبان میں ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

٭٭ تصویر المقطعات لتیسیر بعض العبارات ٭٭

علم تفسیر کی مشہور اور درس نظامی میں شامل کتاب بیضاوی شریف کی عبارات میں بعض حروف مقطعات کا بیان ہے۔ اس رسالہ میں اسکو سلیس عربی زبان میں جمع فرمایا ہے ٭

٭ تنشیط الطبع فی اجراء السبع ٭

یہ رسالہ قرأت سبع کے متعلق ہے، اس میں قرأت سبع اور اس فن کے رواۃ کی تفصیل درج ہے اور چند دوسرے ضروری امور بھی ہیں ٭

☆ تقریر لبعض البنات فی تفسیر لبعض الآیات ☆

حضرت تھانویؒ کے پاس آپؒ کے خاندان کی چند لڑکیاں قرآن مجید پڑھتی تھیں اور اکثر آیات کی تفسیر کو انہوں نے ضبط کرلیا تھا۔ یہ رسالہ اسی تفسیر و تقریر کے مجموعہ کا نام ہے لڑکیوں کیلئے مفید ہے ☆

☆ تبصیر الزجاج ☆

اس رسالہ میں معراج شریف کے متعلق لبعض آیات کی تفسیر اور تحقیق درج ہے اس کے علاوہ محقق العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کا منظوم عربی قصیدہ اور مثنوی معنوی کے لبعض اشعار بھی اس رسالہ میں شامل ہیں ☆

☆ تمہید الفرش فی تجدید العرش ☆

حضرت تھانویؒ نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں سورۃ اعراف کی آیت ۔ اِنَّ ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش الخ کے ضمن میں مسئلہ استوٰی علی العرش ۔ کی جو تفسیر بیان کی معترضین نے اس پر بہت سے اعتراضات کیئے کہ اس تفسیر میں سلف کی مخالفت کی گئی ہے اس رسالہ میں مؤلف نے معترضین کے اعتراضات نقل فرماکر انتہائی شرح وبسط

کے ساتھ تحقیقی جوابات تحریر فرمائیں ہیں اہل علم حضرات کیلئے انتہائی مفید ذخیرہ ہیں یہ رسالہ مؤلف کی شہرہ آفاق کتاب ۔ لوادر النوادر ۔ کا جزبن کر طبع ہوا ہے اور لوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس ۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۶۵۱ تا ۶۸۷ مندرج ہے۔

۔ تجوید القرآن ۔

یہ رسالہ مسائل تجوید کا منظوم رسالہ ہے جسمیں بچوں اور ابتدائی طلبا کیلئے آسان اردو زبان میں تجوید کے قواعد ضروریہ کو منظوم فرمایا ہے عام فہم ہونے کی وجہ سے مبتدی طلبا کیلئے نہایت کارآمد اور مفید ہے دراصل یہ رسالہ مؤلف نے اپنے قیام مکہ معظمہ زادھا اللہ شرفاً کے دوران میں مدرسہ صولتیہ مکہ کے طالب علم حضرات کے واسطے نظم فرمایا تھا اور ابھی تک مدرسہ صولتیہ کے نصاب میں داخل ہے مؤلف نے تجوید القرآن کو سات ابواب پر تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب مخارج حروف میں دوسرا باب صفات حروف میں تیسرا باب نون ساکن و تنوین کے احکام میں ہے اور اس کی پھر پانچ فصول ہیں پہلی فصل اظہار میں دوسری ادغام تیسری اقلاب میں چوتھی اخفا میں اور پانچویں حروف غنہ میں ہے چوتھا باب میم ساکن وغیرہ کے احکام میں

ہے اور اسکی دو فصلیں ہیں فصل اوّل احکام میم میں اور دوسری فصل لام

اَل یعنی لام تعریفی اور لام فعل کے بیان میں ہے

پانچواں باب اقسام مد میں ہے اور اس میں بھی چار فصل ہیں فصل اوّل

مد اصلی و فرعی میں دوسری فصل مد متصل و منفصل اور بدل و لازم کے

احکام کے بیان میں تیسری فصل اقسام مد لازم کے بیان میں اور چوتھی

فصل مقدار مدّات کے بیان میں ہے

چھٹا باب ترقیق و تفخیم حرفوں کے بیان میں۔ اور ساتواں باب استعمال

حروف کی کیفیت اور قرأت کے بیان میں ہے پھر ساتویں باب کی چھ

فصلیں ہیں پہلی فصل بیان کیفیت دوسری سکتہ وغیرہ تیسری فصل

ادغام مثلین و متقاربین و متجانسین چوتھی دال و ذال تائے تانیث لام

ساکن کے بیان میں اور پانچویں روم و اشمام اور چھٹی فصل متفرقات میں ہے

٭ تقدیس القرآن المنیر عن تدلیس التصاویر ٭

یہ ایک استفتاء کا جواب ہے جسمیں آپ سے پوچھا گیا تھا کہ ایک شخص نے قرآن

کریم کا ترجمہ کیا ہے اور سورۃ کہف۔ سورۃ یوسف وغیرہ میں واقعہ کے مطابق

تصاویر بھی دی گئی ہیں کیا یہ ترجمہ بالصویر جائز ہے یا ناجائز اس رسالہ میں اس فعل

کا ناجائز ہونا ثابت کیا ہے۔ لوادر النوادر کے صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۰ میں مندرج ہے

تقصیر فی التفسیر

بعض علماء نے قرآن مجید کی تفسیر لکھنے میں بعض آیات قرآنی کی تفسیر میں رائے اور قیاس کو دخل دیا ہے اور بعض مقامات میں تاویلات بعیدہ سے کام لیا ہے اس رسالہ میں ان پر تنبیہ فرمائی ہے

جمال القرآن

علم تجوید کے قواعد اور مسائل میں جمال القرآن نہایت مشہور و مقبول
رسالہ ہے اور تقریباً تمام مدارس کے نصاب تجوید میں شامل ہے
نہایت آسان اور سہل اردو میں اختصار اور جامعیت کے ساتھ
فن تجوید کی ضروریات پر مشتمل ہے یہ رسالہ حضرت تھانویؒ نے مدرسہ
قدوسیہ گنگوہ شریف کے مہتمم مولانا حکیم محمد یوسف صاحب کی
فرمائش پر تالیف فرمایا اور اس رسالہ کا مأخذ حقیقۃ التجوید
از مولانا قاری محمد خراسانی ۲ جہد المقل از علامہ شیخ مرعشیؒ
۳ درۃ الفرید از شیخ عبد الحق محدث دھلوی ۴ تعلیم الوقف از مولینا
حافظ قاری عبد اللہ مکیؒ اور بالخصوص ھدیۃ الوحید از قاری
عبد الوحید صاحب صدر مدرس درجہ قرأت مدرسہ عالیہ دیوبند
ہیں حضرت تھانویؒ جمال القرآن کے مقدمہ میں خود بیان فرماتے ہیں
کے کہیں کہیں قرأت کے دوسرے رسالوں سے بھی کچھ لیا گیا ہے وہاں
ان رسالوں کا نام لکھ دیا ہے وہاں پر جہاں اپنی یاد داشت سے کچھ لکھا
ہے وہاں کوئی نشانی بنانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی بس جہاں کہیں
کسی کتاب کا نام نہ ہو وہ یا ہدیۃ الوحید کا مضمون ہے اگر اس میں

موجود ہو ورنہ احقر کا مضمون ہے

اس رسالہ میں مضامین کو۔لمعات۔کیساتھ ملقب کیا گیا ہے
اور اس میں کل چودہ ۱۴ لمعات ہیں اسی لیئے رسالہ ھٰذا کے نام اور
مضامین کے القاب کی طرح ختم رسالہ پر مؤلف نے لمعات اور
ان کی تعداد میں بھی ایک عجیب مناسبت بیان فرمائی ہے وہ
یہ کے لمعہ کے معنیٰ چمک اور روشنی کے آتے ہیں تو چودہ لمعات کی
تعداد میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح چاند کی روشنی چودھویں
رات کو مکمل ہوجاتی ہے اسی طرح علم تجوید کے متعلق مضامین و مسائل
کی علمی روشنی بھی بقدر ضرورت چودھویں لمعہ پر پوری ہوگئی

چودہ لمعات کی تفصیل

پہلا لمعہ علم تجوید کی تعریف میں ہے دوسرے لمعہ میں تجوید کی
ضد یعنی لحن کے معنیٰ، لحن کی قسمیں، لحن جلی کی صورتیں اور مثالیں
لحن خفی کی صورت اور جلی و خفی دونوں کا حکم بیان فرمایا ہے
تیسرے لمعہ میں مؤلف نے اعوذ اور بسم اللہ پڑھنے کا محل و موقعہ
اور الفاظ استعاذہ اور حکم استعاذہ کو بیان فرمایا ہے
چوتھے لمعہ میں مصنف نے حرفوں کے مخارج بیان کیئے ہیں جو تجوید کا پہلا

جزو ہے اور یہ باب تجوید کے بابوں میں سے اہم باب ہے

پانچویں لمعہ میں حروف کی صفات لازمہ اور ان کے صفات کے معنیٰ بیان کیے ہیں۔ چھٹے لمعہ میں صفات عارضہ یعنی محسّنہ و مُحلّلہ کو بیان فرمایا ہے سالویں لمعہ میں لفظ اللہ کے لام کی صفات کا ذکر ہے

آٹھویں لمعہ میں راء کی دو صفات عارضہ یعنی تفخیم و ترقیق کے قواعد مذکور ہیں مؤلف نے اس میں راء کے متعلق پانچ قواعد اور چھ تنبیہات کل گیارہ عنوانات قائم فرمائے ہیں

نویں لمعہ میں میم ساکن اور مشدد کی صفات عارضہ بیان فرمائی ہیں دسویں لمعہ میں نون ساکن و مشدد کی صفات عارضہ بیان کی ہیں گیارھویں لمعہ میں تینوں حروف مدہ اور ان کے ضمن میں حروف لین کے قواعد و احکام بیان فرمائے ہیں

بارھویں لمعہ میں ہمزہ کے قواعد کا ذکر ہے تیرھویں لمعہ میں وقف کے قواعد کا ذکر ہے چودھویں لمعہ میں فوائد متفرقہ اور مختلف قسم کے مسائل مذکور ہیں

جمال القرآن پر متعدد حواشی لکھے گئے ہیں جن میں سے قاری محمد طاہر (رحیمی)

آف ملتان کی شرح کمال الفرقان اور قاری اظہار احمد تھانوی آف لاہور
کی شرح حواشی جدیدہ زیادہ مقبول ہیں
جمال القرآن کامل پہلی بار مطبع مجیدی کانپور سے شائع ہوئی؛
اس کا سندھی ترجمہ حاجی شیر محمد صاحب کے قلم سے ہو چکا ہے
اور بنگلہ ترجمہ مولانا قاری حبیب اللہ کے قلم سے ہو چکا ہے ۔:۔

دفع الاعتساف عن آیۃ الاستخلاف

ایک شخص نے سوال کیا کہ سورۃ نور کی آیت۔ وعد اللّٰہ الذین آمنو منکم و عملو الصالحات الخ۔ کا ترجمہ۔ بیان القرآن میں مضارع کے صیغہ سے کیا گیا ہے اور حضرت شاہ عبدالقادرؒ نے ماضی کے ساتھ کیا ہے جو کہ ظاہر کا بھی اقتضاء ہے اور اس میں وہ ایہام بھی نہیں جو ترجمہ بالمضارع میں ہوتا ہے یعنی عدم شمول للخلافۃ الراشدہ کا ایہام۔ حضرت تھانویؒ نے اس رسالہ میں مذکورہ اشکال کا جواب دیا ہے۔

ذنابات لما فی الروایات

اس رسالہ میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا سلسلۂ بیعت ، سلسلۂ نسب اور سند دلائل الخیرات مندرج ہیں اور یہ زیادات علی کتب الروایات کا ضمیمہ ہے

٭ رفع الخلاف فی حکم الاوقاف ٭

اس رسالہ میں قرأ حضرات کے درمیان اوقاف قرآنیہ کے بارے میں واقع ہونے والے اختلافات کی توجیہ و تطبیق فرماتے ہوئے ان کو دور فرمایا ٭

٭ رفع البناء فی نفع السماء ٭

یہ رسالہ قرآنی آیت شریفہ الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء کے دوسرے جز یعنی آسمان کے سقف و بنا ہونے کی تفسیر میں ہے اور یہ ایک سوال کے جواب میں ہے جسمیں آپ سے پوچھا گیا تھا کہ آسمان کے سقف ہونے کو منافع انسان کے اندر کیا دخل ہے ؟
تو اس کے جواب میں یہ رسالہ تحریر کیا گیا جسمیں منافع سما مفصل طور پر بیان کیے گئے ہیں یہ رسالہ ایک مقدمہ تین فصول اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے فصل اوّل نفع کی قسم اوّل اور فصل ثانی نفع کی قسم ثانی اور فصل سوم نفع کی قسم ثالث کے بیان میں ہے جبکہ خاتمہ میں امام غزالیؒ کا ایک مضمون ہے جو رسالہ کتاب الحکمۃ میں حکمت سمٰوت کے باب

میں لکھا ہے اسکا ترجمہ بعینہ رسالہ لباب النعمہ سے نقل کیا گیا ہے
رسالہ رفع البناء ۱۳۴۳ھ میں تحریر کیا گیا

زیادات علی کتب الروایات

اس رسالہ میں قرأت کی روایات غیر مشہورہ کی سندیں ہیں
اور آخر میں تتمہ کے نام سے احادیث مسلسل بالاولیت بھی مندرج ہیں

سبق الغایات فی نسق الآیات

بہت سے مستشرقین کا یہ اعتراض ہے کہ قرآن کریم کی آیات و سُوَر کے مابین کوئی رابطہ اور جوڑ نہیں ہے بلکہ بے جوڑ مضامین ہیں حضرت تھانویؒ اس رسالہ میں پورے قرآن کریم کی آیات کا باہم ربط بیان فرمایا ہے اور ماقبل کا مابعد سے تعلق خوب واضح فرمایا ہے علماً خصوصاً تفسیر شغف رکھنے والوں کیلئے بہترین تحفہ ہے

ظہور القرآن من صدور الصبیان

یہ رسالہ ایسے بچوں کے واقعات و حکایات کا مجموعہ ہے جو کم عمری کی وجہ سے حافظ ہونے کے قابل نہ تھے مگر حافظ ہو گئے گویا یہ واقعات قرآن کریم کے وجوہ اعجاز میں سے ایک خاص وجہہ اعجاز کو ظاہر کرتے ہیں

متشابہات القرآن لتراویح رمضان

قرآن کریم کے متشابہات سے بچنے کیلئے چند قوانین اور قواعد کلیہ کا مجموعہ ہے حفاظ کرام کے لیے بہترین تحفہ ہے اس میں صرف مشہور متشابہات کا ذکر ہے۔

ملاحۃ البیان فی فصاحۃ القرآن

اعظم گڑھ کے ایک اہل علم نے لکھا تھا کہ قرآن مجید میں بعض الفاظ غیر مناسب محض سجع کے لحاظ سے آئے ہیں اس کے جواب میں حضرت تھانوی رح نے قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر معترضین کے جوابات دیئے ہیں یہ رسالہ امداد الفتاوی صفحہ ۷۵۱ جلد چہارم میں مندرج ہے

(ن)

نور الناظرین یعنی تقریرات متعلقہ جلالین شریف

یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے درس جلالین شریف کے دوران کی تقریرات کا مجموعہ ہے جس کو قاری نظر حسن صاحب نے جمع فرمایا تھا

وجوہ المثانی مع توجیہ الکلمات والمعانی

یہ رسالہ قرأت سبعہ کے متعلق ہے اس میں اختلاف قرأت کو سورتوں کی ترتیب سے آسان عربی زبان میں جمع کیا گیا ہے رسالہ کے آخر میں تجوید و قرأت کے قواعد بھی تحریر کیے ہیں اور مقدمہ میں قراء سبعہ اور ان سے روایت کرنے والے رواۃ کے نام بھی دیئے ہیں رسالہ کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے کلمہ قرآنیہ نقل کیا ہے اس کے بعد قراءات مختلفہ کو قراء اور انکو رواۃ کے ساتھ ذکر کر کے ہر قرأت کی صرفی، نحوی اور تفسیری توجیہہ کی گئی ہے اس کتاب کا اصل مأخذ قرأت میں الکتاب المکرر اور توجیہات میں تفسیر روح المعانی ہے اس رسالہ کا جس قدر مضمون تفسیر بیان القرآن کی جس جلد کے متعلق تھا اسکو ہر جلد کے آخر میں بھی درج کیا گیا ہے

یادگار حق القرآن

مسائل تجوید کا منظوم مختصر اور آسان مجموعہ ہے۔ یہ اصل میں بعض زیادات کے ساتھ تجوید القرآن کا اختصار ہے اسی لئے اس کو تجوید القرآن کے ساتھ بطور ضمیمہ کے طبع کیا گیا ہے

رسالہ ھذا مؤلف نے ۱۳۱۹ھ امداد العلوم کے مبتدی طلباء کیلئے تحریر فرمایا ہے

اس رسالہ کو درج ذیل ابواب پر تقسیم کیا ہے

مخارج حروف ، اظہار نون ، ادغام نون ، اقلاب نون ، اخفاء نون نون قطنی ، ابدال تنوین باالالف ، احکام میم ، حروف غنّہ ، حروف قلقلہ ، تفخیم و ترقیق ، مدّ ، روم و اشمام ، متفرق ضروریات

مولانا اشرف علی
تھانویؒ کی خدمات
علم حدیث
میں

(الف) التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف

یہ کتاب ان احادیث کی تحقیق پر مشتمل ہے جو احادیث کتب تصوف یا صوفیائے کرام کے کلام میں آتی ہیں نیز اس بات کی تحقیق فرمائی ہے کہ یہ حدیث کس درجہ کی ہے اس کے علاوہ ان روایات کی اصلیت ظاہر فرمائی ہے جو درحقیقت احادیث تو نہ تھیں لیکن عوام نے ان کو غلط فہمی کی وجہ سے احادیث مشہور کر رکھا ہے۔ اصل کتاب عربی زبان میں ہے اس کا اردو ترجمہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہی "تکمیل التصرف فی تسہیل التشرف" کے نام سے کیا ہے۔ کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلی جلد کے مرکزی مضامین کی ترتیب حسب ذیل ہے۔

تمہید، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم وکتاب الحج، کتاب آداب القرآن، کتاب الاذکار و

والدعوات، کتاب آداب الاکل بن ربع العبادات،
کتاب النکاح، کتاب آداب الکسب والمعاش،
کتاب الحلال والحرام، کتاب آداب الالفتہ، کتاب
آداب العزلۃ، کتاب السماع کتاب عجائب
القلب (مہلکات) کتاب تہذیب نفس، کتاب
علاج شہوت و بطن، کتاب آفات اللسان، کتاب
مذمت غضب، کتاب مذمت دنیا، کتاب مذمت بخل،
کتاب مذمت جاہ، کتاب مذمت کبر، کتاب التوبۃ از
ربع منجیات، کتاب صبر وشکر، کتاب الخوف والرجاء،
کتاب الفقر والزھد، کتاب التوحید والتوکل، کتاب المحبۃ
والشوق، کتاب ذکر موت.

دوسرے حصے میں وہ روایات حدیث مذکور
ہیں جو مثنوی معنوی کے دفتر اول اور اس کی
شروح وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں.

تیسرے اور چوتھے حصے میں

جو احادیث مذکور ہیں ان میں سے زیادہ تر امام سیوطی

رحمہ اللہ تعالیٰ کی جامع صغیر سے ماخوذ ہیں اور کچھ ۔ کنوز الحقائق سے اخذ کی گئی ہیں جنہیں حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے ۔

المسک الزکی

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جامع ترمذی کے درس کے دوران جو تقریر فرمایا کرتے تھے یہ کتاب اس تقریر کا مجموعہ ہے جس کو آپ کے بہت سے شاگردوں نے جمع فرمایا تھا ۔

الثواب الجلی

جامع ترمذی کی بعض مشہور و مقبول احادیث کا حاشیہ ہے اور المسک الزکی کا تتمہ ہے ۔ مستقل طور پر بھی طبع ہو چکا ہے

الادراک والتوصل الی

حقیقۃ الاشراک والتوسل

یہ رسالہ شریعت کے دو اہم اور معرکۃ الآرا مسئلوں یعنی مسئلہ توسل، شرک اصغر اور شرک اکبر کی ایک انوکھی تحقیق پر مشتمل ہے۔

دراصل یہ مؤلف ہی کے ایک رسالہ "التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف" کی ایک حدیث کی تشریح ہے۔

یہ رسالہ بھی مؤلف کی کتاب "بوادر النوادر" (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۷۵۹ تا ۷۶۴ میں مندرج ہے۔

اطفاء الفتن ترجمۂ احیاء السنن

حدیث کی مشہور کتاب "احیاء السنن" (جسمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سنتوں کا ذکر ہے جو مرور ایام اور

بدمات کے ظہور سے مردہ ہوگئی ہیں) کا ترجمہ ہے.
ہر حدیث کا اصل عربی متن بھی ساتھ ہی مندرج ہے.

(ت) تابع الآثار

یہ "جامع الآثار" کا ضمیمہ ہے اسمیں ان احادیث کا ذکر ہے جو احناف کی مؤید ہیں.

تکمیل التصرف فی تسہیل التشرف

یہ "التشرف" کا اردو ترجمہ ہے جو اصل کتاب کے ساتھ طبع ہوا ہے ایک کالم میں اصل کتاب ہے دوسرے کالم میں ترجمہ ہے

(ج) جامع الآثار.

یہ کتاب ان احادیث کا مخزن ہے جو احناف کی مستدلات ہیں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی محنت اور تتبع

وغیرہ شرح کے بعد ان احادیث کو ابواب فقہیہ کی ترتیب پر جمع فرمایا ہے۔ احادیث کے حوالے اور صفحہ نمبر بھی درج ہیں۔ کتاب کے مقدمہ میں اختلاف ائمہ کے اسباب کے علاوہ اور کئی مفید بحثیں بھی اہل علم کیلئے بہترین تحفہ ہیں

(۲) حفظ اربعین

اس کتاب میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی مشہور کتاب "صحیح مسلم شریف" میں سے چالیس احادیث کا انتخاب کر کے جمع فرمایا ہے اور ساتھ ہی احادیث کا ترجمہ و تشریح بھی فرمائی ہے۔
چہل حدیث کے حفظ کی فضیلت پانے والوں کیلئے بہترین تحفہ ہے

(ف) فوائد موطا امام مالک (۲)

مدرسہ جامع العلوم کانپور میں "موطا امام مالک" کے درس کے دوران جو علمی نکات اور فوائد آپ رحمہ اللہ تعالیٰ

نے بیان فرمائے ہیں یہ رسالہ ان فوائد کا مجموعہ ہے
جس کو مولینا ناظر حسن تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
جمع فرمایا ہے۔ مولینا نور الحسن کاندھلوی تحریر فرماتے
ہیں کہ، فوائد موطا امام مالک کا پیش نظر نسخہ جو حسب
سابق مولینا ناظر حسن کے قلم سے ہمارے ذخیرۂ کتب میں محفوظ ہے
۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ مولینا ناظر حسن اسکی کتابت
سے ۱۲ رجب ۱۳۱۳ھ میں فارغ ہوئے

(۳) مؤخرۃ الظنون عن مقدمۃ ابن خلدون

مشہور مؤرخ ابن خلدون نے مقدمہ ابن خلدون میں حضرت
مہدی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں واردہ احادیث کے بیان
میں بعض منکرین ظہور مہدی کا کلام مدعیانہ انداز میں نقل کیا ہے
جس سے مؤرخ کا کلام بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے اگرچہ مؤرخ
مذکور ایسے امور میں قابل استناد نہیں لیکن پھر بھی بعض
خوش عقیدہ لوگوں کے عقیدہ میں تزلزل کا احتمال تھا اس

لئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس رسالہ میں
ظہور مہدی کے مسئلہ پر چند ضروری امور بیان فرمائے ہیں
تاکہ اس مسئلہ پر تمام شبہات دور ہو جائیں۔
یہ رسالہ امداد الفتاویٰ ص ۲۴۹ ج ۶ میں مندرج ہے

۲۰۹
مولانا اشرف علی
تھانویؒ کی خدمات
علم فقہ میں

٭ الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ ٭

یہ کتاب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے مظلوم عورتوں پر احسانِ عظیم اور ان کے لیے حیات و زندگی کا درجہ رکھتی ہے اس لیے کہ اس رسالہ میں ایسی مظلوم عورتیں جن کے شوہر مفقود، مجنون عنین اور متعنت وغیرہ ہوں ان کی مشکل کو یوں حل فرمایا ہے کہ جس علاقہ میں قاضی شرعی یا حاکمِ وقت کا مقرر کردہ کوئی نمائندہ نہ ہو (جو کہ تفریق زوجین کے لیے فقہ حنفی میں شرط ہے) ایسی جگہ فقہ مالکی کے مطابق جماعۃ المسلمین کی عدالت میں مقدمہ دائر کر کے ایسے شوہر سے جدائی حاصل کر لی جائے اس سلسلہ میں آپؒ نے مدینہ طیبہ کے مالکی المذہب مفتیان کرام کے بہت سے فتاوی منگوائے اور ان فتاوی کی بہت سی عبارتوں کو اپنے مضمون کا مستدلات بنایا ہے اس کتاب کی ترتیب یوں ہے کہ جزؤ اول میں تفویضِ طلاق کا فتوی ہے اور جزؤ دوم میں زوجہ عنین و مجنون، مفقود و حاضر، متعنت اور غائب غیر مفقود کے احکام مفصل مذکور ہیں اس کے بعد حضرات علماء دیوبند و سہارنپور کی تصدیقات درج ہیں اور آخر میں ان تمام عربی فتاوی کو جمع

مدینہ طیبہ کے مالکی المذہب مفتیوں سے حاصل کیے گئے تھے ملحق کر دیا گیا ہے اور ان فتاویٰ مالکیہ میں سے جس جس عبارت سے رسالہ ھذا میں استدلال کیا گیا ہے ان کو روایت اولیٰ وثانیہ وغیرہ سے موسوم کر دیا ہے اور اصل رسالہ میں اس روایت مستدلہا کا اسی عنوان سے حوالہ بھی دے دیا ہے اس رسالہ کی تفصیل و ترتیب میں مولانا ظفر احمد تھانوی رہ، مفتی محمد شفیع رہ اور مولانا عبدالکریم رہ گتھلوی آپ رہ کے خصوصی معاونین کتاب کے آخر میں دو ضمیمے بھی ہیں ایک خود حضرت مؤلف رہ کی طرف سے "المختارات فی مہمات التفریق والخیارات" کے نام سے ہے جس میں حرمت مصاہرت، خیار بلوغ اور خیار کفاءت میں فسخ نکاح کے احکام درج ہیں اور دوسرا ضمیمہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا تصنیف کردہ "حکم الازدواج مع اختلاف دین الازواج" کے نام سے ہے جس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ عورت کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں اور بعد تجدید اسلام دوسرے شخص سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

امداد الفتاوی ۱۔

یہ تصنیف حضرت تھانویؒ کی ایک کثیر النفع اور شہرہ آفاق تصنیف اور مجددانہ کارنامہ ہے اس لئے کہ یہ فتاوی فقہ اسلام کے ہر باب وکتاب اور تمام جدید پیش آمدہ ضروریات کے متعلق علمی تحقیقات کا خزانہ ہے غرض یہ کہ حضرتؒ کی باقیات صالحات میں سے یہ تصنیف امت کیلئے شمع ہدایت کا درجہ رکھتی ہے جس کی روشنی کے نہ صرف عوام بلکہ علماءؒ اور ارباب فتویٰ بھی محتاج ہیں اور عوام الناس اور علماءؒ میں سے ہر شخص اس سے مستفید ہو سکتا ہے فن فتویٰ میں اکابر علماءؒ کی بہت سی تصنیفات ہیں۔ لیکن امداد الفتاوی ان سب سے مختلف بہت سی خصوصیات پر مشتمل ہے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولینا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے امداد الفتاوی کے مقدمہ میں درج ذیل خصوصیات تحریر فرمائیں ہیں۔

خصوصیات امداد الفتاوی

۱) جب کوئی مسئلہ آپ کے سامنے آتا تھا فتویٰ لکھنے سے پہلے اس کو بار بار ملاحظہ فرماتے غور وفکر کے

ساتھ پھر جہاں تک ممکن ہوتا فقہاؒ کے فتاوٰی میں اس کا صریح جزئیہ تلاش فرماکر اس سے جواب تحریر فرماتے

۲) جس مسئلہ میں کوئی صریح جزئیہ ہاتھ نہ آیا وہاں اصول و قواعد سے مسئلہ کا جواب تحریر فرماتے تھے اور آخر میں عموماً اس پر تنبیہ فرماتے تھے کہ یہ جواب قواعد و اصول سے لکھا گیا ہے صریح جزئیہ فقہاؒ کے فتاوٰی میں نہیں ملا اس لئے دوسرے علماؒ کی بھی۔ مراجعت کرلی جائے اور وہ اختلاف فرمائیں تو مجھے بھی مطلع کر دیا جائے۔

۳) جب تک آپ کے اساتذہ و مشائخؒ موجود تھے اس وقت تک تو اپنے تمام فتاوٰی اور تصانیف میں ان سے طالبعلمانہ استفادہ کا سلسلہ جاری ہی رہا۔ احقر (مفتی محمد شفیعؒ دیوبندی) نے وہ زمانہ حضرت تھانویؒ کا پایا ہے جب اساتذہ و مشائخ کا قرن ختم ہو چکا تھا ہمعصروں کی تعداد بھی بہت مختصر تھی زیادہ تر علماؒ وقت شاگرد یا شاگردانِ شاگرد کی فہرست میں تھے اپنی خداداد مہارت و حذاقت کے باوجود تقوٰی اور احتیاط کا یہ عالم تھا کہ اسوقت بھی اہم مسائل میں نہ صرف ہمعصروں سے بلکہ شاگردوں سے بھی مشورہ اور مذاکرہ

کئے بغیر کوئی فیصلہ نہیں فرماتے تھے۔ اور علماء کو برابر وصیت فرماتے تھے کہ ہمیشہ علماء کے مشورہ کا پابند رہنا چاہئے جس شخص کے ضابطہ کے بڑے نہ رہیں اسکو چاہیئے کہ اپنے چھوٹوں سے مشورہ کا التزام کرے۔

۴) عمر بھر یہ بھی معمول رہا جب کوئی مسئلہ اپنے عمل اور اپنی ذات کے متعلق پیش آیا تو کبھی اپنے فتوای پر خود عمل نہیں کیا بلکہ دوسرے ارباب فتوای سے فتوای لیکر عمل فرماتے تھے یہاں تک کہ بہت سے سوالات اس ناکارۂ خلائق کے پاس بھیج کر جواب حاصل فرمایا اور اسی پر عمل کیا۔

۵) فتوای میں اتنی کاوش و تحقیق اور احتیاط کے باوجود اپنے سب حاضرین مجلس اور عام علماء کو یہ تاکید رہتی تھی کہ میرے کسی فتوای سے کسی کو اختلاف ہو تو مجھے اسپر ضرور مطلع کیا جائے اگر کبھی کسی بچہ نے بھی کسی تحریر پر کوئی اعتراض کیا تو اس کو اس طرح سنتے جیسے کسی پیاسے کو پانی مل جائے مکرر غور و تحقیق کے بعد رائے بدلی تو فوراً ماہوار رسالہ "النور" میں اس کا اعلان شائع ہوتا تھا پھر یہ سلسلہ مستقل طور سے بنام "ترجیح الراجح" امداد الفتاوای کی ہر جلد کے ساتھ شامل

کرکے شائع کیا جاتا تھا

٦) نئے مسائل جو آلات جدیدہ کی ایجاد یا معاملات جدیدہ کے رواج سے پیدا ہوتے تھے ان میں مسئلہ کے ہر پہلو پر گہری نظر مکمل اور اس کے ساتھ ابتلائے عام اور عوام کی سہولت کو سامنے رکھنا آپ کا مخصوص طرز تھا معمول یہ تھا کہ معاملات میں جہاں تک اصول فقہیہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے عوام کو کوئی گنجائش یا سہولت دی جاسکتی ہے وہ ضرور دی جائے خصوصًا ایسے معاملات میں جن میں ابتلاءً اور اضطرار عام ہو ان میں اگر کسی ضعیف روایت یا مذاہب ائمہ اربعہ میں سے کسی دوسرے مذہب میں گنجائش کا پہلو نکلتا تو اسی کو اختیار فرماتے۔ لیکن ایسے مسائل میں دو چیزوں کی پابندی سختی کے ساتھ فرماتے تھے ایک یہ کہ اضطرار عام ہو محض عوام کی سہل انگاری اور سستی نہ ہو دوسرے یہ کہ جس مذہب سے مسئلہ میں کوئی سہولت کی صورت لی جائے اس مذہب کی مکمل تحقیق اور مسئلہ کے ہر پہلو اور شرائط کی تفصیل اسی مذہب کے علمائ و اہل فتوای کے ذریعہ حاصل ہو جائے محض اپنے مطالعہ پر اکتفا اس معاملہ میں جائز نہ سمجھتے تھے

ایسے مبہم اور جدید مسائل کو حضرت قدس سرہٗ نے بنام (حوادث الفتاوی) ایک مستقل کتاب بھی بنا دیا ہے جس کے اجزاء، امداد الفتاویٰ، کی ہر جلد کے ساتھ شائع ہوتے رہے اسطرح امداد الفتاوی کے ساتھ ترجیح الراجح۔ اور حوادث الفتویٰ دو مستقل کتابیں ہوگئیں اس کے علاوہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ۔ امداد الفتاوی کی روئیداد اور تکمیلی مراحل بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ امداد الفتاوی کی پہلی اشاعت ربیع الاوّل سنہ ۱۳۲۴ھ میں مطبع مجتبائی دھلی میں ہوئی اس کے مقدمہ میں حضرت تھانویؒ نے خود اپنے فتاوی کے تین حصے قرار دیئے ہیں پہلا حصہ جو استاد الکل حضرت مولٰینا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کے امر سے ان کی خدمت میں رہتے ہوئے لکھا گیا اور سب کا سب ان کی نظر و اصلاح اور تصدیق سے مزین ہوا یہ سنہ ۱۲۹۶ھ سے سنہ ۱۳۰۱ تک کے فتاوی ہیں اکثر فتاوی کے آخر میں تاریخ لکھی ہوئی ہے دوسرا حصہ وہ ہے جو سنہ ۱۳۰۱ سے سنہ ۱۳۱۵ھ کے اوائل تک کا ہے جو بزمانہ قیام کانپور لکھے گئے۔

تیسرا حصہ سنہ ۱۳۱۵ سے سنہ ۱۳۲۵ تک کا ہے جن میں کثرت کے ساتھ حضرت گنگوہی سے موقعہ ملا اور ان کی نظر و اصلاح شامل ہوئی یہ مجموعہ حسب دستور فقہا چار جلدوں میں ابواب فقہیہ پر مرتب کر کے شائع

کیا گیا اس وقت تک نظرثانی کرنے یا دوسرے حضرات کے توجہ دلانے
سے فتاویٰ میں جو ردّو بدل ہوا اسکو انہی جلدوں کے شروع میں بعنوان
تصحیح امداد الفتاویٰ شامل کر دیا گیا ہے اس وقت ترجیح الراجح ۔ کا
مستقل سلسلہ شروع نہیں کیا گیا تھا نیز ۔ حوادث الفتاویٰ ۔ کا مستقل عنوان بھی
ان مرتب جلدوں میں نہیں رہا ۱۳۲۶ھ کے بعد سے ۔ امداد الفتاویٰ ۔
کی اشاعت بعنوان ، تتمہائے امداد الفتاویٰ ہوئی اور پہلا تتمہ ۱۳۲۶ھ سے
۱۳۳۰ھ تک کے فتاویٰ پر مشتمل ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ میں مطبع مجتبائی دہلی سے
شائع ہوا اس کے بعد ۱۳۳۱ھ و ۱۳۳۲ھ میں دہلی سے شائع ہوا ان دونوں
تتموں میں بھی ترجیح الراجح ۔ کا عنوان بھی مستقل شروع نہیں ہوا بلکہ جس
قدر اصلاحات فتاویٰ میں عمل میں آئیں ان کو آخر میں بعنوان ۔۔۔۔
اصلاح تسامح ۔ درج کر دیا گیا البتہ ۔ حوادث الفتاویٰ ۔ کا مستقل سلسلہ
تتمہ ثانیہ سے شروع ہو گیا ۔ اس کے بعد ۱۳۳۳ھ کے فتاویٰ بنام ۔۔۔
تتمہ ثالثہ امداد الفتاویٰ ۔۔ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ میں اور ۱۳۳۴ھ کے
فتاویٰ بنام ۔ تتمہ رابعہ ۔ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ میں مطبع قیومی کانپور
سے شائع ہوئے ان دونوں تتموں کے ساتھ ۔ حوادث الفتاویٰ ۔ کا ۔
سلسلہ بھی بدستور سابق شائع ہوا اور ترجیح الراجح ۔ کا نیا سلسلہ جاری

ہوا اس کے بعد کچھ عرصہ سلسلہ اشاعت بند رہا اور ۱۳۳۵ھ سے
۱۳۴۴ھ تک کے فتاوی کا ایک ہی مجموعہ بنام تتمہ خامسہ تھانہ بھون
سے ۱۳۴۴ھ میں شائع ہوا اس تتمہ خامسہ میں بھی بدستور سابق ۔
، حوادث الفتاوی ، اور ، ترجیح الراجح ، کے دو مستقل سلسلے شامل
رہے اس کے بعد تتمہ سادسہ کا نمبر تھا لیکن اسکی اشاعت کچھ عوارض
کے سبب کتابی صورت میں ملتوی ہو کر ماہوار رسالہ ۔ النور ۔ میں ہوتی
رہی اور ۱۶ رجب ۱۳۶۲ھ کو جب حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی
وفات ہوئی تو فتاوی کا بڑا حصہ ، النور ، میں شائع ہو چکا تھا کچھ فتاوی
ایسے بھی تھے جو قلمی رجسٹر میں محفوظ تھے ۔
مذکورہ روئیداد سے معلوم ہوا کہ تبویب و ترتیب صرف ابتدائی چار جلدوں
میں تھی اس لئے کہ بقیہ جلدیں بغیر تبویب کے تتمات کی صورت میں
شائع ہوئی تھیں اسی طرح آخر عمر تک جاری رہنے والے سلسلے اصلاح و
ترجیح کے اجزأ و مباحث بھی پوری جلدوں میں منتشر تھے جس کی
وجہ سے کسی مسئلہ کی مکمل بحث دیکھنے کیلئے تمام جلدوں کی چھان بین
کرنی پڑتی تھی جو کہ مشکل کام ہے ان تمام وجوہات کے پیش نظر مولانا
ظہور احمد صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند اور مفتی محمد شفیع دیوبندی رح نے ازسر نو

ترتیب و تبویب کا کام کیا اور اسمیں مندرجہ ذیل امور کا التزام فرمایا۔

(الف) ایک مسئلہ کے متعلق حضرتؒ کے جتنے فتوٰی مختلف ادوار عمر میں مختلف جلدوں میں شائع ہوئے ان سب کو یکجا کر دیا گیا۔

(ب) جس مسئلہ کے متعلق تصحیح امداد الفتاوٰی ضمیمہ ابتدائی چار جلدیں یا اصلاح تسامح ضمیمہ تتمہ اولٰی و ثانیہ میں یا ترجیح الراجح ضمیمہ بقیہ تتمات میں کوئی بحث تھی وہ سب بحثیں اسی مسئلہ کے ساتھ جمع کردی گئیں اور جس مسئلہ میں حضرتؒ نے رجوع یا اصلاح فرمائی اسکی بدلی ہوئی صورت کو اصل کتاب میں لکھ دیا گیا اور جو پہلی صورت تھی اسکو بھی حاشیہ میں باقی رکھا گیا

(ج) ہر مسئلہ کے ساتھ اسکی طبع قدیم کی جلد اور صفحہ کا حوالہ بھی لکھ دیا گیا تاکہ اشتباہ کے مواقع پر اصل کیطرف مراجعت سہل ہو

(د) جن مسائل میں متعدد فتاوٰی بظاہر متعارض نظر آتے ہیں اور ترجیح الراجح وغیرہ میں بھی اسپر کوئی کلام نہیں ملا ان کی تطبیق یا ترجیح کیلئے حاشیہ میں توضیح کردی گئی ہے

(ہ) جن مسائل میں کوئی اغلاق و ابہام تھا انپر حواشی لکھ کر وضاحت کر دی گئی

(د) ترتیب میں قدیم طرز کے ابواب فقہیہ کیساتھ اہم مسائل کیلئے جدید عنوانات اور فصول بھی قائم کی گئی

(ز) فتاویٰ کے ترتیبی نمبر ہر جلد کے علیحدہ علیحدہ لکھ دیئے گئے اس جدید ترتیب کے بعد ابھی مسوّدہ کتابت کے مراحل میں تھا کہ قیام پاکستان اور اس کے ساتھ ہی قیامت خیز ہنگامے پیش آئے اور حضرت مفتی محمد شفیعؒ صاحب دیوبندی پاکستان تشریف لے آئے اور امداد الفتاویٰ کا مسوّدہ بھی ساتھ لے آئے اور اپنی نگرانی میں مکتبہ دار العلوم کراچی سے طباعت کا کام شروع کروایا امداد الفتاویٰ چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے ۔

پہلی جلد کے ۱۰۶ صفحات ہیں ۔ کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوٰۃ پر مشتمل ہے

دوسری جلد کے ۷۳۵ صفحات ہیں ۔ کتاب الزکوٰۃ و الصدقات، کتاب الصوم والاعتکاف، کتاب الحج، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الحدود والتقدیر، کتاب الایمان، کتاب النذور اور کتاب الوقف پر مشتمل ہے

تیسری جلد کے ۶۳۲ صفحات ہیں، کتاب البیوع، کتاب الربوٰا، کتاب الوکالۃ کتاب الکفالہ، کتاب الحوالہ، کتاب الودیعۃ، کتاب الضمان، کتاب العاریت کتاب الاجارہ، کتاب الدعویٰ، کتاب الصلح، کتاب المضاربت۔ کتاب القضا کتاب الشہادۃ، کتاب الشفعہ، کتاب الغصب، کتاب الرھن، کتاب الھبہ ،

کتاب الشرکۃ، کتاب القسمۃ، کتاب الزراعۃ، کتاب الشرب اور کتاب الذبائح والاضحیہ والصید والعقیقہ پر مشتمل ہے۔

چوتھی جلد کے ۶۸۹ صفحات ہیں اور کتاب الحظر والاباحۃ، کتاب الوصایا، کتاب الفرائض اور مسائل شتی پر مشتمل ہے۔

پانچویں جلد کے ۴۵۳ صفحات ہیں اور تفسیر قرآن کے متعلق مسائل، حدیث کے متعلق مباحث و مسائل، کتاب السلوک، کتاب الرؤیا، کتاب البدعات کتاب العقائد والکلام پر مشتمل ہے۔

چھٹی جلد کے ۳۳۲ صفحات ہیں اور وہ متفرقات پر مشتمل ہے۔

اس کے علاوہ مختلف مسائل پر حضرت تھانوی کے باسٹھ ۶۲ مستقل رسائل بھی امداد الفتاویٰ میں مندرج ہیں انکی فہرست مندرجہ ذیل ہے

۱) التدقیق الجلی فی تحقیق النون النخفی۔ امداد الفتاویٰ ج۔ ۱ص ۲۱۷
۲) نافع الاشارہ الی منافع الاستخارہ " " ج۔ ۱۔ ص ۴۰۱
۳) استحباب الدعوات عقیب الصلوٰۃ " " ج۔ ۱۔ ص ۵۵۹
۴) التحقیق الغرید فی حکم آلۃ تقریب الصوت البعید " " ج۔ ۱۔ ص ۵۸۲
۵) کلمۃ القوم فی حکمۃ الصوم " " ج۔ ۲۔ ص ۱۱۴
۶) ضم شارد الابل فی ذم شارد ابل " " ج۔ ۲۔ ص ۲۴۵

۲۳) ملاحۃ البیان فی فصاحۃ القرآن ۔ امداد الفتاوی ۔ ج ۴، ص ۴۵۷

۲۴) تعدیل حقوق الوالدین ٫٫ ٫٫ ٫٫ ج ۴، ص ۴۸۰

۲۵) اکمل الادیان فی اسہل اللسان ج ۴، ص ۵۰۶

۲۶) اعداد الجنّۃ للتوقی عن الشبہۃ فی اعداد البدعۃ والسنۃ ج ۴، ص ۵۶۶

۲۷) احکام الایقان لاقسام الاطمینان ج ۴، ص ۵۸۹

۲۸) الجعل المسمّٰی علٰی حل المعمّٰی ج ۴، ص ۶۰۸

۲۹) النہر للمؤمن بالدہر ج ۴، ص ۶۰۹

۳۰) تنبیہ المسلمین علٰی تمویہ العالم المخالط بالمشرکین ج ۴، ص ۶۱۴

۳۱) الطریق الاسلم فی اتحاد شرائط الامم ج ۴، ص ۶۱۸

۳۲) الصحائف فی اللفائف ج ۴، ص ۶۲۱

۳۳) تسویۃ السطح فی تصفیۃ الشطح ج ۴، ص ۶۲۲

۳۴) تنظیم المسلمین ج ۴، ص ۶۲۵

۳۵) تعلیم المسلمین ج ۴، ص ۶۳۱

۳۶) تفہیم المسلمین ج ۴، ص ۶۳۵

۳۷) الاختلاف للاعتراف ج ۴، ص ۶۵۱

۳۸) توحید الحق ج ۴، ص ۶۵۶

الحق الصراح فی تحقیق اجرۃ النکاح

یہ رسالہ ایک استفتاء کا جواب ہے جسمیں نکاح خوانی کی اجرت متعارفہ کے جواز اور عدم جواز کی تحقیق کی گئی ہے۔ امداد الفتاویٰ صفحہ ۲۶۳ میں درج ہے

☆ القصص الکسنی فی حکم حصص کمپنی ☆

حضرت تھانویؒ کے پاس تجارتی کمپنیوں کے حصص (شیئر) کے بارے میں اکثر سوالات آیا کرتے تھے جن میں مختلف صورتیں تحریر ہوتی تھیں آپؒ نے اس رسالہ میں تمام کثیر الوقوع صورتوں کو جمع فرماکر ہر صورت کا حکم تحریر فرمایا ہے کہ حصص کی خرید و فروخت کا شرعی حکم کیا ہے امداد الفتاویٰ۔ ج ۳، صفحہ ۴۸۶ میں درج ہے ☆

☆ القول المحبوب فی حکم المغلوب ☆

اس رسالہ میں غیر اختیاری طور پر کلمہ کفر صادر ہو جانے کا حکم بیان فرمایا ہے یعنی اگر کلمات کفر کے صدور کے بعد وہ شخص یہ کہے کہ میں بالکل بے بس اور مجبور تھا میں نے یہ کلمات کفر اپنے اختیار سے ادا نہیں کیئے تو کیا ایسی صورت میں اس شخص کیلئے تجدید ایمان و تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں اس رسالہ میں اس کا تفصیلی جواب ہے رسالہ امداد الفتاویٰ ج ۱، صفحہ ۴۲۱ میں مندرج ہے ☆

٭ اکمل الادیان فی اسہل اللسان ٭

ایک زمانہ میں برھما میں ایک برھمی مسلمان نے اردو زبان کے خلاف تحریک چلائی اور اردو ذریعہ تعلیم کو بند کرانے کی کوشش کی اس کے ساتھ وہ شخص علماء کی توھین بھی کرتا تھا حضرت تھانویؒ سے ایک سوال کے ذریعہ اس شخص کا حکم پوچھا گیا یہ رسالہ اسی سوال کا جواب ہے ٭

امداد الفتاوی ج ۴ صفحہ ۵۰۶ میں درج ہے ٭

٭ احکام الایقان لاقسام الاطمینان ٭

یہ رسالہ چار خطوط اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے اس میں غموم قلب اور دل کی پریشانی کو دور کرنے اسباب اور اطمینان قلبی کے حصول کے طرق بیان فرمائے ہیں ٭ امداد الفتاوی ج ۴ صفحہ ۵۱۹ میں مندرج ہے ٭

استحباب الدعوات عقیب الصلوٰۃ

اس رسالہ میں احکام دعا کی تحقیق اور احادیث معتبرہ و مذاہب اربعہ کی روایات فقہیہ سے ہر منفرد، امام اور جماعت کیلئے دعا کا مستحب ہونا ثابت کیا گیا ہے یہ رسالہ کتاب "مسلک السادات الی سبیل الدعوات" کا خلاصہ اور انتخاب ہے جس کو مفتی مالکیہ مقیم مکۃ المکرمہ علامہ شیخ محمد علی بن شیخ حسین رح نے ۱۳۲۱ھ میں تالیف فرمایا تھا حضرت تھانوی رح نے یہ تلخیص اوائل رجب ۱۳۵۴ھ میں تحریر فرمائی اصل رسالہ چونکہ عربی تھا اس لئے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رح نے عوام کی سہولت کیلئے اس کا اردو ترجمہ کر دیا۔ امداد الفتاوٰی ج ۱ صفحہ ۵۶۰ میں مندرج ہے۔

الجعل المسمّٰی علی حل المعمّٰی

ایک شخص نے استفتاء بھیجا کے اخبارات و رسائل اکثر حل طلب معمے شائع ہوتے ہیں جس کے حل پر انعام دیا جاتا ہے اور حل کے ساتھ مقررہ فیس بھی بھیجنی ہوتی ہے سائل نے معمّات کی مختلف صورتیں مع نقشوں کے ارسال کر کے سوال کیا کہ ان میں سے کون سی صورت جائز ہے؟ یہ رسالہ اس استفتاء پر مشتمل ہے

٭ النہر للمومن بالدھر ٭

حضرت تھانویؒ کے پاس ایک استفتا آیا کہ آیا اللہ اور دھر ذات واحد ہے یا ان میں فرق ہے نیز اللہ ہی کو زمانہ کہنا الحاد، کفر و شرک اور زندیقی ہے یا نہیں حالانکہ حدیث میں بھی آیا ہے۔ ان اللہ ھو الدھر۔ آپؒ نے اس رسالہ میں زمانہ کی تعریف اور اس حدیث کی تاویل بیان فرمائی ہے امداد الفتاوی ج ۴ صفحہ ۶۰۹ میں مندرج ہے۔

٭ الطریق الامم فی شرائط اتحاد الامم ٭

یہ رسالہ اس وقت تحریر کیا گیا جب ہندوستان میں کانگریس اور مسلم لیگ کی کشمکش چل رہی تھی اور بعض مسلمانوں نے کانگریس کے ساتھ اتحاد کر لیا تھا اس رسالہ میں حضرت تھانویؒ نے شرعی نکتہ نظر سے تجزیہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں کا اتحاد کانگریس یا مسلم لیگ میں سے کس کے ساتھ مناسب ہے یہ رسالہ ۱۳۵۷ھ میں تحریر ہوا۔ افادات اشرفیہ اور امداد الفتاوی کا جز بن کر شائع ہوا۔

الصحائف فی اللفائف

رسالہ "صوفی" اور "آب حیات" کے ناشر نے استفتا کیا کہ ہمارے رسالوں میں قرآن مجید کا اشتہار اور نمونہ ہر ماہ شائع ہوتا ہے بعض لوگ اسکو بے ادبی پر محمول کرکے اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت تھانوی رح نے جواباً یہ رسالہ تحریر فرمایا جس میں تفصیل فرمائی کہ اخبارات و رسائل اور وہ خطوط جنمیں قرآن کی آیت یا حدیث کے الفاظ یا کوئی فقہی عبارت ہو توان کو ڈاک کے ذریعہ ارسال کرنا بے ادبی میں داخل نہیں ہے یہ رسالہ ۱۳۵۶ھ میں تحریر کیا گیا۔ امداد الفتاوی ج ۴ صفحہ ۶۲۱ میں مندرج ہے

ارسال الجنود الی ارسال الهنود

اس رسالہ میں اس بات کی تحقیق ہے کہ اقوام ہنود کے پاس مبلغین احکام الٰہیہ کی جماعت کے آنے کا وقوع ہوا ہے یا نہیں اور اس وقوع کا قطعیت وعدم قطعیت کے اعتبار سے کیا درجہ ہے تاکہ اس تحقیق سے اس کے متعلق احکام شرعیہ متعین ہو سکیں کیونکہ بعض حضرات نے اہل ہنود کو اہل کتاب میں داخل کرکے ان کی عورتوں سے عقد نکاح جائز

قرار دیا تھا حضرت تھانویؒ نے دلائل شرعیہ سے اس کی تردید فرمائی ہے ۔

۔ الحجۃ الانتہائیۃ علی المحجۃ البہائیۃ ۔

بہائی فرقہ نے ایک رسالہ "فرقہ بہائیہ" کے نام سے شائع کیا تھا جس میں انھوں نے دعوی کیا تھا کہ قرآن مجید اور شریعت محمدیہ منسوخ ہو چکی اس کی تائید میں انھوں نے قرآنی آیات اور احادیث اور مستدلات پیش کیں ایک صاحب نے حضرت تھانویؒ کی خدمت میں اس رسالہ کے جواب کیلئے درخواست کی آپنے اس رسالہ میں فرقہ بہائیہ کے جوابات دیئے ہیں اور جن آیات اور احادیث کو انھوں نے اپنا مستدلات بنایا تھا ان کا دلائل سے رد فرمایا ہے ۔ امداد الفتاوی ج ۶، ص ۱۳۲ میں مندرج ہے

۔ اصلاح المعتوہ فی تعریف الحرام والمکروہ ۔

حضرت تھانویؒ کی تالیف بہشتی گوہر کے شروع میں تمہید کے بعد ایک صفحہ میں اصطلاحات ضروریہ کے عنوان سے اقسام احکام کی تعریفات لکھی ہیں انمیں حرام اور مکروہ تحریمی کی تعریف مختلف نسخوں میں مختلف لکھی ہے اس رسالہ میں انہی مختلف تعریفوں کی تحقیق مندرج ہے امداد الفتاوی ج ۶ ص ۲۰۹ میں مندرج ہے

القول الاھلی فی وقف جامع دھلی

دھلی کی جامع مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کے ایک مرد نے جامع مسجد کی آمدنی کے متعلق ایک استفتا بھیجا تھا جسمیں جائز و ناجائز دونوں صورتوں کی تفصیل پوچھی تھی یہ رسالہ اس استفتا کے جواب پر مشتمل ہے

تمت

التحقیق الفرید فی حکم آلہ تقریب الصوت البعید

یہ رسالہ ایک سوال کا جواب ہے سائل نے پوچھا تھا کہ مصلیوں کی تعداد زیادہ ہو جانے کے وقت جب مکبرین کے ذریعہ بھی آواز نہ پہنچے اور نمازیوں کی نماز انتقالات امام سے لاعلمی کی وجہ سے خراب ہو رہی ہو ایسے وقت میں آلہ تقریب الصوت البعید یعنی لاؤڈ اسپیکر کا مسجد یا عیدگاہ میں قرأت یا خطبہ کیلئے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مؤلف نے جواباً لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے یہ رسالہ ۱۳۴۶ھ میں تحریر کیا گیا اور مؤلف کی مشہور کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاھور ۱۹۶۲ء لاہور) کے صفحہ ۵۴۷ تا ۵۵۸ میں مندرج ہے

افکار دینی ضمیمہ اخبار بینی

مؤلفؒ نے ۱۳۴۳ھ میں ایک رسالہ اخبار بینی کے مفاسد کے متعلق لکھا تھا اس پر کچھ لوگوں نے بغیر سمجھے کچھ اعتراضات کیئے تو جواب میں حضرت تھانویؒ نے اخبار کی مشروعیت کے کچھ آداب ذکر فرمائیں ہیں تعیہ رسالہ انہی آداب کا مجموعہ ہے رسالہ اخبار بینی کا ضمیمہ ہے اور بوادر النوادر کے صفحہ ۴۶ تا ۵۰ میں مندرج ہے۔

آداب الاخبار

اس رسالہ میں اخبار و رسائل کیلئے شرعی دستور العمل ہے۔

اخبار بینی

اس رسالہ میں اخبار بینی کے متعلق شرعی فتوٰی ہے جسمیں اخبار بینی کی بعض صورتوں کے مفاسد کا ذکر ہے۔

الصلوۃ علی المیت الصبی المتولد بین مسلم وکافرۃ بغی

اس رسالہ میں اس مسئلہ کے جواب کی تحقیق ہے کہ اگر کوئی مسلمان مرد کسی کافرہ عورت سے زنا کرلے یا کوئی کافر مرد کسی مسلمان عورت سے زنا کرلے اور اس کے نتیجہ میں اولاد ہو کر مرجائے تو اس کی تجہیز و تکفین کس طور پر ہوگی؟ آپؒ نے دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے کہ اس ولد الزنا کی تجہیز و تکفین مسلمانوں کی طرح سے نہیں ہوگی۔

المدار

اس کتاب کا نام ہے۔ المدار لحل المنار۔ یعنی منار کے مسائل کے حل کا مدار اس پر ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ منار میں جن مسائل کی تفریع اصول خاصہ پر کی گئی ہے چونکہ وہ مسائل درس کے وقت اکثر طلبہ کو مستحضر نہیں ہوتے صرف مدرس کی زبانی تقریر پر اکتفا کیا جاتا ہے اس لیئے بسا اوقات مسئلہ ذہن میں اچھے طریقہ سے نہیں جمتا اور اگر جمتا بھی ہے تو جلدی ذہول ہو جاتا ہے اور اس سبب سے وجہ تفریع سمجھ میں نہیں آتی غرض اسوقت طلبہ کو ایک ہی وقت میں دو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ایک اس جزئی کا ضبط

کرتا دوسرے اس جزئی کا خاص کلّی میں داخل کرتا اس وجہ سے طلبہ کا ذھن
منتشر ہو جاتا ہے بنا بریں اس رسالہ میں صرف ایسے مسائل جزیہ کو دلائل
سے مجرد جمع کر دیا ہے کہ اگر مدرّس یہ معمول بنالے کہ روزانہ سبق میں اگر اوّل
میں یہ مسائل پڑھائے اس کے بعد منار پڑھائے تو مسائل منار کا استحضار
بھی زیادہ ہوگا اور تفریع کی تقریر بھی خوب سمجھ میں آئیگی۔

٭ القول البدیع فی اشتراط المصر للتجمیع ٭

آج کل دیہات میں نماز جمعہ کا رجحان بہت تیزی سے بڑھتا جارہا
ہے حالانکہ احناف کے نزدیک اسکی کوئی گنجائش نہیں اس رسالہ میں حضرتؒ
نے یہی دیہات اور قریہ میں نماز جمعہ وعیدین کے عدم جواز کے متعلق
تحقیقی حکم تحریر فرمایا ہے۔

٭ المقالات المفیدہ فی حکم اصوات آلات جدیدہ ٭

یہ رسالہ دو فتووں پر مشتمل ہے جسمیں ریڈیو کے متعلق سائل کے سوالات کے
جوابات ہیں ریڈیو کا گھر میں رکھنا اور کسی طور پر سننا اور اسمیں قرآن کا
پڑھنا اور سننا وغیرہ کس حد تک جائز ہے اس مسئلہ پر مفصل و مدلّل مضمون
ہے۔ اور مؤلف کی کتاب لوادر النوادر کے صفحہ ۸۷۰ تا ۸۷۲ اور ۱۳۵۲ میں تحریر کیا گیا ہے

۔۔ بہشتی گوہر ۔۔ "ب"

اس کو بہشتی زیور کا گیارہواں حصّہ شمار کیا جاتا ہے یہ کوئی مستقل تالیف نہیں بلکہ مولانا عبدالشکور صاحب کی تصنیف "علم الفقہ" میں سے منتخب مسائل کا مجموعہ ہے اور بعض مسائل "صفائی معاملات" میں سے بھی لیئے گئے ہیں اس کے اکثر مسائل مردوں کیساتھ خاص ہیں مثلاً اذان واقامت جماعت، جمعہ، عیدین، جنازہ وغیرہ کے تفصیلی مسائل ہیں اور بہت سے مشترکہ مسائل بھی ہیں علاوہ ازیں مردوں کے امراض اور مجرّب نسخے بھی ذکر کیئے گیے ہیں۔ مولانا مولوی وصی اللہ صاحب اعظم گڑھی اور مولانا عبدالکریم گمتھلوی نے نہایت عرق ریزی سے بہشتی گوہر کے تمام مسائل پر کتب فقہیہ سے حوالے درج کیئے ہیں ۔۔

٭ تنزیہہ علم الرحمان عن سمۃ النقصان ٭ (ت)

ایک صاحب کی تالیف "بلغۃ الحیران" حضرت تھانوی رحؒ کی نظر سے گذری مؤلف رحؒ نے اپنے کتاب میں ایک جگہ فرقہ باطلہ کا صرف قول نقل فرمایا اس کا ابطال اور تقبیح نہیں فرمائی تھی حضرت تھانوی رحؒ نے اپنی اس تالیف میں "بلغۃ الحیران" کے مؤلف کو تنبیہہ فرمائی ہے کہ فرقہ باطلہ کے اقوال نقل کرنے کے بعد ان کی تقبیح بھی ناقل کے ذمہ ہے۔ امداد الفتاوی ج ۶ ص ۱۱۷ میں مندرج ہے

٭ تلیین العرائک فی تہجین اسٹرائیک ٭

ربیع الاول ۱۳۴۴ھ میں دار العلوم دیوبند کے طلباء نے کسی مسئلہ پر ایک ہفتہ تک اسباق کی ہڑتال کر کے تعلیمی مقاطعہ کر دیا تھا اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قسم کی اسٹرائیک کا ممنوع شرعی ہونا بیان کیا ہے

﷽ تلطیف الثمرات فی تحقیق السکرات ﷽

یہ رسالہ علی گڑھ کے ایک طالب علم جلیل احمد کے چند سوالات اور حضرت تھانویؒ کے جوابات کا مجموعہ ہے سوالات کا منشأ سکرات موت کی شدت کے خیال سے پریشانی تھی اور جوابات کا حاصل اس کی شدت حقیقیہ محفوظ رہنے کی تدابیر کی تعلیم اور شدت صوریہ کے غیر مؤثر ہونے کی تفہیم ہے۔

یہ رسالہ امداد الفتاوی ج ۵ ص ۱۹۲ میں درج ہے

﷽ توحید الحق ﷽

بعض مدعیان اسلام نے قرآنی آیات میں تلبیس و تدلیس سے کام لیکر اس بات کا دعوی کیا کہ اہل اسلام کی طرح اہل ادیان و ملل بھی ناجی ہیں یعنی اسلام کی طرح کفر بھی موجب نجاتِ آخرت ہے حضرت تھانویؒ نے اس رسالہ میں قرآن حدیث سے مدلل تردید فرمائی ہے رسالہ امداد الفتاوی ج ۴ ص ۶۵۶ میں مندرج ہے

✲ تلخیص المنار ✲

یہ کتاب اصول فقہ کی مشہور کتاب نور الانوار کے متن "منار" کی تلخیص ہے جسمیں "کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع اور قیاس کے صرف وہ مسائل مختصر انداز سے بیان کیے گئے ہیں جو کثیر الاستعمال ہیں پوری منار۔ نہ پڑھنے والے کے لیئے یہ خلاصہ کافی ہے

✲ تفہیم المسلمین ✲

حضرت تھانوی نے فضأ زمانہ کا مطالعہ فرما کر اندازہ لگایا کہ مسلمانوں کی اصلاح کیلئے صرف علمآ کرام کی تبلیغ کافی نہیں بلکہ اسکیلئے عمومی تبلیغی فضأ کا پیدا ہونا ضروری ہے یعنی، علمآ، صوفیہ، امرأ ورؤسا۔ امیروغریب۔ خواندہ و ناخواندہ سب کے ایک ذھن ہو جائیں کے جتنا جس کو احکام اسلام کا علم ہے اسکو دوسروں کو پہنچایا جائے تاکہ خدا پاک کیطرف سے ہدایت کے فیصلے بھی عام اس رسالہ میں حضرت نے عمومی تبلیغ کا ایک دستور العمل اور نظام بیان فرمایا ہے۔ یہ رسالہ ۱۳۵۶ھ میں تحریر کیا گیا۔ امداد الفتاوی ج ۴ ص ۶۳۵ میں مندرج ہے

تعلیم المسلمین

یہ رسالہ مسلمانوں کے اصلاحی دستور العمل پر مشتمل ہے اگر علمائے کرام ۔ رؤسائے عظام مہتمان مدارس اور انجمن ہائے اسلامیہ کے ذمہ داران اس نظام اور دستور العمل کو اپنے حلقوں میں جاری فرمادیں تو عوام کی اصلاح کی مؤثر سبیل نکل آئیگی حضرتؒ نے اس دستور العمل کو سولہ ۱۶ اجزا سے مرکب فرمایا ہے یہ رسالہ ۱۳۵۶ھ میں تحریر کیا گیا امداد الفتاوی ج ۴ ص ۶۳۱ میں مندرج ہے

تنظیم المسلمین

اس رسالہ میں مسلمانوں کیلئے تنظیم کی ضرورت و اہمیت اور اس کے آداب و شرائط کا ذکر ہے یہ رسالہ ۱۳۵۶ھ میں شائع ہوا تھا امداد الفتاوی ج ۴ ص ۶۲۵ میں مندرج ہے

تنبیہ المسلمین علیٰ تموية العالم المخالط بالمشرکین

اس رسالہ میں ایسی سیاسی جماعتوں میں شمولیت اور ان کی حمایت کرنے کے احکام جو جماعتیں اشتراکیت، سرمایہ داری اور دیگر باطل نظریات کی حامی ہوں اور اسلامی نظام حکومت کے اصولوں کے خلاف ہوں۔

یہ رسالہ ۱۳۵۶ھ میں تحریر کیا گیا اور افادات اشرفیہ در رسائل سیاسیہ اور امداد الفتاوی جزء بن کر شائع ہوا ہے

تحقیق التشبیہ باهل السفاح لمن لا یرید اداء المهر فی النکاح

یہ ایک استفتا کا جواب ہے جسمیں پوچھا گیا تھا کہ ایک شخص کی آمدنی قلیل ہے مہر کا رواج مہر کثیر کا ہے جس کو وہ برداشت نہیں کر سکتا ایسی صورت میں اسکو نکاح کرنا چاہیئے یا نہیں اس رسالہ میں اسکا مفصل جواب ہے یہ رسالہ ۱۳۵۶ھ میں تحریر کیا گیا۔ مؤلف کی کتاب بوادر النوادر کے صفحہ ۸۱۹ تا ۸۲۲ میں مندرج ہے

کاز کر ہے

﷽ تعدیل اہل الدھر فی درجۃ تقابل المھر ﷽

ریاست جاوہ سے ایک صاحب نے خط لکھا جو زیادۃ مہر کے انسداد کی تجویز پر مشتمل تھا اس کے جواب میں حضرت تھانویؒ نے عورت کے مہر کی مقدار کے متعلق مدلل مضمون لکھا تھا یہ رسالہ مؤلف کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۸۲۲ تا ۸۲۷ میں مندرج ہے یہ رسالہ ۱۳۵۲ھ میں تحریر کیا گیا تھا۔﷽

﷽ تحقیق تعلیم انگریزی ﷽

یہ رسالہ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق ہے کہ کس شخص کیلئے اس کا حصول جائز ہے اور کس کیلئے ناجائز آج کل کے پرفتن دور میں تعلیم کے متعلق اس رسالہ سے رہنمائی بہت سی مضرتوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے ﷽

✿ تصحیح العلم فی تقبیح القلم ✿

یہ رسالہ ایک استفتاء کا جواب ہے جسمیں بائیسکوپ یا سینما کے پردے میں خلفائے اسلام، راہنمایانِ اسلام اور خواتینِ اسلام کو متحرک تصاویر کی صورت میں دکھانے کا شرعی حکم بیان کیا گیا ہے اور دلائل سے اس کے عدمِ جواز کو ثابت کیا ہے یہ رسالہ ۱۳۵۰ھ میں لکھا گیا اور مؤلفؒ کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۶۵۵ تا ۶۵۸ میں مندرج ہے۔

✿ ترجیح الراجح ✿

یہ کتاب حضرت تھانویؒ کے رجوع کردہ مسائل کا مجموعہ ہے اور مؤلفؒ کی کتاب، امداد الفتاویٰ میں شامل ہے۔ مسائل سے رجوع کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی بھی شخص حضرت تھانویؒ کے کسی مسئلہ یا مضمون کے متعلق کوئی اشکال یا شبہ پیش کرتا اور یہ ثابت ہو جاتا کہ اس مسئلہ یا اس مضمون میں کچھ تسامح ہو گیا ہے تو آپؒ فوراً اس مسئلہ سے رجوع کر کے اسے ترجیح الراجح۔ کے عنوان سے شائع فرما دیتے تھے ورنہ ان صاحب کی رائے کو شائع کر دیا جاتا تاکہ ناظرین خود علمائے محققین سے فیصلہ کرا کے اس

پر عمل کریں تاکہ آخرت کا بار اپنے ذمہ نہ رہے ہٹ دھرمی اور نفسانیت سے کام نہیں لیا جاتا تھا۔ "

" جلائل الانبا فی حرمتہ حلائل الابنا " رج

کسی شخص نے الہ آباد سے ایک اشتہار بشکل استفسار بھیجا تھا جس میں تھا کہ ایک شخص نے اپنے صلبی بیٹے کی بیوہ سے نکاح کر لیا ہے اور جب لوگوں نے اعتراض کیا اور سورۂ نسا کی آیت۔ وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم۔ کو پیش کیا تو اس نے جواب میں انتہائی درجہ کی تحریفات کر دی اور کچھ تحریفات اس کی تائید میں مشتہر نے کر دیں اس رسالہ میں پہلے اس اشتہار کو نقل کیا پھر اس کا جواب دیا گیا ہے

امداد الفتاوای ج۔۳۔ ص ۱۵۵ میں درج ہے "

جمع الدعاء والرضا بالقضا

ایک شخص کو دعا کے متعلق یہ غلط فہمی ہو گئی کہ مسلمان کو تو ہر وقت راضی برضائے مالک رہنا چاہیئے اور دعا کرنا اور مانگنا راضی برضائے مالک کی ضد ہے جبکہ احادیث میں مانگنے اور دعا کرنے کی بھی تاکید ہے حضرت تھانویؒ نے اس رسالہ میں مفصّل و مدلّل انداز میں اس شخص کے شبہ کو دور فرمایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ دعا اور رضا بالقضاء میں کوئی منافات نہیں دونوں جمع ہو سکتے ہیں یہ رسالہ امداد الفتاوی ج ۴ ص ۳۶۶ میں درج ہے

(۳) حوادث الفتاویٰ

یہ کتاب ایسے جدید مسائل کا مجموعہ ہے جو آلاتِ جدیدہ کے ایجاد ہونے سے اور معاملاتِ جدیدہ کے پیدا ہونے سے پیش آئے تھے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایسے جدید پیش آمدہ مسائل پر گہری نظر رکھتے تھے اس کتاب میں ایسے تمام مسائل کو علیحدہ طور پر جمع کر دیا گیا ہے امداد الفتاویٰ کا جزء

٭ خلود الکفار فی النار جزاء علی الاصرار ٭ (ح)

ایک صاحب نے سوال کیا کہ کفار کا عذاب دائمی کیوں ہوگا جب کہ ان کا کفر دائمی نہیں اور حافظ ابن قیمؒ نے بھی اپنی کتاب ،شفاء العلیل وحاوی الارواح، میں یہی عقیدہ بیان فرمایا ہے حضرت تھانویؒ نے اس رسالہ میں اس عقیدہ کا مفصل جواب ومدلل ردّ فرمایا ہے یہ رسالہ امداد الفتاوی ج۔۶ ص ۱۲۲ میں درج ہے ٭

٭ خلاصۃ الکلام فی آذان الجمعہ بین یدی الامام ٭

یہ رسالہ جمعہ کی اذان ثانی کے بارے میں ہے کہ یہ اذان منبر کے سامنے داخل مسجد دینی چاہئے یا خارج مسجد اور منبر کے نزدیک دینی چاہئے یا دور یعنی پہلی صف میں یا اخیر صفوں میں، شامی بحر الرائق۔ وغیرہ کے حوالوں سے مدلل مضمون ہے اور مؤلفؒ کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۵۸۱ تا ۵۸۴ میں مندرج ہے

٭ دفع اللبج فی شناعۃ فلم الحج ٭ (د)

ایک زمانہ میں امرتسر میں ایک تماشہ کمپنی آئی اور اس نے حج کے ارکان و افعال کی تصویر پر مشتمل فلم دکھائی امرتسر کے علمائ نے اس کے عدم جواز کا فتوای دے کر اسکو بذریعہ انتظامیہ رکوادیا لیکن بعض مسلمانوں نے علمائ کے فتوای سے اسلیئے اتفاق نہ کیا کہ اسمیں سوائے حجاج کی حرکات و سکنات کے کچھ نہیں اسلیئے دیکھنا جائز ہے پھر ایک صاحب نے حضرت تھانوی سے اسی مسئلہ پر مفصل و مؤثر مضمون لکھنے کی فرمائش کی آپ نے جواباً اس کے یہ رسالہ لکھا جسمیں دلائل شرعیہ سے حج کی فلم دیکھنے کے عدم جواز کو ثابت کیا ہے امداد الفتاوی ج۔۴ ص ۳۸۵ میں درج ہے

٭ دخول وخروج بر نزول وعروج ٭

ایک صاحب نے اختتام مثنوی کے مطالعہ کے دوران کچھ یاد داشتیں اپنے مطالب سمجھنے کیلئے لکھی تھیں پھر ان کو ایک رسالہ بعنوان۔ نزول وعروج۔ کی شکل میں حضرت تھانوی کے پاس اصلاح کی غرض سے بھیجا یہ کتاب اسی مراسلہ کا جواب ہے جسمیں تصوف کے چند عقدوں کا حل ہے امداد الفتاوی ج۔۵۔ ص ۱۸۳ میں مندرج ہے

٭ رد التوحد فی طلاق ذات التعدد ٭ (ر ا)

٭

یہ رسالہ ایک استفتاء " کا جواب ہے جسمیں تین طلاقوں کو ایک سمجھنے والوں کی تردید کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ طلاق ثلاثہ دینے سے ایک نہیں بلکہ تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اس کے مخالفین سخت غلطی پر ہیں یہ رسالہ مؤلف کی کتاب بوادر النوادر مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور (۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۶ میں مندرج ہے ٭

٭ رافع الضنک عن منافع البنک ٭

اس رسالہ میں بینکوں سے سود لینے اور بینکوں کو قرضہ دینے کے جواز اور عدم جواز کی تحقیق ہے اصل میں ایک استفتاء کا جواب ہے یہ رسالہ ۱۳۴۴ھ میں تحریر کیا گیا۔ امداد الفتاویٰ ، ج ۳ ، ص ۱۵۵ میں درج ہے ٭

٭ زکوٰۃ الفرض فی نبات الارض ٭ (ز ا)

اس رسالہ میں ہر قسم کی زمینوں کی پیداوار کا شرعی حکم اور عشر کے مسائل بیان فرمائے ہیں ٭

سد الهیعۃ فی حد البیعۃ (۱۳۱)

بعض حضرات قرآنی آیت، وابتغوا الیہ الوسیلہ، سے استدلال کرکے کہتے ہیں کہ پیری مریدی شرعاً فرض عین ہے آپؒ نے اس رسالہ میں پیری مریدی کی اصل و حقیقت اور شرعی حیثیت بیان فرمائی ہے امداد الفتاوی ج۔۴ ص ۲۳۷ میں مندرج ہے۔

سراج الذہب الی منہاج البیت

حرمین شریفین میں جب حکومت نجدیہ قائم ہوئی تو ہندوستان کے بعض معاندین نے لوگوں کو حج کرنے سے روکنا شروع کردیا اس وقت ان معاندین کے رد میں ایک فتویٰ شائع ہوا تھا۔
حضرت تھانویؒ نے اس فتوای پر تصدیقی دستخط کے ساتھ ایک مضمون بھی تحریر فرمایا تھا۔
سراج الذہب الی منہاج البیت۔ اسی مضمون کا لقب ہے۔

ضم شاردالابل فی ذم شارد ابل

اس رسالہ میں نابالغوں کی شادی کے متعلق ایک مضمون ہے جو آپ نے اس وقت تحریر فرمایا جب۔ قانون ممانعت شادیٔ نابالغان۔ کا ایک بل پیش ہو رہا تھا اس مضمون کے اجزأ کو عطن سے ملقب کیا گیا ہے اسمیں پانچ عطن ہیں مؤلف کی کتاب بوادر النوادر کے صفحہ ۶۰۶ تا ۶۱۸ میں مندرج ہے یہ رسالہ ۱۳۴۸ھ میں تحریر کیا گیا

طلوع بدر فی سطوع القدر (ط)

ایک صاحب نے مسئلہ تقدیر کے متعلق سوال کیا کہ انسان سے وہی کام ہوتا ہے جو مقدر ہو چکا ہے پھر انسان کے اختیار میں کیا ہے جس پر جزأ و سزاء مرتب ہو گی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ میں اس اشکال کا جواب اور مسئلہ جبر و قدر کی تحقیق تحریر فرمائی ہے

(ع) ۲

﷽ عرض ضروری باطلاع معذوری ﷽

یہ رسالہ حضرت تھانوی رح کی تصدیق تنظیم المسلمین کا ضمیمہ ہے ۱۳۵۸ھ میں تحریر کیا گیا حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رح کی تالیف افادات اشرفیہ ور رسائل سیاسیہ کا جزو بن کر شائع ہوا ہے ﷽

﷽ علیش الحیان ﷽

﷽

اس رسالہ میں عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں قربانی کی حقیقت، فضائل، اور مسائل و احکام بیان کئے گئے ہیں اسکے علاوہ ایک ملحد طبقہ کی طرف سے قربانی کے عمل پر اعتراضات کا تفصیلی جائزہ لیکر ان کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں ﷽

٭ فیصلہ ہفت مسئلہ ٭ (ف)

اس رسالہ میں سات مختلف فیہ مسائل یعنی ۱ مولود، ۲ فاتحہ مروجہ، ۳ عرس، ۴ نداءغیر اللہ، ۵ جماعت ثانیہ، ۶ امکان کذب، ۷ امکان نظیر، کا بیان ہے

٭ قول السداد فی الخضاب بالسواد ٭ (ق)

سیاہ خضاب کا استعمال جائز ہے یا نہیں ؟۔
اگر جائز ہے تو کن صورتوں اور کن اوقات میں ؟

اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو تحقیق سے مدلل تحریر فرمایا ہے

امداد الفتاوی ج، ۴، ص ۲۱۸ میں درج ہے

٭ کلمۃ القوم فی حکمۃ الصوم ٭ (ک)

ایک صاحب نے اپنے خط کے ساتھ ایک مولوی صاحب کا مضمون بھیجا تھا جسمیں رمضان کے روزوں میں زیادہ کھانے پینے کے رجحان کے نقصانات بیان کئے تھے اور اس کو صیام رمضان کے مقصود اصلی کے حصول میں رکاوٹ ثابت کیا تھا اس رسالہ میں وہ مضمون بمع حضرت تھانویؒ کی تحقیق مذکور ہے یہ رسالہ مؤلفؒ کی تصنیف بوادر النوادر کے صفحہ ۸۲۷ تا ۸۳۴ میں مندرج ہے
یہ رسالہ ۱۳۵۲ھ میں تحریر کیا گیا ہے

٭ کشف الدجیٰ عن وجہ الربوٰ ٭

ایک زمانہ میں محکمۂ شرعیہ دولت آصفیہ حیدرآباد دکن کیطرف سے ایک رسالہ بصورت استفتاء شائع ہوا جسمیں اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ ربوٰا صرف بیع و شراء ہی میں متحقق ہوتا ہے قرض میں نہیں لہٰذا قرض میں نفع لینا جائز ہے اس رسالہ بہت سے عوام و خواص کے گمراہ ہونے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا لہٰذا حضرت تھانویؒ نے اس کی تردید میں رسالہ کشف الدجیٰ تحریر فرمایا۔ امداد الفتاویٰ صفحہ ۱۷۹ ج ۳ میں مندرج ہے

کشف الحجاب عن مسئلہ تعظیم بعض الانصاب

حضرت تھانوی کے پاس ایک دفعہ سوال آیا کہ سرکاری مدارس کیلئے یہ حکم ملا ہے کہ جب مدرسہ شروع ہو تو تمام اساتذہ اور طلباء قومی جھنڈے کو سلامی دیں اور اس کی پرارتھنا کی جائے آیا مسلمانوں کیلئے ایسا کرنا جائز ہے ؟ - آپ نے اس رسالہ میں اس سوال کا جواب دیا ہے کہ ہمارا مذہب اس قسم کے کاموں کی اجازت نہیں دیتا -

﷽ متفقہ فتویٰ برگاؤ کشی ﷽ (۴)

ہندوستان میں بعض لوگوں نے ہندوؤں کی خوشامد کی خاطر مسلمانوں کو گائے کی قربانی کرنے سے منع کیا تھا اور قربانی کا شعائر اسلامی ہونے سے انکار کیا تھا اس رسالہ میں حضرت تھانویؒ و دیگر علماء نے گائے کی قربانی کے متعلق متفقہ فتویٰ دیا ہے اور قربانی کا شعائر اسلام میں سے ہونا ثابت کیا ہے ﷽

﷽ مسائل اھل الخلۃ فی مسائل الظلۃ ﷽

خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں واقع مسجد پیر محمد صاحب والی میں سہ دری کے آگے ایک ٹین کا سائبان ڈالا گیا تھا یہ رسالہ اس سائبان کی شرعی حیثیت دریافت کرنے کے متعلق سوال و جواب کا مجموعہ ہے ﷽

٭نافع الاشارہ الی منافع الاستخارہ٭

یہ رسالہ ایک شخص کے چند خطوط اور ان کے جوابات کا مجموعہ ہے جس میں استخارہ کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کے منافع کیا ہیں اور اس میں دینی اور دنیوی مصلحتیں کیا کیا ہیں

یہ رسالہ ۱۳۵۲ھ لکھا گیا اور ماہنامہ النور بابت ماہ شعبان و رمضان شوال میں ۱۳۵۲ھ میں طبع ہوا۔

٭امداد الفتاوی ج۔۱۔ص ۴۰۱ میں مندرج ہے٭

٭نموذج لبعض معتقدات ابن العوج٭

حضرت تھانوی نے ۱۹۰۷ء میں ایک مصلحت دینیہ کی خاطر بعض مخلص خیر خواہان اسلام کی فرمائش پر سرسید احمد کی تفسیر۔ تفسیر القرآن۔ سے اسکے کچھ عقائد ضالہ جمع فرمائے تھے اس رسالہ میں ان عقائد کو جدول کی شکل میں دیا گیا ہے اور جدول کے ایک خانہ میں حضرت مولنا محمد علی مچھرالوی کی کتاب۔ برہان۔ (جو تفسیر مذکورہ کے جواب میں ہر طرح بے نظیر ہے) سے سرسید کے عقائد ضالہ کا اجمالی بطلان کیا گیا ہے۔ امداد الفتاوی ج۔۶۔ص ۲۷۵ میں مندرج ہے٭

نے دس چیزوں کا بیان ہے ؛

مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمات

علم عقائد میں

﴿ الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ ﴾

جدید علم کلام میں بہترین رسالہ ہے جسمیں حدوث مادہ خدا کی قدرت کاملہ، نبوت، حقانیت، قرآن، حجیت حدیث اجماع وقیاس، ملائکہ، شیاطین اور جنات کے وجود، واقعات مابعد الموت، آفاقی حقائق، مسئلہ تقدیر اور معجزات عبادات، معاملات وسیاسیات، معاشرت واخلاق وغیرہ موضوعات پر متجددین کے شبہات کے مفصل ومدلل جوابات کے ضمن میں عہد حاضر کی فکری گمراہیوں پر سیر حاصل تبصرہ ہے
جدید علم کلام کی گمراہیوں سے بچنے کیلئے انتہائی مفید کتاب ہے مسلمانوں کے تعلیمی اداروں میں اس کا شامل نصاب ہونا لازمی ہے آپ کے مرید خاص اور خلیفہ مجاز حضرت مولانا حکیم محمد مصطفی صاحب بجنوری نے اس کتاب کی ایک مبسوط اور عام فہم شرح ۔ حل الانتباہات ۔ کے نام سے لکھی ہے اور ۔ اسلام اور عقلیات ۔ کے نام سے ادارہ اشرفیہ لاہور کیطرف سے شائع ہوئی ہے اسکے علاوہ کتاب کی افادیت کی وجہ سے اسکا انگریزی ترجمہ بھی پروفیسر محمد حسن عسکری صاحب

صدر شعبہ انگریزی ادب اسلامیہ کالج نے Answer to Modernism کے نام سے کیا ہے جو مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴ سے شائع ہوا ہے۔

اقامۃ الطامۃ علی زاعم بقاء النبوۃ الحقیقۃ العامۃ

بعض کذابین مدعیان نبوت و رسالت نے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی بعض ناتمام عبارات کو نقل کر کے ختم نبوت کے انکار پر استدلال کیا تھا اس کتاب میں مؤلف رح نے ان کے جوابات تحریر کرنے کے ساتھ شیخ اکبر رح کی عبارات کا صحیح مطلب بیان فرمایا ہے اس رسالہ کا مضمون زیادہ تر دو مشہور رسالے۔ التنبیہ الطربی۔ اور الحل الاقوام کی عبارات سے مأخوذ ہے۔ اول۔ الحل الاقوام۔ کی عبارت نقل کی ہے اس کے بعد۔ التنبیہ الطربی کی۔ جسمیں اعتراض کو لعنوان۔ اغتراب اور جواب کو لعنوان۔ اقتراب تعبیر کیا گیا ہے یہ رسالہ بھی مؤلف کی مشہور کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس ۱۹۶۲ء لاہور) کے صفحہ ۵۸۴ تا ۵۹۵ میں مندرج ہے۔

المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ

یہ کتاب احکام الٰہی کے رموز و اسرار کا بیش بہا خزانہ ہے جسمیں اسلامی احکام و مسائل کی عقلی حکمتیں اور خوبیاں فرمائی ہیں جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شریعت مطہرہ کے احکام دنیا و آخرت ہر دو جگہہ میں مفید اور عقل سلیم کے موافق ہے کتاب کی تین جلدیں ہیں پہلی جلد اسرار وضو باب التیمم، باب الغسل، باب نواقض الوضوء و التیمم، باب المسح علی الخفین، باب المیاہ، باب الاذان، باب صفۃ الصلوٰۃ، باب الجنائز اور باب الزکوٰۃ پر مشتمل ہے دوسری جلد کتاب الصوم، باب العیدین، باب الاضحی، کتاب الحج، کتاب النکاح، باب الطلاق، کتاب الرق وغیرہ کے مسائل کی حکمتوں پر مشتمل ہے اور تیسری جلد کتاب البیوع، کتاب الاکل والشرب، کتاب الجنایات والحدود، کتاب الفرائض کے مسائل اور عذاب و ثواب، قبر کی حقیقت، پل صراط کی حقیقت، مکافات اعمال کی حقیقت اور دوسرے کئی عقائد کی تحقیق پر مشتمل ہے

پہلی جلد ۱۴۱ دوسری ۲۵۴ اور تیسری ۴۱۰ صفحات پر مشتمل ہے
اہل علم کے لیئے اس کا مطالعہ فکری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا بہترین طریقہ ہے

٥ التنبیہ الطربی فی تنزیہ ابن عربی ٥

۱۴

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں اس میں ان تمام اعتراضات کا معقول جواب دیا گیا ہے اور حضرت شیخ اکبرؒ کی عبارات موہومہ کا تسلی بخش مطلب سمجھایا ہے
مکمل رسالہ اعتراضات و جوابات پر مشتمل ہے۔ ھر اعتراض کو بعنوان اغتراب اور جواب کو بعنوان اقتراب تعبیر کیا گیا ہے

احکام التجلّی من التعلّی والتدلّی

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے دیدار اور تجلیٰ کے متعلق تفصیلی بیان پر مشتمل ہے جسمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی لوگوں کیلئے دیدار خداوندی کو ممتنع قرار دیا گیا ہے البتہ آخرت خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کو دیدار خداوندی نصیب ہوگا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کے موقعہ پر ظاہری آنکھوں سے دیدار نصیب ہوا تھا

﴿الخطاب المليح فی تحقیق المهدی والمسیح﴾

یہ رسالہ کافر و مرتد مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریات باطلہ کی تردید میں ہے جسمیں مسئلہ حیات عیسٰی علیہ السلام اور رفع الی السماء کی مکمل و مدلل تحقیق ہے اس کے علاوہ ان مسائل کا خلاصہ بھی مندرج ہے جو جمہور مسلمانوں اور مرزائیوں کے مابین ۔ما بہ الاختلاف ہیں، فتنہ مرزائیت سے بچنے کیلئے اس عالمانہ کتاب کا مطالعہ بے حد مفید ہے

﴿القول الفاصل بین الحق والباطل﴾

کانپور میں ایک شیعہ مجتہد نے ۔اشھد ان امیر المؤمنین علیا وصی رسول اللہ بلا فصل ۔ کو اذان کا جزء ثابت کرنے کی کوشش کی تھی یہ رسالہ اسی تحریر کے رد پر تحریر فرمایا ۔

التأديب لمن ليس له في العلم والادب نصيب

ایک صاحب نے المجتہد یخطئ ویصیب کے متعلق استفتا کیا تھا اور ایک جید عالم دین اور مفتی نے اس کا جواب لکھا تھا اور پھر ممتاز علمائے کرام نے اس جواب پر تائیدی دستخط فرمائے تھے اس کے بعد اس بد تہذیب مستفتی نے جواب کی تردید کی اور علماء کو مطعون کیا اس رسالہ میں حضرت تھانویؒ نے اس تردید کا رد فرمایا ہے اور مصلحتاً یہ رسالہ ایک طالبعلم کے نام سے شائع ہوا تھا

الفتوح فیما یتعلق بالروح

اس رسالہ میں روح کے متعلق ضروری تحقیق ہے اور اس بارے میں حکماء متقدمین ومتاخرین اور صوفیائے کرام کے مذاہب اور مذاہب باطلہ کی تردید اور مذہب حق کے اثبات کا مکمل بیان ہے

الحق

اس رسالہ میں خود مؤلفؒ نے اپنے مواعظ سے چند عقلی مضامین کو منتخب فرما کر جمع فرمایا ہے

٭ النعیما فی الجحیم ٭

یہ ، فصوص الحکم ، کی فص ثامن مقام ھود ؑ کا حل ہے ٭

الکلمۃ التامّۃ فی النبوّۃ العامّۃ

یہ فصوص الحکم کی گیارھویں فص مقام عزیزی کا حل ہے اور مؤلف کی تصنیف حفظ الحدود ، کا تتمہ ہے ٭

٭ القول الانفع فی تحقیق امکان الابداع ٭

اس رسالہ میں ، فصوص الحکم ، چودھویں اور پندرھویں فص مقام الولی ؑ سولھویں فص مقام یحییٰ ؑ ، سترھویں فص مقام الیاس ؑ ، اٹھارویں فص مقام ھارون ؑ ، اور انیسویں فص مقام یونس ؑ کا حل ہے ٭

٭

٭ القصد المشید لاہل عصر الجدید ٭

جدید نظریات رکھنے والے لوگوں کے عقائد و اخلاق کی درستی کیلئے تحریر کئے گیے ایک طویل مضمون کا عنوان ہے ٭

اصلاح الخیال

مغربی تہذیب و تمدن سے مرعوب اور جدید تعلیم یافتہ حضرات اور نئی روشنی کے اندھے مقلدین کے بے بنیاد اعتراضات و شبہات کے معقول جوابات کا مجموعہ ہے، جنت، جہنم، جن، ملائکہ، شیطان، پل صراط اور عذاب قبر کے ثبوت وغیرہ کے مدلل و مفصل بیان ہیں عقائد کے درست کرنے و اصلاح کیلئے بہت عمدہ ہے

اکسیر فی اثبات التقدیر

یہ کتاب حضرت ابن عطاء اسکندریؒ کی کتاب۔ تنویر فی اسقاط التدبیر کا ترجمہ ہے جسمیں دلائل عقلیہ و نقلیہ و کشفیہ سے مسئلہ تقدیر کو ثابت کیا ہے کتاب میں کئی مقامات پر حضرت حاجی صاحبؒ کے ملفوظات بھی درج ہیں مسئلہ تقدیر پر بہت مفید کتاب ہے

الحکم الحقانی فی حزب الآغاخانی

ایک دفعہ بھارت کے شہر "کٹک" میں ایک خوجہ کے ہاں میت ہو گئی تو اس نے اپنی میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہا تو اس مسئلہ پر مسلمانوں میں باہمی کشمکش پیدا ہو گئی ایک فریق کا موقف تھا کہ خوجہ چونکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لیئے دفن کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور ایک فریق کا موقف تھا کہ وہ کلمہ گو ہیں اس کو کافر نہیں کہہ سکتے لہٰذا اجازت دی جائے اس اختلاف کی وجہ سے حضرتؒ کے پاس استفتاء بھیجا گیا کہ خوجہ قوم مسلمان ہیں یا نہیں اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ کیا جائے یا نہیں اس رسالہ میں استفتاء اور اس کا جواب اور آغاخانیوں کے مذہب کی حقیقت بیان کی گئی ہے یہ رسالہ مؤلفؒ کی کتاب بوادر النوادر کے صفحہ ۷۹۶ تا ۸۰۵ میں مندرج ہے۔

بلوغ الغایہ فی تحقیق خاتم الولایہ

یہ فصوص الحکم کے فص اوّل کے مقام آدمی اور فص ثانی کے مقام شیثی کا حل ہے ۔

بسط البنان لکف اللسان عن کاتب حفظ الایمان

بسط البنان کے مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد آباد میں حضرت تھانویؒ اور احمد رضا خاں کے درمیان حفظ الایمان کی بعض عبارات کے متعلق ایک مناظرہ طے ہوا تھا لیکن خان صاحب نے چالاکی سے پولیس کو اطلاع کردی کہ اہل دیوبند فساد کرانے آئیں ہیں اسوجہ سے پولیس نے یہ مناظرہ حکماً روک دیا جب حضرت تھانویؒ نے خان صاحب کی یہ کیفیت دیکھی تو یقین ہوگیا کہ اب ہرگز مناظرہ نہیں کرینگے اور محض اتمام حجت کیلئے یہ رسالہ بسط البنان تحریر فرمایا جسمیں حفظ الایمان کی عبارات پر مخالفین کے اعتراضات کے علمی انداز میں جوابات دیئے گئے ہیں اور مسئلہ علم غیب پر تفصیلی مضمون ہے علماً کیلئے مفید ہے عام لوگوں کی فہم سے بالاتر ہے اس کا انگریزی ترجمہ حاجی داؤد ہاشم صاحب نے کراکر طبع کردیا ہے یہ رسالہ ۱۳۲۹ھ میں تحریر کیا گیا ہے ۔

☆ تقدیس القدسی عن تدلیس اللبسی ☆

اس رسالہ میں ایک صاحب حال نیک ذات قدسی صفات کے شبہات کا تفصیلی جواب ہے ☆

☆ تدویر الفلک فی تطہیر الملک ☆

یہ رسالہ فصوص الحکم کی بارھویں اور تیرھویں فص بمقام علیموی کا حل ہے

☆ تغییر العنوان فی بعض عبارات حفظ الایمان ☆

سبب

۱۷ صفر سنہ ۱۳۴۲ھ میں حیدرآباد دکن کے بعض مخلصین احباب کی طرف سے ایک خط ایک مولوی صاحب کے ذریعہ حضرت تھانوی کی خدمت میں آیا جس میں حضرت سے درخواست کی گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق حفظ الایمان کی عبارت (اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضورؐ کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے حاصل ہے) میں مناسب ترمیم کردی جائے اس لئے کہ اس عبارت پر اعتراض کا جواب دیتے میں آپ کے حامیوں کو دشواری ہوتی ہے اس درخواست پر حضرت تھانوی نے عبارت میں یوں ترمیم فرمادی

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا تخصیص ہے۔ مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاؑ کو بھی حاصل ہیں۔ رسالہ تغییر العنوان میں احباب کی یہی درخواست اور جوابِ درخواست کو تحریر فرمایا ہے

تذئیل شرح عقائد فی تفصیل اھوائِ اھل المقاصد

یہ شرح عقائد نسفی کی تلخیص ہے۔ مؤلفؒ نے اس کتاب میں فرقِ باطلہ کی تعداد اور عقائد۔ شرح مواقف سے ملخص کر کے ذکر کیے ہیں بڑے بڑے نو ۹ گمراہ فرقے یعنی ۱ معتزلہ، شیعہ، خوارج، مرجئیہ، نجاریہ، جبریہ اور ناجیہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے ان کی قسمیں بمع مختصر تعارف و عقائد بیان کیے ہیں

تعلیم الدین مع تکمیل الیقین

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "تعلیم الدین" پر بعض مغربیت سے مرعوب اور جدت پسند لوگوں نے دینی کچھ اشکالات پیش کیے تھے اس کتاب میں حضرت تھانوی نے ان اشکالات کے تشفی بخش جوابات دیئے ہوئے سائنس اور مذہبِ اسلام کے بہت سے مسائل کو عقلی انداز میں سمجھایا ہے

ج

جزاء الاعمال

یہ رسالہ حضرت تھانویؒ نے جامع العلوم کانپور میں سکونت کے دوران ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ کو مکمل فرمایا جسمیں اعمال خیر وشر اور اخروی فلاح وخسران کے درمیان ایک قوی علاقہ اور تعلق کو ثابت کیا ہے اس کے علاوہ کتاب وسنت اور ملفوظات اسلاف کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ جیسے آخرت میں اعمال خیر وشر پر جزاء وسزا مرتب ہو گی ایسے ہی دنیا میں بھی اعمال خیر کی برکات اور اعمال شر کے نقصانات ظاہر ہوتے ہیں رسالہ ھٰذا ایک مقدمہ چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے جس کی تفصیل یوں ہے:

مقدمہ۔ اس امر کے اجمالی بیان میں کہ اعمال کو جزاء وسزا۔ باب اوّل۔ اس بیان میں کے گناہ کرنے سے دنیا کا کیا نقصان ہے

دوسرا باب۔ اس بیان میں کے طاعت وعبادت کرنے سے دنیا کا کیا نفع ہے۔ تیسرا باب۔ اس بیان میں کہ گناہ میں اور سزائے آخرت میں کیسا کچھ دخل وتأثیر ہے

۔ خاتمہ۔ بعض مخصوص اعمال حسنہ یا سیئہ کے بیان میں جس کے کرنے

یا نہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور بعض شبہات کے جواب میں جو اکثر عوام کیلئے باعث بے باکی ہو گئے ہیں کہ

اس رسالہ کا سندھی ترجمہ مولانا دین محمد صاحب نے۔ اصلاح الاعمال۔ کے نام سے کیا ہے جبکہ بنگلہ زبان میں دو ترجمے شائع ہوئے ہیں ایک مولانا مطیع الرحمٰن آسامی صاحب نے کیا ہے دوسرا جناب مولانا ارشد علی صاحب نے کیا ہے

☆ حفظ الحدود لحقوق الجدود ☆ ح

☆

یہ رسالہ فصوص الحکم کی فص ثالث مقام نوحی، فص رابع مقام ابراہیمی، فص خامس مقام اسحاقی، فص سادس مقام اسماعیلی اور فص سابع مقام یوسفی کا حل ہے ☆

☆ حفظ الایمان ☆

☆

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو ۱۳۱۹ھ میں تیس سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء کے جواب میں تحریر کیا گیا تھا استفتاء میں آپ سے پوچھا گیا تھا کہ سجدہ تعظیمی اور طواف قبور جائز ہے یا نہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ عالم الغیب تھے یا نہیں آپ نے سوالوں کے انتہائی تسلی بخش جواب بمع دلائل دیے ہیں غرض یہ کہ اصلاح عقائد اور حفاظت ایمان کیلئے عمدہ کتاب ہے اس کا سندھی ترجمہ مولانا سعد اللہ انصاری مفتی ریاست خیرپور میرس نے کیا ہے اور انگریزی ترجمہ حاجی داؤد ہاشم نے کراکر طبع کروایا ہے

☆ رفع الزحمۃ عن معنی وسع الرحمۃ ☆ = ل =

یہ فص تاسع مقام شعیبی اور فص عاشر مقام لوطی کا حل ہے

٭ شوق الحبیب فی حق الغیب ٭ (ش)

یہ رسالہ ایک سوالنامہ کا جواب ہے جسمیں سائل نے۔ طبرانی۔ زرقانی شرح مواہب کتاب الدبریز، اور ملاعلی قاری حنفی کی شرح قصیدہ بردہ وغیرہ کی چند عبارات نقل کی تھیں اور لکھا تھا کہ بدعتی ان عبارات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط ثابت کرتے ہیں حضرت مؤلف رح نے جواباً چند اصول موضوعہ کا ذکر فرما کر ہر ایک عبارت کا صحیح مطلب بیان فرمایا اور مسئلہ علم کی تحقیق بھی فرمائی یہ رسالہ اسی تحقیق کا مجموعہ ہے اور مؤلف رح کی مشہور کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۸۰۵ تا ۸۱۱ میں مندرج ہے

٭ شرح مکالمہ بینی وبین بعض المعقولین در قدرت حق تعالیٰ بر اخبار عن غیر الواقع ٭

مولانا اسعد اللہ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ایک دفعہ حضرت تھانوی رح کی مجلس میں مسئلہ توسیع قدرت کے ذکر کے دوران اللہ تعالیٰ کی قدرت کی وسعت کے بارے میں کچھ استفسارات کئے تھے یہ رسالہ ان استفسارات وجوابات کا مجموعہ ہے مؤلف رح کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور) کے صفحہ ۵۳۹ تا ۵۴۳ میں مندرج ہے

(نظم)

؎ ظہور العدم بنور القدم ؎

یہ رسالہ عربی کے مندرجہ ذیل مشہور شعر کی شرح ہے۔

؎ کل ما فی الکون وھم او خیال ؎ او مرایا او عکوس او ظلال

جس میں مسئلہ وحدۃ الوجود کی تحقیق کی گئی ہے یہ رسالہ مؤلفؒ کی مشہور کتاب۔ بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۶۹۴ تا ۷۱۸ میں مندرج ہے

عمارة العالم بامارة آل آدم (ع)

یہ "فصوص الحکم" کی ایک عبارت "کلمۃ الالٰہیہ فی کلمۃ الآدمیۃ" کا حل ہے اس کا لقب "خصوص الکلم فی حل فصوص الحکم" ہے فص اول کی عمدہ شرح ہے

(ف)

فروع الایمان

یہ کتاب اصلاح عقائد میں ایک کثیر النفع تصنیف ہے اور ایک مؤمن کامل کی ایمانی خصائل وعادات کا مجموعہ ہے کتاب کے مطالعہ کے بعد ہر شخص کو اپنے ایمان کے درجہ کا علم ہو جاتا ہے اور کمزوری دور کرنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ایمان کے ۷۷ درجات کا ذکر فرمایا ہے یہ کتاب ایمان کی تکمیل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

٭ قائد قادیان ٭ (دق)

اس رسالہ میں ضلع گورداسپور پنجاب بھارت میں پیدا ہونیوالے متنبی۔ کافر۔ مرتد غلام احمد قادیانی کے حالات باطلہ کا ذکر ہے تاکہ ناظرین اس کو پڑھ کر اپنے دین کی حفاظت کر سکیں پورا رسالہ بہیت رسالہ ہے اور تین فصلوں پر مشتمل ہے پہلی فصل۔ غلام احمد قادیانی کے اکاذیب و اباطیل بمع حوالہ مأخذ پر مشتمل ہے دوسری فصل میں قادیانیت کی تردید میں لکھی گئی کتب کی فہرست ہے۔ تیسری فصل میں قادیانیوں کو غلام احمد قادیانی کی غلطیوں پر متنبہ کیا گیا ہے یہ رسالہ مؤلف رح کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۷ء) کے صفحہ ۸۳ء تا ۹۵ء میں مندرج ہے

٭ نہایۃ الادراک فی اقسام الاشراک ٭ (ان)

یہ رسالہ شرک کی ایک قسم کی تحقیق پر مشتمل ایک سوال وجواب کا مجموعہ ہے

﷽ تسمیم العون فی تحقیق توبہ فرعون ﷽

یہ قصص موسوی ؑ کا مضمون ہے جس میں توبہ فرعون سے متعلق
حل و تحقیق ہے ﷺ

مولانا اشرف علی
تھانویؒ کی خدمات
علم تصوف میں

(۱)

(الف)
التکشف عن مہمات التصوف

یہ کتاب علم تصوف میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور اور کثیر النفع تصنیف ہے جو درحقیقت حضرت تھانوی رح کے چند مستقل رسائل اور چند رسائل کے اجزاء متفرقہ کا مجموعہ ہے جس میں تصوف کے بارے میں عوام و خواص کی بہت سی غلط فہمیوں اور اشکالات کو دور فرما کر تصوف کی حقیقت کو اجاگر کیا گیا ہے کیونکہ تصوف کے فہم میں لوگ بڑی غلطی میں مبتلا ہیں کسی نے تو قولی و عملی بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا اور کسی نے صرف کثرت اوراد و وظائف کو کہہ دیا اسی طرح تصوف کے مسائل وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود وغیرہا کے سمجھنے میں بھی صدہا غلطیاں کیں جس کی وجہ سے اس فرقہ کے عقائد اس حد تک خراب ہوگئے کہ شرک میں مبتلا ہوگئے اور بعض حضرات تو اس حد تک آگے بڑھے کہ تصوف کی

اصل سے ہی انکار کر بیٹھے اور حضرات اولیاء کرام کی شان میں گستاخی کرنے کے علاوہ مسائل تصوف کو غیر ثابت بالکتاب والسنہ اعتقاد کر لیا اور تصوف کو خلاف شریعت سمجھکر اس کے نام سے کوسوں بھاگنے لگے غرض یہ کہ فہم تصوف میں بہت زیادہ اغلاط تھیں جس کی وجہ سے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب تالیف فرمائی تاکہ تصوف کی اصل حقیقت واضح ہو جائے کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور اسکے مضامین وبیانات کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

پہلی جلد ۔ مسائل متعلقہ نوافل ، حقیقت طریقت ، حقوق طریقت ، تحقیق کرامت ، تحقیق مسمریزم ، طلسم کشائے فریمسن علاج وساوس ، تذکیر موت ، اشعار شوق موت اور بعض مضامین مفیدہ عجیبہ ضروریہ پر مشتمل ہے

دوسری جلد میں دو رسالے ہیں اول ملخص الانوار والتجلی (عربی) اس میں تصوف کے ایک اہم مسئلہ تنزلات ستہ اور جامعیت انسان کی تحقیق نہایت عجیب وسہل انداز میں شریعت کے مطابق بیان فرمائی ہے ۔ دوسرا رسالہ اردو زبان میں

. الفتوح فیما یتعلق بالروح . ہے جس میں روح کے متعلق حکماء متقدمین و متأخرین و صوفیہ کے مذاہب بیان فرمائے ہیں اور ان میں جو مذاہب باطل ہیں ان کی تردید اور مذہب حق کا اثبات اور یہ کہ عذاب وثواب کس روح کو ہوتا ہے اور یہ کہ روح مجرد ہے یا مادی ؟ تمام مباحث کو مفصّل ومدلّل بیان فرمایا ہے .

تیسری جلد کے دو جزؤ ہیں اوّل رسالہ مسائل المثنوی (اردو) ہے اس میں کلید مثنوی شرح دفتر اوّل مثنوی مولانا روم سے مسائل سلوک مثل وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود و معنی ابن الوقت و ابوالوقت و مسئلہ عینیت و غیریت وطرق وصول وغیر ذالک کو ملتقط فرماکر نہایت خوبی سے جمع فرمایا ہے اس کی تالیف کی غرض یہ کہ جن لوگوں کو مثنوی شریف کی استعداد نہ ہو مگر اس کے مسائل پر مطلع ہونا چاہیں انکو کلید مثنوی کی حاجت نہ رہے اور دوسرا جزؤ اس جلد کا بعض مضامین جزو یہ امداد الفتاوی پر مشتمل ہے .

چوتھی جلد صرف رسالہ ، عرفان حافظ ، پر مشتمل ہے . یہ رسالہ حافظ شیرازی کے ____ دیوان کی ردیف خاء تک کی شرح ہے . جس میں سلوک وتصوّف کوٹ کوٹ کر بھرا گیا ہے

پانچویں جلد کے تین جزو ہیں پہلا جزو رسالہ حقیقۃ الطریقۃ من السنۃ الانیقۃ ہے اس میں تیرہ باب ہیں جن کے مضامین مختلط طور سے لکھے ہیں اور ہر مضمون پر اس باب کا نام بھی لکھ دیا ہے. جس باب کا وہ مسئلہ ہے اور وہ تیرہ باب یہ ہیں

۱۔ اخلاق ۲۔ احوال ۳۔ اشغال ۴۔ تعلیمات ۵۔ علامات ۶۔ فضائل ۷۔ عادات ۸۔ رسوم ۹۔ مسائل ۱۰۔ اقوال ۱۱۔ توجیہات ۱۲۔ اصلاح ۱۳۔ متفرقات ان ابواب کے مضامین کو تین سو تئیس احادیث صحیحہ سے ثابت فرمایا ہے جس کے دیکھنے سے صوفی غالی کا غلو اور منکر تصوّف کا انکار کافور ہو جاتا ہے

اس جلد کا دوسرا جزو رسالہ "التکشف [illegible] الدقیقۃ" ہے اس میں بعض مضامین ضیاء القلب و دیگر رسائل کو بھی احادیث سے ثابت فرمایا ہے.

تیسرا جزو تائید الحقیقت عربی مع ترجمہ اردو ہے جو کہ حقیقت الطریقہ کے بعد ہے اس میں آیاتِ قرآنیہ سے مقاصدِ سلوک کو ثابت فرمایا ہے

التکشف میں مندرجہ ذیل رسالے بھی بتمامہا لکھے گئے ہیں (۱) تذئیل قصد السبیل (۲) طلسم کشائے فریمیسن (۳) ملخص الانوار والتجلی (۴) مسائل المثنوی (۵) الفتوح فیما یتعلق بالروح (۶) عرفان حافظ (۷) حقیقۃ الطریقہ من السنۃ الانیقۃ (۸) تائید الحقیقۃ بالآیات العتیقۃ مع ترجمہ بر حاشیہ (۹) النکتۃ الدقیقۃ مما یتعلق بالحقیقۃ

التکشف میں مندرجہ ذیل رسالوں کے مضامین منتخب کرکے لکھے گئے ہیں

(۱) حصہ اول بہشتی زیور (۲) کرامات امدادیہ (۳) التقی (۴) خاتمہ بالخیر (۵) امداد الفتاوی (۶) اوراد رحمانی (۷) فروع الایمان (۸) شوق وطن

التکشف میں مندرجہ ذیل رسالوں کے صرف نام ہی حوالہ کے لئے لکھے گئے ہیں

(۱) بہشتی زیور تا حصہ ہفتم، (۲) بہشتی گوہر (۳) قصد السبیل (۴) تعلیم الدین باب پنجم (۵) حق السماع (۶) کمالات امدادیہ (۷) رونمائے مثنوی (۸) تلخیص البدایہ

(۲) اصلاح المزاج باصلح العلاج ۔

یہ رسالہ ایک شخص کے خط کا جواب ہے جسمیں عشق مزاجی کے مرض کا علاج درج ہے

(۳) ۔ القول الفصل فی بعض آثار الوصل ۔

یہ رسالہ ایک اجازت یافتہ صاحب کے سوالات کا جواب ہے طویل ہونے کی وجہ سے مستقل رسالہ بنا دیا گیا ہے اور مؤلف کی تصنیف ، تربیت السالک ، کا جزو بنا دیا گیا ہے

(۳) ۔ الاعتدال فی متابعۃ الرجال ۔

اس میں فن تصوف کا ایک مسئلہ بیان کیا گیا ہے اور تربیت السالک ، کا جزو بنا دیا گیا ہے

(۴) ۔ الرفیق فی سواء الطریق ۔ (دو حصے)

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اہتمام سے آپ رح کے مختلف مواعظ سے منتخب شدہ تصوف کے عام مضامین کا مجموعہ ہے متصوفین کے لیئے بے حد مفید ہے

(۵) ۔ السلم فی السم ۔

اصلاح باطن کے متعلق اس رسالہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ

امور غیر اختیاریہ کے درپے نہ ہونا چاہیئے اور امور اختیاریہ میں ہمت سے کام لینا چاہیئے جو کوتاہی ہو جائے اس پر استغفار کرنا چاہیئے

(۶) . التیم فی التسم .

اصلاح باطن کے متعلق یہ رسالہ ایک صاحب کے خط کا جواب ہے جسمیں آپؒ سے دریافت کیا گیا تھا کہ طاعات میں ترقی اور معاصی میں تنزلی پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے آپؒ نے جواب دیا کہ یہ دونوں امور اختیاریہ ہیں اس کے لیئے مجاہدہ کی ضرورت ہے

(۷) . انوار النظر فی آثار الظفر .

ایک شخص کے حالات کی تحقیق پر یہ رسالہ . تربیت السالک . کا ایک جزو ہے طویل ہونے کی وجہ سے علحدہ نام رکھ دیا گیا

(۸) ارضی الاقوال فی عرض الاعمال

اس رسالہ میں دنیوی اعمال کے آخرت میں خاص شکل متشکل ہو کر آنے کا بیان ہے اور یہ رسالہ مثنوی معنوی دفتر دوم کے چند اشعار کا خلاصہ ہے

(۹) . الجلاء والشوف فی الرضا والخوف .

اس رسالہ میں تصوف کے اہم مضمون . الرضا بالقضا اور خوف و خشیت کا بیان ہے

(۱۰) . الاستبداد لاھل الاصطفاد .

یہ رسالہ مولف کی تصنیف . تربیت السالک . کا جزو ہے اور ایک راہ طریقت کے طویل خط کا مبہم بالشان جوابی مضمون ہے

(۱۱) . انوار الوجود فی اطوار الشہود .

یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ، التکشف ، کا جزو ہے اس میں مسئلہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کے مسائل کی تحقیق ہے

(۱۲) . النکت الدقیقہ .

یہ رسالہ تصوف کے نکات دقیقہ اور ضیاء القلوب . کے بعض مضامین پر مشتمل ہے اور . التکشف . کے آخر میں مندرج ہے

(۱۳) الثلاثین بشکل جدول (عربی)

یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "کتاب الاربعین" کی تلخیص فرمائی ہے اور ثلاثین کے نام سے جدول کی شکل میں ہے جس کے مطالعہ کے بعد اصل کتاب کے پڑھنے سے بے نیازی ہو جاتی ہے

(۱۴) البصائر فی الدوائر

اس رسالہ میں نقشبندیہ خصوصاً مجددیہ کے ایک اصطلاحی لفظ "دوائر" کی تفسیر و تحقیق بیان کی گئی ہے جس کا تعلق مراقبات سے فنِ تصوف کے شائقین کے لیے مفید ہے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس ۱۹۶۲؁ دیوبند) کے صفحہ نمبر ۷۵۱ تا ۷۵۵ مندرج ہے

(۱۵) "التصرف فی تحقیق التصرف"

یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا عربی رسالہ ہے جس کا ترجمہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں توجہ باطنی کے ذریعہ دوسرے شخص پر کوئی اثر ڈالنے

کی حقیقت بیان فرمائی ہے جس کو صوفیہ کی اصطلاح
میں تصوف کہتے ہیں اسی کا نام توجہ ہے اس کی حقیقتِ
اصلیہ سے عدم واقفیت کی وجہ سے اکثر لوگ غلط فہمی کا شکار
ہو جاتے ہیں اس رسالہ میں مسئلہ مذا کے تمام پہلوؤں کو قرآن
وحدیث کی تصریحات کی روشنی میں واضح فرمایا ہے یہ رسالہ
حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ
علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۷ء) کے صفحہ نمبر ۸۳۹ تا
۸۵۰ میں مندرج ہے

(۱۶) "التجلی العظیم فی احسن تقویم"
یہ رسالہ تصوف کے مختلف مسائل پر مشتمل ہے اور
"انوار الوجود" کا جزو قرار دیا گیا ہے

(۱۷) "التحریض علی حالم التحریض"
یہ ایک حدیث "اِنّ مثل الذی یعود فی عطیۃ کمثل الکلب
اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ فاکلہ"
کی شرح کا لقب ہے اور التشرف کی جلد ثالث کا
جزو ہے اس کے علاوہ مؤلف کی کتاب بوادر النوادر

مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور 1962) کے صفحہ نمبر ۷۷۱

تا ۷۵۹ میں مندرج ہے

(۱۸) الدلالۃ لاھل الضلالۃ

یہ رسالہ تصوف کی حقیقت اور علم با عمل کے بیان سے متعلق ہے اور یہ ایک ایسے صاحب کے متعلق تحریر فرمایا تھا جو سلسلہ قادریہ ونقشبندیہ کے بزرگوں سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس نے ہجوم وساوس اور خیالات سے تنگ آکر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا تھا

(۱۹) التصحیح فی حکم الوسوسہ

یہ رسالہ تصوف کے مضمون پر مشتمل ہے اس میں مراتب خیال یعنی ھاجس، خاطر، حدیث النفس، ہم اور عزم وغیرہ کی تعریفیں شامل ہیں۔ "التشرف" کا جزو بن کر شائع ہوا ہے اس کے علاوہ مؤلف رح کی مشہور کتاب "بوادر النوادر" (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور 1962

کے صفحہ نمبر ۷۷۹ تا ۷۸۲ میں مندرج ہے

(۲۰) الارشاد الی مسئلۃ الاستمداد

یہ رسالہ مؤلف رح کی مشہور کتاب " الشرف " کا جزو ہے اور " بوادر النوادر " کے صفحہ نمبر ۷۶۵ تا ۷۷۱ مندرج ہے

(۲۱) التخفیف فی الاختیار الضعیف

اس رسالہ میں امور اختیاریہ کے مسئلہ کی نسبت ایک وسوسہ اور شبہ کا جواب ہے شبہ یہ تھا کہ جسمانی امراض خاص کر ضعف قلب اور ضعف دماغ وغیرہ امراض سے انسان کا اختیار مضمحل اور ضعیف ہو جاتا ہے کیا ایسی صورت میں وہ امور اس کے حق میں غیر اختیاری ہو جائیں گے اس رسالہ میں اس کا مفصل جواب ہے یہ رسالہ مؤلف رح کی کتاب " بوادر النوادر " مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور 1962 کے صفحہ نمبر ۸۶۷ تا ۸۷۰ میں مندرج ہے

پ

(۲۲) بطلان الاحلام ببرهان الاحکام

بعض جہلاء کو مغالطہ ہو گیا کہ شریعت میں تو پیر کو پیر اور خدا کو خدا کہنا چاہیئے مگر طریقت میں پیر اور خدا دونوں ایک ہیں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ میں اس غلط فہمی کی تردید بیان فرمائی ہے

ت

(۲۳) تربیت السالک و تنجیۃ الہالک

یہ کتاب علم تصوف کی مشہور اور معروف کتاب ہے اور سالکین راہ طریقت اور ذاکرین و شاغلین کے لیئے انتہائی مفید مجموعہ ہے نفس و شیطان کے مکر سے بچنے کے لیئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ کتاب کے سات حصے ہیں جن میں بیعت و صحبت شیخ، اخلاق حمیدہ، اخلاق رذیلہ اعمال مختلفہ، احوال تصوف، ذکر و شغل، رؤیا و کشف، وساوس و خیالات وغیرہ کے مرکزی عنوانات کے تحت تصوف کے سینکڑوں مسائل کو واضح فرمایا ہے

(۲۴) تعلیم الطالب مع شجرۂ طیبہ چشتیہ عالیہ

یہ رسالہ طالب کے لیئے مفید نصائح کا مجموعہ ہے اس کے علاوہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ طیبہ ہے جس میں تمام بزرگوں کے سلسلہ کا مختصر حال، تاریخ وفات اور مقام دفن درج ہے

(۲۵) تلخیص البدایہ

یہ کتاب امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی کی تصنیف • ہدایۃ الہدایہ • کی تلخیص ہے جو علم تصوف میں ہے کتاب کی قسم اوّل طاعات میں ہے جس کے ضمن میں آداب الاستیقاظ من النوم، آداب دخول الخلاء، آداب الوضوء، آداب الغسل، آداب القراءۃ القرآن آداب النوم، آداب الصلوٰۃ، آداب الصیام وغیرہ کا ذکر ہے اور دوسری تیسری قسم میں خواص خمسہ کے معاصی، وعدہ خلافی، حفظ لسان، جدال و مناقشہ، تزکیۂ نفس مزاح و استہزاء، بد دعا، حفاظت بطن من

تناول الحرام، حفاظتِ فروج اور معاصی قلب وغیرہ
کا ذکر ہے

(۲۶) تائید الحقیقۃ بالآیات العتیقۃ

تصوف کے مختلف مسائل پر عربی کا رسالہ ہے جس میں آیاتِ
قرآنیہ سے مقاصدِ سلوک ثابت کیے گئے ہیں اردو
ترجمہ بھی ساتھ ہی ہے

(۲۷) تمییز العشق من الفسق

اس رسالہ میں بعض مدعیانِ تصوف کی ایک غلطی پر تنبیہ
ہے کہ انہوں نے بعض بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کو
غلط سمجھ کر حسن پرستی اور عشق مجازی کو ثابت کیا ہے بلکہ
عشق مجازی کو واسطہ اور وسیلۂ مشاہدہ شمار کیا ہے اس
رسالہ میں اس کی تردید کی گئی ہے اور بزرگانِ دین
کے کلام موہم کی توجیہہ بیان کی گئی ہے یہ رسالہ
مؤلف کی تصنیف ۔ بوادر النوادر ۔ (مطبوعہ علمی پرنٹنگ
پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ نمبر ۷۵۱ تا ۷۵۸ میں مندرج
ہے اور یہ رسالہ ۱۳۵۱ھ صفر المظفر کے مہینہ میں تحریر کیا گیا تھا

(۲۸) حقیقت الطریقۃ من السنۃ الانیقہ

یہ رسالہ مؤلفؒ کی تصنیف "التکشف" کی جلد پنجم میں شامل ہے اس کے تیرہ باب ہیں جن میں طریقت کی حقیقت کو تین سو احادیث سے ثابت فرمایا ہے

(۲۹) حسن العلاج لسوء المزاج

عشق مجازی میں مبتلا ایک شخص نے ایک طویل خط میں اپنا حال شاہ عرض کیا تھا اس رسالہ میں اس خط کا جواب ہے جس میں اس شخص کے مرض کا شافی علاج بتلایا گیا ہے

(۳۰) حل الاشکال علی ضرورۃ الشیخ مع وجود الاختیار فی الاعمال

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاحی تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے بذریعہ خط اپنا یہ اشکال پیش کیا کہ جب تمام اوامر کا کرنا اور نواہی سے رکنا امور اختیاری ہیں اور بقول آپ اختیاری کی ضد بھی اختیاری ہوتی ہے تو پھر تعلق شیخ

کی کیا ضرورت ہے اس رسالہ میں ضرورتِ شیخ پر شبہ
کا جواب تفصیل سے تحریر فرمایا ہے۔ حضرت تھانویؒ کی تصنیف
بوادر النوادر۔ (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۸۶ء) کے صفحہ
نمبر ۸۶۴ تا ۸۶۷ میں مندرج ہے

(۳۱) حق السماع

اس رسالہ میں غنا اور راگ وغیرہ سننے کا شرعی حکم بیان
کیا گیا ہے اور اس بارے میں اکابر ائمہ مجتہدین اور بزرگانِ امت
کے اقوال کی روشنی میں سیر حاصل فقہی تحقیق کی ہے
دراصل یہ رسالہ اس وقت تصنیف کیا گیا تھا جب قوالی اور
غنا کی مجالسِ سماع کا بہت زور تھا اور ہر عام آدمی
مجتہد بن کر مجالس سماع کو جائز قرار دینے کی کوشش کر رہا
تھا یہ رسالہ دس فصول اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے
فصل اوّل ۔ اس کی تحقیق میں کہ ائمہ مجتہدین میں سے کس نے
سماع کو جائز رکھا ہے
فصل دوم ۔ اس کی تحقیق میں کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک سماع کا

کیا حکم ہے

فصل ثالث : اسکی تحقیق میں کہ بعض کتب میں جو امام ابو حنیفہ رح سے جواز منقول ہے وہ حجت ہے یا نہیں

فصل چہارم : اسکی تحقیق میں کہ آیا حنفی کو مسئلہ سماع یا کسی دوسرے ایسے ہی مسئلہ میں اپنے امام کے مذہب کے خلاف عمل کرنا بلا ضرورت جائز ہے یا نہیں ؟

فصل خامس : اس کی تحقیق میں کہ اگر دوسرے ہی امام کا قول لے لیا جائے تو آیا مطلق سماع کی اجازت دی ہے یا مع آلات اور پھر کون سے آلات ؟

فصل سادس ۔ اسکے بیان میں کہ در صورت اباحت سماع آیا اسکی اباحت قیاسی ہے یا حضرت شارع علیہ السلام کے قول و فعل سے ثابت ہے ؟

فصل سابع ۔ اس کے بیان میں کہ در صورت اباحت اسکے لیے کچھ شروط و موانع ہیں یا نہیں اور ہمارے زمانہ میں آیا وہ شرائط پائے جاتے ہیں یا موانع موجود ہیں

فصل ثامن ۔ اگر کسی شخص کے حق میں بوجہ اجتماع شرائط

اجاحت کا حکم ہو لیکن دوسرے شخص کو جو رس کا اہل نہیں
عذر کا احتمال ہو رس صورت میں اہل کو اجتناب لازم
ہے یا نہیں ؟

فصل ثامن ۔ اگر نہ اسکو عذر ہو اور نہ اسکی وجہ سے
دوسروں کو تب بھی بوجہ تشبہ اہل بدعت کے رس کا
ترک ضروری ہے یا نہیں ؟

فصل عاشر ۔ اگر کہیں تشبہ کا بھی شبہ نہ ہو تب
بھی اختلاف علماء سے بچنے کی نیت سے یکسوئی اولیٰ ہے
یا نہیں ؟

خاتمہ میں بعض عوامی شبہات کا تشفی بخش
جواب ہے

اصل کتاب اردو میں ہے مولانا مستقیم علی صاحب
سلہٹی نے رس کا بنگلہ ترجمہ کیا ہے

(۳۲) (۵) دخول و خروج بر نزول و عروج

یہ ایک مراسلہ بعنوان ۔ نزول و عروج ۔ کا جواب ہے جس میں
تصوف کے چند عقدوں کو حل فرمایا ہے امداد الفتاوی جلد ۵

کا جزو بن کر شائع ہوا ہے

(۳۳) (صما) رونمائے مثنوی

اس رسالہ میں مثنوی شریف کے دیباچہ کی اردو نظم میں شرح فرمائی گئی ہے اور ابتدا میں ضروری مضامین بطور تمہید کے درج ہیں گویا یہ مثنوی شریف کی شرح کا مقدمہ ہے

(۳۴) رفع الضیق عن اہل الطریق

اس رسالہ میں امور غیر اختیاریہ کی تحصیل یا ازالہ کی فکر میں لگے ہوئے اصحاب کا علاج بتلایا ہے

(۳۵) رفع الشکوک ترجمہ مسائل السلوک

یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "مسائل السلوک" کا اردو ترجمہ ہے جس کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ طریقت اور شریعت میں جدائی اور فرق کے قائل حضرات غلط فہمی میں مبتلا ہیں کیونکہ شریعت عین طریقت اور طریقت عین شریعت ہے

(۳۶) (ش) شرح المراد

یہ تصوف کے ایک مضمون کا لقب ہے جو "تربیت السالک"
کا جزو بنایا گیا ہے

(۳۷) شمس الفضائل لطمس الرذائل

یہ اخلاق رذیلہ کی اصلاح کے متعلق ایک مضمون کا لقب
ہے جو ایک طالب اصلاح کے خط کے جواب میں تحریر کیا گیا
تھا

(ع)

(۳۸) عرفان حافظ

یہ کتاب حضرت خواجہ شمس الدین حافظ و عارف شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان کی ردیف خاء تک کی شرح ہے
دیوان حافظ کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہے اگر ردیف خاء
تک کی اس شرح کو بغور سمجھ لیا جائے تو بقیہ دیوان سمجھنے کی
صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور اصطلاحات صوفیہ سے ناواقفیت
کی وجہ سے جو گمراہی کا خطرہ ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے
صوفیاء کے لیے بہترین ذخیرہ ہے

(۳۹) عشرہ دروس تلخیص مائۃ دروس

یہ کتاب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب "مائۃ دروس" کا خلاصہ ہے اور دس علوم پر مشتمل ہے جس کی ترتیب یوں ہے

الدرس الاول فی اسرار الاحکام۔

الدرس الثانی فی اصول التعبیر۔

الدرس الثالث فی الرقی والعزائم۔

الدرس الرابع فی رسم الخط ورسم المکاتبۃ۔

الدرس الخامس فی اقسام الحکمۃ۔

الدرس السادس فی بعض المسائل من الحکمۃ الحقۃ۔

الدرس السابع فی العلوم الضارۃ والنافعۃ۔

الدرس الثامن فی علم التاریخ والسیر۔

الدرس التاسع فی آداب مختلفۃ۔

الدرس العاشر فی بعض ما تمس الحاجۃ علی التنبیہ علیہ فی زماننا وفی مکاننا۔

یہ کتاب ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۷ھ کو تھانہ بھون میں مکمل ہوئی۔

(۵۵) (۱۰) قصد السبیل الی المولی الجلیل

یہ کتاب فن تصوف میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی
تصانیف میں سے ایک مشہور، عام فہم اور کثیر النفع
تصنیف ہے جس میں تصوف کی حقیقت اور اس کا صحیح طریقہ
سمجھایا گیا ہے اور زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے
بندگان خدا کے لیے تصوف کی الگ الگ تعلیم درج فرمائی
اور ایسے لوگوں کے خیال کی تردید
فرمائی ہے جو تصوف کی حقیقت، ترک دنیا کو سمجھ کر تصوف کو
اپنے لیے دشوار سمجھتے ہیں کتاب ۶۰ صفحات پر مشتمل
ہے ہر باب کو ہدایت کے نام سے موسوم فرمایا ہے اور کل
نو ہدایات یعنی ابواب ہیں جن میں فقیری کی حقیقت،
درویشی میں داخل ہونے کا طریقہ، پیر کامل کی پہچان،
طریقت اور شریعت میں فرق، مریدین کے دستور العمل اور بہت
سی نصائح وغیرہ کا ذکر ہے اس کے علاوہ آپ کے دیگر
رسائل۔ السلسبیل لعابری السبیل، تسہیل رسالہ الیم فی السم اور
تسہیل رسالہ الطرق السم بھی اس میں درج ہیں

(۴۱) (ک) کلید مثنوی معنوی شریف جلد (۸)

یہ کتاب "مثنوی معنوی" کے اشعار کی شرح ہے اس میں حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل تصوف کو عام فہم بنا کر بڑی وضاحت سے سمجھایا ہے اور اس کے ساتھ کئی مقامات پر قدوۃ العلماء حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات معززہ بھی درج ہیں جس سے کتاب کی خوبی مزید نکھر گئی ہے شریعت و طریقت کے مضامین کے حل میں ایک معتبر کتاب ہے

(ل)

(۴۲) جامع کرامات الاولیاء

یہ کتاب "جامع کرامات الاولیاء" مطبوعہ مصر کی نامکمل تلخیص ہے

(۴۳) (م) مثنوی زیروبم

یہ کتاب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی تصنیف ہے جو زمانہ طالبعلمی میں تحریر فرمائی تھی اس فارسی

کی نظم ہے جو حسن و عشق کی داستان اور تصوف
کی روح رواں اور سوز و گداز کے مضامین سے لبریز ہے
اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف کی بحر
میں تحریر فرمائی ہے ۔

(۴۴) مسائل مثنوی

یہ رسالہ کلید مثنوی دفتر اول سے مسائل تصوف یعنی
وحدۃ الوجود ، وحدۃ الشہود ، ابن الوقت و ابو الوقت
کا بیان اور مسئلہ عینیت و غیریت و طرق وصول اور
دیگر منتخب شدہ اصطلاحات کا مجموعہ ہے اور
" التکشف " کا حصۂ سوم ہے

(۴۵) ملخص الانوار والتجلی

یہ رسالہ تصوف کے مسائل ۔ تنزلات ستہ اور انسانی
جامعیت کی تحقیق کا مجموعہ ہے اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ
کی تصنیف " التکشف " کی جلد دوم کا جزو ہے

(۴۶) معارف العوارف

یہ فن تصوف کی مشہور کتاب عوارف المعارف
(مصنفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ)
کا اردو ترجمہ ہے اس کے دو حصے ہیں

(۴۷) معارف المعارف

یہ عوارف المعارف کے اردو ترجمے معارف العوارف
کا حاشیہ ہے اور اسی کے ساتھ حواشی پر طبع ہوا ہے

(۴۸) مبادی التصوف

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک وعظ ہے جو آپ
نے ۲۰ شوال ۱۳۱۳ھ میں کانپور کی جامع مسجد کے امام صاحب
کے حجرہ میں چند مخصوص افراد کے سامنے بیان فرمایا تھا اس
میں طریق سلوک کا خلاصہ ذکر کیا ہے بیان کی اہمیت کے
پیش نظر آپ نے بیان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جس کو اس
پر عمل نہ کرنا ہو وہ اٹھ کر چلا جائے ورنہ اس کے لیے مضر ہوگا

مسائل السلوک من کلام ملک الملوک

یہ کتاب عربی زبان میں تصوف اور سلوک کے مسائل میں ہے جس میں تصوف اور سلوک کو آیات قرآنیہ سے ثابت کیا گیا گویا کہ اس کا ہر مسئلہ مدلول آیت قرآنی ہے ۱۳۳۵ھ میں لکھی جانی والی اس کتاب علم تصوف میں بنیادی حیثیت حاصل ہے بلا شبہ اس کتاب کو شریعت کی روح اور طریقت کی جان کہا جا سکتا ہے رفع الشکوک کے نام سے خود مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اردو ترجمہ کرنے کے باوجود کتاب عام فہم نہیں ہے اسی لئے مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ نے عام ناظرین کو تاکید ا ارشاد فرمایا ہے کہ اردو ترجمہ کے باوجود اس کتاب کے مضمون میں نزاکت باقی ہے اس لئے ناظرین اس کے مطالعہ میں اپنی رائے سے کام نہ لیں بلکہ اگر کوئی محقق میسر آجائے تو اس سے سمجھ لیں اور اگر محقق کے سمجھانے پر بھی سمجھ میں نہ آئے تو اس مقام کو چھوڑ دیں۔

مسائل السلوک" مع اردو ترجمہ "رفع الشکوک" حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر "مکمل بیان القرآن" (مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) کے حاشیہ میں چھپ چکا ہے۔

مسائل سلوک کو آیات قرآنیہ سے ثابت کرنے کی چند مثالیں۔

(۱) قولہ تعالیٰ و مما رزقناھم ینفقون: اس کے عموم میں یہ بھی داخل ہے کہ ہم نے ان کو جو انوار معرفت عطا فرمائے ہیں وہ ان کا طالبین پر افاضہ کرتے ہیں۔

(۲) قولہ تعالیٰ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔ اسی پر یہ قیاس کیا جائے گا کہ اعتقاد تو تمام مشائخ اہل حق کے ساتھ ایسا ہی رکھنا چاہیئے جیسے اپنے شیخ کے ساتھ البتہ اتباع صرف اپنے شیخ کا ہوتا ہے جیسا بعینہٖ یہی حکم ہے انبیاء علیہم السلام میں۔

(۳) قولہ تعالیٰ ان اللہ لا یستحی الایۃ اسمیں اصل ہے عادت صوفیہ کی کہ تمثیل مثالیں دیتے ہیں حیاء عرفی کی پرواہ نہیں کرتے

(۴) قولہ تعالیٰ واذ قال ربک للملٰئکۃ الایۃ یہ دلیل ہے اسکی کہ مدار خلافت علم و فہم ہے بشرطیکہ بدعملی نہ ہو نہ مجاہدہ اعمال میں اور مشائخ طریقت خلیفہ بنانے کے وقت اسی کی زیادہ رعایت کرتے ہیں۔

سے رفع الشکوک ۱۲

⑤ قولہ تعالیٰ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً :

یہ آیت اہلِ سلوک کے چلّہ کی اصل ہے اور گو یہ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہے لیکن جب اسکو نقل کرکے اسپر انکار نہیں کیا گیا تو یہ ہمارے لئے حجت ہو گیا ہے خصوصاً جب اس باب میں حدیث بھی آئی ہے۔

⑥ قولہ تعالیٰ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ صَفْرَآءُ الآیۃ

صوفیوں نے 'نفس' کو اس 'بقرہ' سے تشبیہ دی ہے اور اس سے اور مناسبت بڑھ جاتی ہے کہ یہ گائے اصفر تھی اور اہلِ کشف نورِ نفس کو بھی اصفر بتاتے ہیں۔

⑦ قولہ تعالیٰ وَاِنَّ مِنْھَا لَمَا یَھْبِطُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ۔

اس میں دلیل ہے قول صوفیہ کی کہ جمادات کے لئے اتنا شعور ثابت کرتے ہیں جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔

⑧ قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔

اس آیت میں ادبِ شیخ کی تعلیم ہے کہ جس امر میں ادبِ شیخ میں خلل پڑنے کا شبہ بھی ہو اس سے بھی بچنا چاہیئے۔

(۹) قولہ تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا الایۃ

اسمیں دلالت ہے اس شخص کی مذمت پر جو اپنے مریدوں کے سوا دوسروں سے علوم معاملہ کو چھپائے کیونکہ یہ علوم ما انزل اللہ میں داخل ہیں البتہ علوم مکاشفہ کے چھپانے کا امر کیا جاویگا کیونکہ وہ منزل نہیں اور بعض اوقات اسکے اظہار میں فتنہ ہو جاتا ہے۔

(۱۰) قولہ تعالیٰ ومن الناس من یشری الایۃ

اسمیں فناء نفس پر دلالت ہے کیونکہ اسکا حاصل دواعی نفس کا ترک کرنا ہے۔

(۱۱) قولہ تعالیٰ واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون۔

اسمیں اسطرف رمز ہے کہ مرجع قبض وبسط دونوں میں حقتعالیٰ ہے کیونکہ دونوں موصل الی اللہ اور اسکے ظہور تجلیات کے آئینے ہیں۔ پس دونوں محمود ہیں۔

(۱۲) قولہ تعالیٰ کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا۔

روح المعانی میں ہے کہ اس آیت سے اولیاء سیلئے صحت کرامات پر استدلال کیا گیا ہے کیونکہ قول مشہور پر حضرت مریم علیہا السلام

ولی ہیں بنی ہیں ۔

(۳) قولہ تعالیٰ ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم الآیۃ

اسمیں استطرادا اشارہ ہے کہ اگر معصیت کے ساتھ استدراج بھی ہو تو اس پر مغرور نہ ہو بلکہ اس حالت میں خیر قبض ہی میں ہے جس سے متنبہ ہو کر توبہ کرے کیونکہ احتمالاً اسباب قبض سے معصیت بھی ہے ۔ ہ

ہ رفع الشکوک ۱۲

(ن) نعم المنادی فی تصحیح المبادی

یہ رسالہ تین خطوط اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے جس میں ایک عازم طریق کی بنیادی ذہنی اصلاح کی گئی ہے اور طریق سلوک میں قدم رکھنے والے نو واردین کو پیش آنے والے وساوس و خیالات کے علاج کے علاوہ خصائل رذیلہ مثلاً حسد، کینہ، غصہ، تکبر، حبّ جاہ اور حبّ مال وغیرہ کو دور کرنے کا طریقہ بیان فرمایا ہے یہ رسالہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "بوادر النوادر" (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ نمبر ۸۶۰ تا ۸۶۴ میں مندرج ہے

مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمات

علم معقولات میں

(ت)

(۱) تلخیصات عشر

یہ کتاب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک معرکۃ الآراء کتاب ہے جس میں موصوف نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے یعنی مختلف علوم مثلاً علم منطق، فلسفہ، مناظرہ، مسائل دینی، عقائد، تعبیر خواب اور علم اسرار وغیرہ کی شہرۂ آفاق کتب کے خلاصے محققانہ انداز سے مرتب کرکے اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں جس کے مطالعہ کے بعد ان تمام کتب کے بالاستیعاب مطالعہ کی ضرورت کافی حد تک کم ہو جاتی ہے اصل میں یہ کتاب حضرت رح نے درس نصاب کے لیئے مرتب فرمائی تھی جو آپ نے کم فرصت طلبا کے لیئے مرتب فرمایا تھا اور جس کے ذریعہ صرف ڈھائی تین سال میں عربی زبان اور علوم اسلامیہ پر فاضلانہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے یہ کتاب تلخیصات عشر بھی دس مختصر نصاب کے دس رسائل کا مجموعہ ہے کتاب کے شروع میں درس مختصر نصاب کا نقشہ بھی "درس جان التکمیل فی زمان التقلیل" کے عنوان سے دیا گیا ہے

غرض یہ کہ حضرت کی یہ تالیف ایک نادر تحفہ اور عظیم دینی اور علمی کارنامہ ہے

(۲) تلخیص المرقات۔

یہ کتاب علم منطق کی مشہور کتاب "مرقات" کا خلاصہ ہے جو پینتیس ۳۵ فصول پر مشتمل ہے اور اس میں علم منطق کے صرف ایسے علمی مباحث لیئے گئے ہیں جو کہ کثیر الوقوع اور شدید الاحتیاج ہیں البتہ بعض مسائل ضروریہ دوسری کتب سے بھی لیئے ہیں

(۳) تلخیص الشریفیہ۔

یہ علم مناظرہ کے مشہور متن شریفیہ کی تلخیص ہے اس میں علم مناظرہ کی ضروری اصطلاحات مناظرہ، مجادلہ، مکابرہ، دعوی، علت ملازمہ اور مناقضہ وغیرہ کی تعریفیں مختصر انداز میں بیان کی گئی ہیں

(۴) تسہیل المعانی۔

یہ کتاب علم المعانی، علم البیان اور علم البدیع کے مسائل ضروریہ پر مشتمل ہے اصل میں امام سیوطی کا متن "نقایہ" جسمیں نہایت جامعیت واختصار کے ساتھ چودہ ۱۴ علوم مذکور ہیں اور جس کی انہوں نے خود ہی "اتمام الدرایۃ" کے نام سے شرح بھی لکھی ہے اس میں فن معانی

و بیان و بدیع بھی مذکور ہیں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس
اس میں سے فنون مذکورہ کے ساتھ کچھ شرح مذکور ہیں سے ملا کر اور کچھ
اپنی طرف سے بڑھا کر سب کو ممزوج کر کے ۔ تسہیل المعانی ۔
نام رکھ دیا گیا

(۵) تلخیص ہدایۃ الحکمۃ

یہ کتاب علم فلسفہ و حکمت کی مشہور کتاب ۔ ھدایۃ الحکمۃ ۔ کا خلاصہ ہے
جسمیں ھدایۃ الحکمۃ کے مسائل بلا دلیل جمع کیا گیا ہے اور ساتھ ہی بلا
تعرض دلیل مسائل باطلہ کی تعیین بھی کر دی ہے تاکہ کم فرصت طلبا کے
لئے مفید ثابت ہو جملہ مضامین کو قالوا اور قلنا کے عنوان سے
سوال جواب تحریر فرمایا ہے یہ ۲۱ شعبان ۱۳۲۱ھ کو بمقام تھانہ بھون
مکمل ہوئی

(۶) تیسیر المنطق حواشی تیسیر المنطق

یہ علم منطق کی مشہور ابتدائی کتاب ۔ تیسیر المنطق ۔ (مصنفہ
مولانا محمد عبد اللہ انصاری گنگوہی مدرس مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون)
کا حاشیہ ہے ابتدائی طلباء کے لیے انتہائی مفید ہے تیسیر المنطق کی
اصل کے ساتھ طبع ہوا ہے

(د) درایۃ العصمۃ۔ (۷)

یہ کتاب تین حصوں پر منقسم ہے حصہ اوّل میں کتاب
ھدایۃ الحکمۃ کے ان مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے جو شریعت
کے خلاف ہیں دوسرا حصہ رسالۂ حمیدیہ کا اختصار ہے جو فلسفہ
مروجہ کے اصولوں پر تنقیدات مفیدہ کا مجموعہ ہے اور تیسرے حصے میں
احکام ہیئت کے خاص ان مسائل پر جرح اور تنبیہ ہے جو
شریعت کے خلاف ہیں یہ کتاب ۱۳۲۰ھ میں مقام چرتھاول
میں لکھی گئی

مولانا اشرف علی
تھانویؒ کی خدمات
اصلاحِ معاشرہ
میں

(الف)

اصلاح انقلاب امت

یہ کتاب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کثیر النفع اور مجددانہ تصنیف ہے جس میں آپ نے مسلمانوں کے حالات کا بخوبی مطالعہ فرماکر ان کی علمی اور عملی کوتاہیوں کی نشاندہی کرکے طرق اصلاح کی طرف راہنمائی فرمائی ہے یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے،

پہلے حصہ کے بنیادی عنوانات درج ذیل ہیں

طرق اصلاح انقلاب ، قرآن مجید ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج ، قربانی ، کفارہ مالیہ ، منت مالی ، صدقہ نافلہ ، معاملۂ میت ، تعلیم نسواں معاملۂ سفر ، استاد شاگرد کے حقوق میں کوتاہیاں

دوسرے حصے کے عنوانات درج ذیل ہیں

نکاح ، مصاهرت ، رضاع ، کفاءت ، مہر ، عدل بین الزوجین ، طلاق ، عدت ، نفقہ ، لقطہ مفقود ، تعزیر ، تعیین اور تکفیر کے متعلق کوتاہیاں

پہلے یہ کتاب دار العلوم دیوبند کے معروف ماہنامہ

"القاسم" میں قسط وار شائع ہوتی تھی بعد میں
کتابی شکل میں طبع ہوئی۔ لیکن صرف ایک بار
شائع ہونے کی وجہ سے کتاب زیادہ ہاتھوں میں نہ
جاسکی پھر پاکستان بننے کے بعد عارف باللہ ڈاکٹر
عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اور محترم مولانا محمد
تقی عثمانی اور ان کے متعلقین کی محنت سے عہد حاضر کے لحاظ
مطابق پیراگراف قائم کرکے اور بہت سے ذیلی عنوانات
لگا کر انتہائی دلکش اور عام فہم ترتیب سے دوبارہ
طبع ہوئی ہے

آداب زندگی

یہ کتاب حضرت تھانویؒ کی درج ذیل چار کتب کا مجموعہ
ہے
(۱) حقوق الاسلام (۲) حقوق الوالدین (۳) آداب المعاشرت
(۴) اغلاط العوام دارالاشاعت کراچی سے طبع ہوئی
یہ کتاب نہایت مفید اور عام فہم ہے۔

آداب المعاشرت

اس کتاب میں مہمانی ہدیہ خط و کتابت گفتگو
سفر اور استنجاء وغیرہ کے ایک صد بیس ۱۲۰ آداب ذکر کئے گئے
ہیں جن کا لحاظ رکھنے سے کسی کی حق تلفی نہیں ہوتی اور
باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے حضرت تھانوی نے یہ
کتاب اس لئے تحریر فرمائی کہ بہت سے دیندار کہلانے
والے لوگ بھی صرف عقائد و عبادات کو دین سمجھنے لگے اور
معاشرتی طور طریقوں کو اسلامی اصولوں سے لاتعلق
قرار دینے لگے کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے
کہ مسلمان بننے کے لئے اپنی معاشرتی زندگی کو بھی شریعت
کے تابع بنانا از حد ضروری ہے یہ کتاب ۸ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ
ہجری کو خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں مکمل ہوئی

اصلاح الرسوم

آج رسومات کی پابندی مسلمانوں میں اس حد تک بڑھ
گئی ہے کہ اپنے آپ کو دین دار کہلانے والے لوگ بھی اپنے

گھرانوں میں رسومات کا شکار ہیں فضول اور بیہودہ رسومات مسلمانوں کو تیزی سے تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں حضرت تھانوی رح نے اس رسالہ میں پیدائش سے لیکر موت تک کی رسومات مروّجہ کی خرابیاں بیان کرتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھایا ہے کہ رسوماتِ مروّجہ کی وجہ سے نہ صرف دین تباہ ہوتا ہے بلکہ دنیا میں بھی تباہی اور افلاس کی طرف پہنچا دیتی ہیں علاوہ ازیں کتاب میں محرم، شبِ برات، میلاد شریف، فاتحہ، ایصال ثواب اور توسل وغیرہ کے شرعی احکام بھی بیان فرمائے ہیں۔

ازالۃ الرین عن حقوق الوالدین

بعض لوگ حقوق الوالدین کی ادائیگی کے مسئلہ پر تفریط سے کام لیتے ہیں جس کی وجہ سے دوسرے اہل حقوق پر زیادتی ہو جاتی ہے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ میں والدین کی اطاعت کی حدود بیان فرمائی ہیں تاکہ والدین کی اطاعت میں تفریط کرنے سے دوسروں کے حقوق پامال نہ ہوں۔

المواھب

یہ چند اصلاحی مضامین کے مجموعہ کا لقب ہے جو "المواھب" کے نام سے امرتسر کے اخبار "العدل" میں شائع ہوئے تھے۔

اغلاط العوام

بہت سے مسائل ایسے ہیں جو عوام الناس میں غلط مشہور ہو گئے ہیں

اور بعض لوگ ان کو صحیح اور درست سمجھتے ہیں اس رسالہ میں ان
کو تفصیل سے ذکر فرما کر ان کی تصحیح فرمادی ہے۔

القول الاحکم فی تحقیق التزام مالایلزم

اس رسالہ میں "التزام مالا یلزم" کی تعریف اور اقسام
کا ذکر ہے اور ایک صاحب کے سوالات اور حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ
کے جوابات کا مجموعہ ہے۔ امداد الفتاویٰ صفحہ ۳۲۴ ج۵ میں مندرج ہے

الفعل المحرم فی فصل المحرم

یہ رسالہ منکرات محرم پر مشتمل ہے جسکو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ
کی فرمائش اور نگرانی میں مولانا عبد الواحد فاروقی تھانوی نے
مرتب فرمایا تھا۔ امداد الفتاویٰ، صفحہ ۳۳۱ ج۴ میں مندرج ہے

القول الصواب فی مسئلۃ الحجاب

یہ اسلامی پردہ کے متعلق نہایت جامع اور مختصر رسالہ ہے
افراط و تفریط سے پاک معتدل اور محققانہ طرز پر ہے دلائل عقلیہ

و نقلیہ کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔

القاء السکینۃ فی تحقیق ابداء الزینۃ

ایک سائل نے سوال کیا تھا کہ بعض لوگوں نے سورۃ نور کی آیت ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا، میں ما ظھر منھا کی جو تفسیر وجہ اور کفین کے ساتھ کر کے عدم وجوب استتار وجہ و کفین پر جو استدلال کیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں یہ رسالہ سائل کے سوال کے جواب پر مشتمل ہے جس میں اس بات کی تردید کی ہے کہ چہرہ اور ہتھیلیوں کا پردہ واجب نہیں ہے اور سورۃ نور کی اس آیت کی تفسیر صحیح بیان کی ہے یہ رسالہ مؤلف کی مشہور کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور سنہ ۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۵۷۰ تا ۵۸۱ میں مندرج ہے۔

الشراب السراب

بعض مشائخ سے شراب کا تلبس منقول ہے کسی سے خریدنا کسی سے پینا پلانا بھی اس رسالہ میں اس کی تحقیق و توجیہ کی گئی ہے

کہ یہ باتیں کہاں تک صحیح ہیں؟

الطرائف والظرائف

یہ مختلف نادر مضامین، فوائد علمیہ، نکاتِ تصوف، عملیات اور نسخہ جات وغیرہ پر مشتمل حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیاض مبارک ہے۔

العذر والنذر

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ میں تحریر فرمایا جس میں آپ نے اعلانِ عام فرمایا کہ حیاتِ مستعارہ کا کوئی اعتبار نہیں خدا جانے کس وقت اس جہانِ فانی سے کوچ کرنا پڑے لہٰذا جس کسی کا کوئی حق میرے ذمہ ہو اور میں اس سے بے خبر ہوں وہ مجھ سے طلب کرے یا معاف کر دے۔ گویا آپ نے اس تحریر کے ذریعہ اپنے متعلقین منتسبین اور عامۂ مسلمین کو عملی تعلیم دی ہے۔

الاستحضار للاحتضار مع تقلبات الاطوار

اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حدیث وصیت پر عمل کرنے اور اپنے متعلقین و منتسبین کو تعلیم دینے کیلئے چند وصیتیں درج فرمائی ہیں جو دکان، سامان، امانت، کتابیں اور کارآمد ردی کاغذات وغیرہ کے متعلق ہیں اور ہمارے لئے بہترین سبق کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے محرم الحرام ۱۳۲۶ھ میں تحریر فرمایا تھا۔

ارشاد الهائم فی حقوق البهائم

یہ رسالہ جانوروں کے حقوق کے متعلق ہے کہ مالک یا قابض پر جانوروں کے کیا حقوق ہیں اور لوگ ان کے حقوق کی پامالی کیوجہ سے کس قدر گناہ گار ہورہے ہیں جانوروں کے مالکوں کیلئے انتہائی مفید کتاب ہے۔

امواجِ طلب

یہ کتاب منظوم دعاؤں کا مجموعہ ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے
پہلا حصہ بزبان فارسی ہے اسمیں مولانا رومی و جامی و نظامی
و عطار و سعدی و عراقی رحمہم اللہ تعالیٰ کے دعائیہ اشعار فارسی
درج ہیں۔ دوسرا حصہ بزبان عربی ہے اسمیں شجرہ طیبہ امدادیہ
اور مناجات حضرت زین العابدینؒ اور شیخ جلال الدین فرمانی
اور دیگر مناجات عربیہ درج ہیں۔ تیسرا حصہ بزبان ہندی ہے اسمیں
شجرہ طیبہ چشتیہ اور نظم شورانگیز حضرت پیر جی امداد علی
صاحب مرحوم اور تحفۃ العشاق و گلزار معرفت و گلزار ابراہیم
سے نظمیں انتخاب کرکے درج فرمائی ہیں۔ اشعار کا ذوق رکھنے والے
حضرات کیلئے بہترین مجموعہ ہے۔

الاستبصار فی فضل الاستغفار

یہ رسالہ استغفار کے فضائل اور اسکے پڑھنے کے طریقے پر
مشتمل ہے۔

اوراد رحمانی

یہ رسالہ تسبیح، تحمید اور تکبیر کے فضائل اور خواص پر مشتمل ہے ۔ اسکے علاوہ آخر میں اسماء جلالیہ، جمالیہ و کمالیہ کی تفصیل اور ایک پر اثر نظم بھی درج ہے

القول الصحیح فی تحقیق بعض اجزاء دوازدہ تسبیح

اس رسالہ میں سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ امدادیہ کا معمول بھا ورد دوازدہ تسبیح کی توجیہ اور تحقیق درج ہے اور اسکے جواز میں بعض علماء ظاہر کے شبہات کے جوابات بھی مندرج ہیں۔

الاقتصاد فی التقلید و الاجتہاد

اس رسالہ میں تقلید شخصی و تقلید مطلق کے متعلق مضمون ہے متین و سنجیدہ عبارت پر مشتمل یہ مضمون افراط و تفریط سے پاک اور عالمانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ تقلید کی حقیقت

سمجھنے کیلئے انتہائی مفید ہے

الخطوب المذیبہ للقلوب المنیبہ

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب عقد ثانی فرمایا تو بعض مخالفین نے زبان درازیاں شروع کر دیں اور اعتراضات کئے اس رسالہ میں اسکی تفصیلات درج ہیں۔

التوجہ عن فساد التوجہ

یہ رسالہ مروجہ چندہ کے بعض مفاسد کے بیان پر مشتمل ہے حصول چندہ کے نظام میں درستگی پیدا کرنے کیلئے اس رسالہ سے راھنمائی ضروری ہے۔

اخبار الزلزلہ

یہ رسالہ زلزلہ کی شرعی حقیقت کے بیان میں ہے جو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسوقت تحریر فرمایا تھا جب ایک مرتبہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ کو بجلی زلزلوں سے زیادہ

زلزلہ آیا تو لوگوں نے اس کے مختلف اسباب و آثار
بیان کرنا شروع کر دیئے۔

اضافات اشرفیہ

یہ برزخ، روح، رویت باری تعالیٰ، ثبوت حلقہ بندی صوفیاء،
زیورات کی زکوٰۃ وغیرہ جیسے مسائل پر ایک مختصر اور جامع
رسالہ ہے جو آپ نے زمانہ کانپور میں تحریر فرمایا تھا۔

اسلام اور ترقی

مغربیت سے مرعوب طبقہ ہمیشہ سے علماء پر الزام لگاتا رہا
ہے کہ علماء دین ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ حضرت
تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ میں اس بے بنیاد الزام
کا تحقیقی جواب اور ترقی کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔

احکام الایتلاف فی احکام الاختلاف

یہ رسالہ عوام الناس کی ایک عظیم غلطی کے ازالہ پر مشتمل ہے۔

غلطی یہ ہے کہ عام طور علی الاطلاق اتفاق کو مطلوب اور اختلاف
کو مذموم سمجھا جاتا ہے خاص طور پر علماء کے اختلاف کو تو
بہت ہی مطعون کیا جاتا ہے اس رسالہ میں بتلایا ہے کہ
اتفاق محمود نہیں ہے جیسے امر باطل کا اتفاق نہیں اور
ناحق بات پر اتفاق کرنا غلطی اور بے وقوفی ہے۔ یہ رسالہ
آپ کی کتاب بوادر النوادر کے صفحہ ۷۱۸ تا ۷۲۱ میں درج ہے

السنۃ الجلیۃ فی الچشتیۃ العلیۃ

عوام میں یہ خیال ترقی کر رہا تھا کہ صوفیہ میں عموماً اور چشتیہ
میں خصوصاً شریعت کو غیر ضروری جاننے لگے اور حد کفر تک
پہنچ گئے اور غیر معتقدین میں یہ خرابی آئی کہ صوفیائے کرام
کو غیر متبع شریعت جان کر ان سے بدگمان اور گستاخ ہو گئے
اور حد معصیت تک پہنچ گئے۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
مشائخ حضرات چشتیہ کے اقوال، اعمال و احوال کا یہ ذخیرہ
جمع فرمایا ہے اور ان کے شریعت مطہرہ کا پابند ہونا دکھلایا ہے
اور معتقدین اور غیر معتقدین دونوں کی غلطیوں کا ازالہ فرمایا ہے

الاختلاف للاعتراف در قبح افراط و تفریط در انساب

اس رسالہ میں مسئلہ نسب میں افراط و تفریط کی تحقیق اور اسکی حقیقت بیان فرمائی ہے اس لئے کہ بہت سے لوگ حسب و نسب پر بہت زیادہ فخر کرتے ہیں اور دوسرے خاندان کو تنقیص و تذلیل کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسکا رد فرما کر جن مقامات پر شریعت نے نسبی شرافت کو ملحوظ رکھا ہے ان کا ذکر فرمایا ہے۔

اعداد الجنۃ للتوقی عن الشبہۃ فی اعداد البدعۃ والسنۃ

اک ایک صاحب کو حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "ایضاح الحق الصریح" کی ایک عبارت پر شبہ واقع ہو گیا تو حضرت تھانویؒ نے اس شبہ کے ازالہ کیلئے یہ رسالہ تحریر فرمایا جس میں بدعت و سنت کی تعریف اور ان کے مابین فرق مفصل بیان فرمایا ہے۔ یہ رسالہ مؤلف رحمہ اللہ کی کتاب "بوادر النوادر" (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور) کے صفحہ

۸۳۷ تا ۸۳۸ میں مندرج ہے اور ان کو حضرت تھانوی
نے ۱۳۵۲ھ میں تحریر فرمایا۔

اصلاح النساء

یہ ایک رسالہ ہے جس میں تعرف الاشیاء باضدادھا۔
(چیزیں اپنی ضدوں سے پہچانی جاتی ہیں) کے اصول کے تحت
صالح اور نیک خواتین کے مقابلہ میں غیر صالح اور شریر
اور بعض تائب عورتوں کے واقعات جمع کیے گئے ہیں
اسکے علاوہ عورتوں کے بہت سے عیوب پر مشتمل حضرت
کے ایک مرید کی ایک یادداشت بھی حضرت کے مطالعہ
اور اصلاح کے بعد اسمیں داخل کردی گئی ہے۔ رسالہ کی
ترتیب یوں ہے اول غیر صالح عورتوں کے واقعات پھر
تائب عورتوں کے واقعات پھر حضرت تھانویؒ کی ایک تنبیہ
اسکے بعد عورتوں کے عیوب پر مشتمل یادداشت ہے۔
غرض یہ کہ عورتوں کی اصلاح کیلئے ایک بہترین مجموعہ ہے
جسکو بہشتی زیور حصہ ہشتم کا ضمیمہ بنایا گیا ہے۔

ب

بہشتی زیور

بہشتی زیور حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک انتہائی مشہور آفاق اور کثیر النفع تصنیف ہے بلکہ یوں کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ کتاب عام لوگوں کیلئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تعارف اور پہچان کی علامت ہے اسکی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ تھوڑا بہت دین سے تعلق رکھنے والے گھرانوں کے مرد، عورت، بوڑھے، بچے تقریباً سب ہی اس سے واقف ہیں اور اکثر و بیشتر گھروں کی الماریاں اس کتاب کی جلدوں سے مزین ہیں۔ تعریف و تعارف سے بے نیاز اس کتاب کی عزت افزائی کا یہ عالم ہے کہ سندھی، ہندی، بنگالی، برمی، گجراتی، پشتو اور مزید کئی زبانوں میں اسکا ترجمہ ہو چکا ہے اور اب تک مختلف زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ یہ کتاب دراصل حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا صنف نازک پر خصوصی احسان ہے کیونکہ اسکا نام عام ہونے کے باوجود یہ کتاب عورتوں کیلئے خاص ہے اس لئے اس کتاب کی تحریر کا داعیہ اسوقت پیدا ہوا جب حضرت

تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ علوم دینیہ سے عورتوں کی ناواقفیت
کی وجہ سے انکے عقائد، اعمال، معاملات، اخلاق اور طرز معاشرت
سب برباد ہو رہا ہے بلکہ ایمان تک کا بچنا مشکل ہو گیا ہے کیونکہ
جہالت کی وجہ سے کفریہ افعال واقوال تک سرزد ہو رہے ہیں
اور ایسی عورتوں کی گودوں یعنی تربیت گاہوں میں پلنے والے
بچے متاثر ہو رہے ہیں اگر انکے مرض کی اصلاح نہ کی گئی تو یہ لاعلاج
مرض بن سکتا ہے اس لئے حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضروری سمجھا کہ عورتوں
کو علوم دینیہ سے شناسائی کرانے کیلئے کوئی کتاب لکھی جائے
تاکہ اسکی برکت سے انکی اصلاح کی سبیل نکلے، اسوقت اسی
جذبہ کے تحت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۲۰ھ میں انتہائی
سادہ اور سلیس انداز میں بہشتی زیور لکھنے کا آغاز کیا اور
اسکے پہلے پانچ حصے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد رشید مولانا
احمد علی فتحپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپکے ارشاد کے مطابق مرتب
فرمائے۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ بہشتی زیور کے دیباچہ قدیمہ میں
فرماتے ہیں کہ اسمیں صرف دو قسم کے احکام لائے گئے ہیں ایک وہ جو

مردوں عورتوں کی ضروریات میں مشترک ہیں دوسرے وہ جو
عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان مخصوص مسائل میں یہ بھی
التزام کیا گیا ہے کہ حاشیہ پر اس باب میں مردوں کیلئے جو
حکم ہے اسکو بھی لکھ دیا ہے تاکہ مردوں کو بھی اس سے انتفاع ممکن ہو
اور ایسے مسائل میں غلطی نہ پڑے اور اس نظر سے کہ ضرورت کیلئے
اور کوئی کتاب نہ ڈھونڈنی پڑے شروع میں الف، بار، تا، بھی لکھا دیا
گیا جس کا ماخذ رسالہ "ترکیب الحروف" مصنفہ مخدومی جناب مولوی
منشی شوکت علی صاحب مرحوم ہے۔

بہشتی زیور کے کل دس حصے ہیں پہلا حصہ آداب معاشرت
سچی کہانیوں، عقائد، فوائد عبادات، وضو، غسل اور تیمم
وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہے دوسرا حصہ استنجاء، حیض
نفاس، استحاضہ، تجہیز و تکفین اور نماز کے تفصیلی مسائل
وغیرہ پر مشتمل ہے۔ تیسرا حصہ روزہ، اعتکاف، زکوٰۃ،
قربانی، عقیقہ، حج، قسم اور وقف وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہے
چوتھا حصہ نکاح، طلاق، خلع، حقوق زوجین، ظہار،
لعان، کفارہ اور عدت وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہے

پانچواں حصہ بیع، وکالت، مضاربت، امانت، ھبہ، اجارہ، تاوان، شرکت اور وصیت وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔

چھٹا حصہ ناچ گانا، آتش بازی، شطرنج، تاش وغیرہ کے مفاسد کے علاوہ عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، منگنی، شادی بیاہ، عید، ذی قعدہ، صفر، ربیع الاول، رجب، شب برات وغیرہ کی رسومات پر مشتمل ہے۔

ساتواں حصہ معاملات اور اخلاقیات کی بہت سی جزئیات پر مشتمل ہے۔

آٹھواں حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش، وفات، مزاج و عادات اور نیک خواتین کے ایک سو واقعات پر مشتمل ہے۔

نواں حصہ عورتوں اور بچوں کیلئے صحت کے متعلق ضروری باتیں اور کثیر الوقوع امراض کے علاج اور دواؤں پر مشتمل ہے یہ حصہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ مجاز بیعت مولانا حکیم محمد مصطفی بجنوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مرتب کیا تھا۔

دسواں حصہ گھریلو استعمال کی چیزیں بنانے کی ترکیب اردو کی انشاء وغیرہ کے قواعد کے علاوہ نفع و نقصان پہنچانے والی بعض کتب کی فہرست پر مشتمل ہے۔

ہر حصہ کے آخر میں اس حصہ سے متعلق تدریسی دستور العمل بھی تحریر کیا گیا ہے تاکہ بہشتی زیور سے معلم و متعلم دونوں کیلئے سہولت رہے بہشتی زیور کی سب سے پہلی طباعت مدرسہ نسواں سورتی رنگون برما کے مہتمم سیٹھ صاحب اور مولانا عبد الغفار رحمۃ اللہ تعالیٰ نکفوری کی صاحبزادگی کے مالی تعاون سے ہوئی۔

بہشتی زیور کا بنگلہ ترجمہ مولانا عبد الحکیم صاحب نے اور گجراتی ترجمہ جناب ابراہیم بن محمد پوریا سورتی صاحب نے اور پشتو ترجمہ جناب عزت محمد رسالدار میجر صاحب نے اور سندھی ترجمہ حصہ اول مولانا دین محمد صاحب نے اور حصہ ہفتم حاجی شیر محمد صاحب آف گھوٹکی نے بہشتی کوثر کے نام سے کیا ہے اور بہشتی زیور حصہ دوم کا برمی ترجمہ جناب حاجی محمد یوسف صاحب اور جناب حاجی داؤد غنی صاحب نے کرایا ہے۔

بوادر النوادر

یہ کتاب حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی آخری تصنیف ہے
جسمیں آپنے اپنی تمام تصنیفات میں مندرج خزینہ جواہر
کا جائزہ لیکر خاص خاص جواہر پاروں کو جمع فرمایا اس
لحاظ سے یہ کتاب گویا روح التصانیف ہے اس گنجینۂ علوم
و معارف کے مضامین، قرآنیات، حدیثیات، فقہیات
تصوف، فلسفہ و کلام اور عقائد پر مشتمل ہیں اور اسکے
کل تین سو (۳۰۰) عنوانات ہیں جنکو خود حضرت مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ
نے تین فہرستوں پر تقسیم فرمایا تھا پہلی فہرست کا لقب
غرائب الغرائب اور دوسری کا کلمۃ الدالہ علی حکم الضالہ
اور تیسری کا نوادر ہے اسکے علاوہ چوتھی فہرست بھی مرتب
فرمائی تھی جس کا لقب بدائع ہے مگر اسکے مضامین جمع نہ
فرما سکے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ
کی نادر اور الہامی تحقیقات کا یہ مجموعہ پہلی بار رجب ۱۳۵۹ھ
میں چھپا تھا۔ اسکی صورت بھی یہ ہوئی کہ آپکے انتقال سے[1]

[1] بوادر النوادر ص۲ مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور سن ۱۹۶۲ء ۱۳

چند روز قبل آپ کے مرید خاص جناب شیخ محمد عبدالکریم صاحب
سابق سیشن جج کراچی نے آپ کے ایماء کو پا کر بوادر النوادر
کے پانچ سو[۱] نسخے اپنے صرف سے طبع کروا کر حضرت تھانوی
رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بطور نذر پیش کیے تھے جنکو
خود حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ خاص سے اہل علم
دوستوں میں تقسیم فرمایا اسکے بعد تقسیم ہند سے قبل یہ کتاب
دو جلدوں میں شائع ہوئی تھی پھر ۱۹۶۲ء میں نئی ترتیب اور
خوبیوں کے ساتھ علمی پرنٹنگ پریس لاہور سے طبع ہوئی جس
کے ساتھ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقوشِ حیات کا اجمالی خاکہ
"حیاتِ اشرف" (مصنفہ مولوی غلام محمد بی اے عثمانیہ) کا بھی
اضافہ کیا گیا ہے کتاب کے آخر میں "مجموعۃ الرسائل الاشرفیہ"
کے عنوان سے مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ کے چالیس مستقل رسائل
میں درج کیے گئے ہیں جنکی فہرست مندرجہ ذیل ہے

① التحقیق الفرید فی حکم آلۃ تقریب الصوت البعید: بوادر النوادر ص ۵۲۷

② احسن التفہیم لمقولۃ سیدنا ابراہیم .... ص ۵۶۵

③ درجۃ الحسام عن اشاعۃ الاسلام ...... ص ۵۶۷

۱؎ سیرت اشرف مصنفہ منشی عبدالرحمن ص ۲۳۰ پر تعداد دو سو پچاس لکھی ہے ۱۲

بہشتی جوہر

اس رسالہ میں موت اور اس کے متعلقات زیارت قبور، بدعات کی حقیقت اور اس کی گمراہیاں، رسومات جہالت اور ان کے مفاسد اور بہشتی زیور میں مندرج دیگر مسائل کی احادیث ترغیب وترہیب درج ہیں۔ یہ رسالہ بہشتی زیور کا ضمیمہ اولیٰ ہے۔

بیان اللحیٰ والشوارب

بعض لوگوں کا یہ گمراہ کن خیال ہے کہ قرآن وحدیث میں داڑھی نہ رکھنے کی مذمت کہیں نہیں آئی اس لئے داڑھی منڈانا یا کتروانا حرام نہیں اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تردید فرمائی ہے۔

بناء القبۃ علی بناء الجبۃ

یہ رسالہ تبرکات کے ساتھ معاملہ کرنے کے طریقے کے بیان میں ہے

یعنی جبہ شریف، حمائل شریف، موئے مبارک وغیرہ کے ساتھ
ادب احترام کے معاملہ کا ایسا معتدل طریقہ بیان فرمایا ہے۔
جو شرک و بدعت سے بھی پاک ہے اور موجب گستاخی
بھی نہیں ہے۔

تعلیم نسواں

یہ رسالہ ۱۳۳۱ھ میں تحریر کیا گیا اس رسالہ میں ثابت
کیا گیا ہے کہ معاشرہ میں عورتوں کی تعلیم کے متعلق تین قسم کے
ذہن پائے جاتے ہیں۔ اول وہ ذہن جو تعلیم نسواں کا نہ تو مخالف
ہے اور نہ ہی حامی مگر انہیں تعلیم کا اہتمام نہیں دوسرا وہ ذہن ہے
جو تعلیم نسواں کا مخالف ہے۔ تیسرے وہ ذہن ہے جو اس کا حامی
ہے۔ ان تینوں طبقوں کی کوتاہیوں اور غلط فہمیوں کو بیان کرتے عورتوں کی
تعلیم کے متعلق نہایت مدلل اور مفصل فیصلہ فرمایا ہے کہ ان کو کس
قسم کی کس طریقہ پر تعلیم دلانا ضروری ہے اور رسالہ میں عورتوں کے
لئے ایک انتہائی کارآمد نصاب بھی ذکر فرمایا ہے۔

تعدیل حقوق الوالدین

اس رسالہ کا آغاز قرآنی آیت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔ (اللہ تعالیٰ تمکو حکم دیتے ہیں کہ امانتیں امانت والوں کو ادا کرو اور جب تم لوگوں میں حکم کرو تو انصاف سے حکم کرو) سے کیا ہے کیونکہ اس رسالہ میں بھی تعدیل حقوق کی تعلیم دی گئی ہے اور وجہ تحریر اسکی یہ ہوئی کہ جب آپ نے دیکھا کہ جس طرح بہت سے جاہل اور بے دین لوگ والدین کے حقوق میں تفریط کرتے ہیں اور والدین کی اطاعت کی نصوص کو نظر انداز کرتے ہیں اسی طرح بہت سے دیندار حضرات بھی والدین کے حقوق میں اسقدر افراط کرتے ہیں جس سے دوسروں کے حقوق پامال ہو جاتے ہیں مثلاً زوجہ یا اولاد وغیرہ کے تو آپ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا جس میں والدین کے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کی تعیین کی تحقیق اور والدین اور زوجہ یا اولاد کے حقوق میں تعارض و تزاحم کے وقت ان حقوق میں تعدیل کا راستہ بتایا گیا ہے۔ یہ ۱۳۳۲ھ میں تھانہ بھون میں لکھا گیا تھا۔

تنبیہ رمضان

یہ رسالہ رمضان المبارک، رؤیت ہلال، روزہ، تراویح اور سحر کے متعلق ضروری اور مفید تنبیہات پر مشتمل ہے۔

تفصیل الکلام فی حکم تقبیل الاقدام

اس رسالے میں بزرگوں کی قدم بوسی کا شرعی حکم تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور یہ رسالہ ایک استفتاء کے جواب پر مشتمل ہے۔ امداد الفتاوی ص ۳۴۵/ج ۵ میں مندرج ہے۔

تنبیہات وصیت

حدیث نبوی ہے کہ: ہر شخص کے پاس اس کا وصیت نامہ لکھا ہوا رہے: حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس رسالہ میں چند وصیتیں تحریر فرمائی تھیں جن میں اپنی ذات خاص کے متعلق قابل اطلاع امور اور اپنے متعلقین و منتسبین کے علاوہ ـــ ـــ تمام مسلمانوں کیلئے ضروری

نصائح اور تجربہ کی باتیں تحریر فرمائی ہیں۔

تنویر السراج فی لیلۃ المعراج

اس رسالہ میں کذب و افتراء سے پاک عالمانہ انداز میں واقعۂ معراج شریف کا تفصیلی بیان ہے۔

تحذیر الاخوان عن الربا فی الھندوستان

اس رسالہ میں آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور فقہی دلائل کی روشنی میں مسلمانوں کیلئے ہندوستان میں سود لینے کے ناجائز ہونے کی عمدہ تحقیق درج ہے

تتمہ قربات عند اللہ

اس رسالہ میں صبح و شام، نماز روزہ ادائے قرض، دخول دار سے حاجت، فزع و وحشت، وضو، اذان، افطار، استخارہ، حفظ قرآن، سفر، صدمہ، قحط، توبہ، بارش، شب قدر، امراض جسمانیہ و روحانیہ وغیرہ کئی حاجات کی ایک سو چوبیس (۱۲۴)

دعائیں درج ہیں جن کا یاد کرنا اور پڑھنا قرب خداوندی کا بہترین
ذریعہ ہے۔ یہ تتمہ ۱۰ صفر ۱۳۲۷ھ کو مکمل ہوا۔

تعلیم الدین

یہ کتاب شریعت کے تمام اجزاء عقائد، اعمال، عبادات،
معاملات، سیاسیات، معاشرت، آداب، وتہذیب اخلاق
کی جامع اور مستند کتاب ہے۔ تمام اجزاء دین کو قرآن وحدیث
کی روشنی میں مدلل ومفصل بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کے مضامین
پانچ حصوں پر منقسم ہیں۔
① عقائد وتصدیقات۔ ② اعمال وعبادات۔ ③ معاملات
وسیاسیات۔ ④ آداب ومعاشرت۔ ⑤ سلوک ومقامات۔
پھر عقائد وتصدیقات کے ضمن میں الگ الگ تینتالیس ۴۳ عقائد کے
علاوہ رفع ابہام، شرک، بدعات، بعض کبائر، شعب ایمانیہ
معاصی کے بعض دنیاوی نقصانات، طاعات کے بعض دنیاوی منافع
بیان فرمائے ہیں اور اعمال وعبادات کے ضمن میں نماز، روزہ، حج
زکوٰۃ، تلاوت قرآن، استغفار، صدقات، وغیرہ کے الگ الگ

ایک سو بیس (۱۲۰) اعمال بیان کئے ہیں اور معاملات و سیاسیات
کے ضمن میں نکاح، سیاست، انتظام مملکت اور سفر کے
الگ الگ ایک سو باسٹھ (۱۶۲) معاملات اور آداب و معاشرت
کے ضمن میں پوشش و زینت، طب، خواب و سلام
استیذان و مصافحہ، مجلس اور حفظِ لسان وغیرہ کے الگ الگ
ایک سو اٹھاسی (۱۸۸) آداب بیان کئے ہیں۔ اور سلوک و مقامات کے
ضمن میں بیعت، ریاضت و مجاہدہ اور اخلاق ذمیمہ کے علاوہ
کچھ اصطلاحات تصوف کو بیان کیا ہے اس کے علاوہ اصلاح اغلاط
کے عنوان سے عورتوں اور مردوں کی مخالطت وغیرہ کے نقصانات
کو بیان کیا ہے۔ ہر کتاب کے آخر میں وصایائے جامعہ کے عنوان
سے امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ، امام شاہ ولی اللہؒ اور حاجی امداد اللہ
مہاجر مکیؒ کی وصایا کا خلاصہ لکھا ہے۔ یہ کتاب ۲۷ صفر ۱۳۱۵ھ
میں جامع العلوم کانپور میں مکمل ہوئی۔ اس کتاب کا بنگلہ
ترجمہ جناب مولانا شمس الحق ڈھاکوی نے اور گجراتی ترجمہ
جناب محمد اسماعیل جی پٹیل نے کیا ہے اس کے علاوہ حاجی محمد یوسف
اور حاجی محمد داؤد ہاشم نے برمی زبان میں ترجمہ کروا کر شائع کرایا ہے

تسہیل الطریق

اس رسالہ میں اصلاح کا ایک آسان طریقہ مذکور ہے۔

ثبات الستور بذوات الخدور

اس رسالہ میں 'الانصار' دیوبند کے ایڈیٹر کی طرف سے پردۂ مروجہ کے متعلق سوالات کا شرعی جواب ہے۔

جہاد

اس رسالہ میں جہاد کے متعلق حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات جمع ہیں جو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قیام لکھنؤ کے زمانہ میں ضبط کئے گئے تھے۔

حیات المسلمین

یہ رسالہ مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیفات کے مجموعہ میں سے

ایک بیش النفع تصنیف ہے جس میں قرآن و حدیث کے
کلمات طیبات سے ماخوذ ایسے مضامین جمع کیے گئے ہیں
جن میں مسلمانوں کی دینی، دنیاوی، جسمانی، اور روحانی زندگی
اور حیات کا راز مضمر ہے۔ حیات المسلمین کے ۲۵ ابواب
و اجزاء ہیں اور اجزاء کا نام اس مناسبت سے "ارواح"
تجویز کیا گیا ہے کہ انسان کے اندر بھی ارواح مختلفہ موجود ہیں
یعنی روح طبعی، روح حیوانی، روح انسانی۔ اسی طرح اعمال کو
بھی مختلف تاثیرات کی بناء پر ارواح کا لقب دیا گیا ہے۔
کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس کو خیر المدارس ملتان
کے مفتی محمد عبد اللہ صاحب نے مشکل الفاظ اور اشعار کا ترجمہ
کر کے آسان بنا دیا ہے۔ اس کتاب میں نوے (۹۰) سے زائد آیات
قرآن اور تین سو چالیس (۳۴۰) سے زائد غیر مکرر اور مرفوع حدیثوں کی
تبلیغ ہے یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ شریف کی ہیں بجز ایک کے
جس میں عین لکھدیا ہے ہر ایک حدیث کو باحوالہ تحریر فرمایا ہے۔
ہر صفحہ میں اوپر کی جدول میں آیات و احادیث کا ترجمہ اور "ف"
کا نشان دیکر خصوصی نکات بیان کئے ہیں اور نیچے کی جدول میں

قرآن وحدیث کی عبارتوں کا اصل عربی متن ہے۔ اس رسالہ میں
ایمان و وسیلہ، قرآنی تعلیمات کی تعلیم وتعلّم، محبتِ رسول، تقدیر،
توکل علی اللہ، دعا، صالحین کی صحبت، اخلاقِ نبوی، حقوقِ
مسلم، نماز، کثرتِ ذکر، انفاق فی سبیل اللہ، فکرِ آخرت، باہمی
مشورہ اور اسلامی امتیازات جیسے بہت سے مضامین کو قرآن
وحدیث کی روشنی میں بیان کیا ہے تمام مضامین ایک ایک کرکے
رسالہ "النور" میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ اس کتاب کا
سندھی ترجمہ "احوال المسلمین" کے نام سے جناب حافظ
عبدالحمید صاحب کے قلم سے اور بنگلہ ترجمہ "مروح المسلمین"
کے نام سے مولانا ضیا صاحب نواکھالوی کے قلم سے گجراتی ترجمہ
جناب محمود قاسم صاحب راندیری کے قلم سے اور ہندی ترجمہ محترم
مولوی منظور احمد بھوپالی کے قلم سے اور انگریزی ترجمہ (کہ تمہید اور
پہلی حصہ دو حصوں کا صرف) جناب ماسٹر سید مقبول احمد صاحب کے
قلم سے ہو چکا ہے اور یہ کتاب ادارۂ اسلامیات لاہور نے
عربی زبان میں بھی شائع کی ہے علاوہ ازیں جناب حاجی محمد یوسف
صاحب اور جناب حاجی داؤد ہاشم صاحبان نے اس کا ترجمہ برمی زبان

میں بھی کروا کر شائع کیا ہے۔

حسنِ اسلام کی ایک جھلک

اس رسالہ میں اسلام کے ابتدائی عقائد کے علاوہ اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے اسلامی اعمال واخلاق کا نمونہ فلسفیانہ انداز میں ذکر فرمایا ہے۔

حلیۃ المسلم

مسلمانوں کی خصوصیات وامتیازات کا تحفظ کرنا اہل اسلام کا قومی ملی اور شرعی فریضہ ہے لیکن آج اسلام کی تمام خصوصیات مغربیت کے رجحان میں مٹتی جارہی ہیں۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ میں اپنی وضع مسلمانوں جیسی بنانے اور کفار کی وضع سے پرہیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

حفاظتِ اسلام کا مؤثر طریق عمل

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تین مواعظ دعوۃ الحق

تعلیم المسلمین اور تفہیم المسلمین سے ماخوذ ہے جسمیں اہل علم کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ عوام الناس میں دین کی طرف بلانے کی محنت کریں اور اصلاح امت کی فکر کریں۔

حقوق العلم

اس رسالہ میں علماء پر عام مسلمانوں کے حقوق اور عام مسلمانوں پر علماء کے حقوق کا ذکر ہے اسکے علاوہ حقوق میں کمی اور اسکی اصلاح کی سبیل بیان فرمائی ہے۔

حقوق الاسلام

یہ کتاب دراصل قاضی ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "حقیقۃ الاسلام" کا خلاصہ ہے اسمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر ہے علیحدہ علیحدہ فصلیں قائم کرکے بالترتیب اللہ تعالیٰ، پیغمبروں، صحابہ و اہل بیت علماء و مشائخ، والدین، دادا دادی، نانا نانی، اولاد، دودھ پلانے والی انّا، سوتیلی ماں، بہن بھائی، رشتہ داروں، استادوں

پیروں، شاگردوں، مریدوں، میاں بیوی، حاکم ومحکوم، سسرالی عزیزوں، عام مسلمانوں، پڑوسیوں، یتیموں، ضعیفوں، مہمانوں، دوستوں، غیر مسلموں، اور جانوروں کے حقوق کے علاوہ خود اپنے نفس پر عائد کردہ حقوق کو تفصیل بیان فرمایا ہے۔ اگر کتاب میں بیان کردہ حقوق کو پورا کیا جائے تو ہمارا معاشرہ جو پامالی حقوق کی وجہ سے جہنم کدہ بن چکا ہے جنت نظیر امن و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے اس کتاب کا سندھی ترجمہ مولانا عبد الغفور صاحب نے اور گجراتی ترجمہ منشی محمود قاسم سورتی نے کیا ہے۔

خ

خیر الدلالہ الی حکم الہاء الجلالۃ

یہ رسالہ اسم جلالہ یعنی لفظ 'اللہ' کی 'ھاء' کے حذف کے متعلق ہے اس لئے کہ بہت سے ذکر کے وقت بجائے 'اللہ' کے 'اللہ' نکلتا ہے اس پر بعض لوگوں کو شبہ تھا اس رسالہ میں اس شبہ کو دور فرماکر تحقیق درج فرمائی ہے۔

د

داب المساجد علی آداب المساجد

یہ رسالہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف آداب المساجد کے طبع ثانی کے وقت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اضافہ کردہ عبارت پر مشتمل ہے۔

دمدار ستارہ

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں ایک دمدار ستارہ صبح صادق کے وقت مشرقی افق میں طلوع ہوتا تھا جس کے بارے میں عوام کا عقیدہ تھا کہ یہ کسی بہت بڑے حادثے کا پیش خیمہ ہے اس رسالہ میں اس عقیدے کی تردید فرماتے ہوئے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے۔

دعوۃ الداعی

یہ رسالہ دعوۃ دین کی حقیقت، اہمیت اور طریقہ کار پر مشتمل ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ رکھنے والوں کیلئے بہترین تحفہ ہے۔

ر

رفع الارتیاب عن مسئلۃ ثبوت النسب

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شہرۂ آفاق تصنیف
بہشتی زیور میں ایک مسئلہ ہے کہ اگر خاوند اپنے گھر سے باہر
کہیں پردیس میں ہو اور گھر میں بچہ پیدا ہو جائے تو
وہ بچہ خاوند سے ثابت النسب ہے اس مسئلہ پر
بہت سے لوگ اعتراضات و اشکالات پیش کرتے ہیں
اس رسالہ میں تمام اعتراضات کے جواب دیئے ہیں اور
مسئلہ کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا ہے انتہائی مفید
علمی ذخیرہ ہے۔

ز

زوال السنۃ فی اعمال السنۃ

یہ رسالہ وقتیہ اعمال و احکام کے متعلق ہے کہ کس وقت
کون سے اعمال مسنون ہیں اور کس ماہ اور کون سے تاریخ
میں کون سے اعمال مقبول ہیں

رسالۃ السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ رسالہ درود شریف کے فضائل ومحاسن اور اسکے عجیب و غریب منافع پر مشتمل ہے اسکے علاوہ آخر میں نعلین شریفین کا نقشہ بھی درج ہے۔

س

سجّادہ نشینی

یہ رسالہ سجادہ نشینی کی حقیقت اسکے آداب اور شرائط پر مشتمل ہے اور فی زمانہ سجادہ نشینی کی رسم میں جو کوتاھیاں ہو رہی ہیں انکی نشاندھی فرمائی ہے ایک صحیح سجادہ نشین کے اوصاف جاننے کیلئے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

ش

شہادۃ الاقوام بصدق الاسلام

یہ رسالہ غیر مسلم اقوام کے عمائدین کی ان عبارات کا مجموعہ ہے جو "الفضل ما شہدت بہ الاعداء" کا مصداق ہیں یعنی غیر مسلم اہم شخصیات کے وہ اقوال جمع فرمائے ہیں جو انہوں نے اسلام یا پیغمبر اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کی خوبیوں کے اعتراف میں لکھے یا کہے ہیں۔

شوقِ وطن

یہ کتاب عالم آخرت کی یاد تازہ کرنے اور شوق دلانے کیلئے انتہائی مفید ہے لقائے آخرت اور باری تعالیٰ کی ملاقات کے شوق و ذوق میں موت کی کلفت تک دور ہو جاتی ہے۔

شذرات الحکم

یہ ایک اصلاحی مضمون کا لقب ہے جو رسالہ الرشید" میں شائع ہوا تھا

ص

صفائی معاملات

یہ رسالہ خرید و فروخت، وکالت، مضاربۃ، ودیعت، عاریۃ، ھبہ، اجارہ، شفعہ، مزارعت، وصیت اور میراث وغیرہ کے مسائل اور تمام مہم اصول و قواعد پر مشتمل ہے

ط

طریقہ مولود شریف

مسلمانوں میں سے کوئی بھی شخص جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کا منکر نہیں مگر بعض عوارض و بدعات کے الحاق اور رسم و رواج کے شامل ہوجانے کی وجہ سے علمائے دین اس سے منع فرماتے ہیں۔ اس رسالہ میں مولود شریف کا صحیح اور جائز طریقہ بیان کیا گیا ہے

ظ

ظل صفی: اسیر طلباء و متعلمین کیلئے نصائح اور دستور العمل تحریر فرمایا ہے

ع

علاج القحط والوبا

اس کتاب میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قحط اور وباء کے
دور کرنے کا شرعی طریقہ اور علاج اور روحانی تدابیر بتلائی ہیں۔

ق

قربات عند اللہ وصلوٰۃ الرسول

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الدعاء مخ العبادۃ"
دعا عبادت کا مغز ہے اور دعاؤں میں سے بہترین دعائیں وہ ہیں
جو قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں موجود ہیں یہ رسالہ
ایسی ہی دعاؤں کا مجموعہ ہے جس میں کم فرصت اصحاب کا لحاظ
کرتے ہوئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کے اس
مجموعہ کو سات منزلوں پر تقسیم فرمایا ہے اور ہر دن کی منزل
کو متعین فرما کر سہولت پیدا فرمادی ہے تاکہ آدمی ہر دن ایک منزل
پڑھ کر جملہ دعاؤں کی برکات سے مستفیض ہوسکے انتہائی جامع

کلمات طیبات پر مشتمل مجموعہ ہے جس کے پڑھنے کا معمول خیر و برکت کے حصول کا مؤثر ذریعہ ہے۔ ان دعاؤں کا اردو ترجمہ حکیم مولانا محمد مصطفیٰ بجنوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اور منظوم اردو ترجمہ مولانا عبدالواسع صاحب نے کیا ہے جو "مناجات مقبول" کے نام سے مشہور ہے۔

۹۵

کسوۃ النسوۃ: عورتوں کا لباس تقویٰ

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا اکثر حصہ عورتوں کی ترغیبات اور ان پر عمل کرنے والیوں کے فضائل پر مشتمل ہے اس کی تحریر کا داعیہ اس وقت پیدا ہوا جب آپ نے ایک دفعہ اوائل رمضان ۱۳۳۵ھ میں بمقام ڈیک ریاست بھرت پور میں اپنے میزبان کے گھر پر عورتوں کو وعظ فرمایا جس میں حسب ضرورت زیادہ تر عورتوں کی کوتاہیاں بیان کی گئیں وعظ کے بعد ایک صالحہ خاتون نے پیغام بھیجا کہ عورتوں کی برائیاں تو بہت سنی ہیں اگر کچھ خوبیاں اور حقوق ہیں تو ان کا علم ہونا بھی ضروری ہے اس

وقت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دل میں خیال آیا کہ واقعی ترھیبات کیطرح ترغیبات کا ہونا ضروری ہے تاکہ اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہو۔ اکثر ترغیبات "کنز العمال" سے لی گئی ہیں۔

کشف الغشوۃ عن وجہ الرشوۃ

اس رسالہ میں حقیقت رشوت اور اس کا شرعی حکم بیان کیا گیا ہے

کثرۃ الازواج لصاحب المعراج

بہت سے اسلام دشمن اور مستشرقین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت ازواج پر اعتراض کرتے ہیں اور اسی حوالہ سے بہت سی گستاخیاں کرتے ہیں اگرچہ معترضین کے اعتراضات کے الزامی جوابات بہت سے علماء نے دیئے ہیں لیکن تحقیقی جواب میں تشنگی باقی تھی حضرت تھانوی صاحب نے اس رسالہ میں اس تشنگی کو احسن طریقے سے پورا فرمایا ہے اور معترضین کے اعتراضات کے منہ بند جوابات دیئے ہیں۔

م

مناجات مقبول

اس کتاب میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تالیف "قربات عند اللہ وصلوٰۃ الرسول" اور "تتمۂ قربات عند اللہ" کی اصل عربی عبارات اور ان کا ترجمہ مندرج ہے ان دونوں کتابوں کے مجموعہ کا نام "مناجات مقبول" ہے۔

ن

نصیحت نامہ بجواب وصیت نامہ

چودھویں صدی کی ابتداء سے ایک فرضی شیخ احمد مدنی خادم روضۂ مبارک کا خواب اشتہار کی صورت میں وصیت نامہ کی شکل میں شائع ہوتا رہتا ہے کہ اس ماہ یا اس ہفتہ اتنے مسلمان مرے مگر ستر یا بہتر ان میں سے مؤمن نکلے اور جنتی ہوئے باقی سب لاکھوں کی تعداد میں کافر نکلے اور سب دوزخ میں گئے آپؒ نے اس رسالے میں اس فرضی خواب کی حقیقت اور اس کی تردید فرمائی ہے۔

و

وصل السبب فی فصل النسب

موجودہ دور میں نسب پر فخر کرنے کا بہت زور ہے ہر قوم اور ہر پیشہ ور اپنا نسب کسی خاندان نبی علیہ السلام سے ملا کر فخر کرتا ہے اس رسالہ میں نسب کی حقیقت اور اس پر فخر کرنے کی تحقیق درج ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحؒ کی خدمات

متفرق علوم میں

(الف)

أشرف التنبيہ فی کمالات بعض ورثۃ النبیہ

یہ رسالہ اکابر واسلاف کی حکایات وروایات کا مجموعہ ہے جس کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعض حضرات کی فرمائش پر "امیر الروایات" کی طرز پر تحریر فرمایا ہے۔

الحل الاقوم لعقد فصوص الحکم

یہ فصوص الحکم کی فصّ اوّل کے علاوہ باقی اہم اہم مقامات کی شرح ہے

أشعار الغیور بما فی أشعار ابن منصور

اس رسالہ میں ابن منصور حلاج کے عربی اشعار کی شرح اور حل بیان فرمایا ہے جس کے بعد ان کی کوئی بات خلاف شریعت باقی نہیں رہتی اور معلوم ہوتا ہے کہ ان پر تمام اتہامات و الزامات بے بنیاد ہیں۔ یہ رسالہ پہلے مولانا ظفر احمد تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

کی کتاب " القول المنصور فی ابن منصور " کے ساتھ لکھنؤ سے شائع ہوا تھا اب دوبارہ مکتبہ دار العلوم کراچی سے " سیرت منصور حلاج " کے نام سے آفسٹ کی عمدہ طباعت میں ۲۵۰ صفحات پر شائع ہوا ہے

الانسداد لفتنة الارتداد

یہ رسالہ فتنۂ ارتداد کے انسداد کے متعلق ہے۔ یہ فتنۂ ارتداد ایک دفعہ آگرہ، متھرا اور کانپور وغیرہ میں پیدا ہوا تھا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس رسالہ میں دلائل شرعیہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ جملہ مسلمانوں کو اس فتنہ کے انسداد کی طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔

اخبار اہل المجد عن آثار اہل النجد

یہ رسالہ علماء اور ثقات حضرات کے خطوط کا مجموعہ ہے جسمیں نجدیوں کے ضروری حالات کو کھولدیا ہے

البیان المتین فی بعض احوال الشیخ شمس الدین

تھانہ بھون میں مغربی جانب حضرت شاہ ولدیت صاحب کے نام سے ایک قدیم مزار ہے لیکن صاحب مزار کے حالات کسی کو معلوم نہ تھے. حضرت تھانوی نے اس رسالہ میں مزار کے متولی اور دیگر ذرائع سے کچھ حالات معلوم کر کے جمع کئے ہیں.

المقالۃ المالکۃ فی تصور الحلیلۃ الہالکۃ

یہ ایک سوال کا جواب ہے جسمیں فوت شدہ بیوی کے تصور سے شہوانی تلذذ حاصل کرنے کا حکم، اجنبیہ عورت سے تلذذ کا حکم اور اپنی مطلقہ سے تلذذ کا حکم بیان فرمایا ہے یہ رسالہ بوادر النوادر کے صفحہ ۸۵۸ تا ۸۶۰ میں مندرج ہے.

النخب من الخطب

اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مختلف رسائل کے دیباچے جمع کئے گئے ہیں تاکہ رسالہ کے موضوع اور مضمون تک رسائی آسان ہو جائے۔
قابل قدر علمی ذخیرہ ہے بالخصوص اہل علم کیلئے۔

امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق

یہ کتاب قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانح حیات پر مشتمل ہے جسمیں آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی صورت و سیرت، اخلاق و احوال، کشف و کرامات اور بعض خلفائے اعلیٰ کا ذکر ہے اس کے علاوہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے تقریباً ۲۸۸ ملفوظات و مکتوبات بھی اسمیں شامل ہیں جو "شمائم امدادیہ" کے تین حصوں سے ماخوذ ہیں جنمیں سے پہلا حصہ جناب مولوی عبد الغنی صاحب بہاری عظیم آبادی مرحوم کا اور دوسرا حصہ زیادہ تر مولوی صادق الیقین صاحب کرسوی کا

اور کچھ حضرت تھانوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اور تیسرا حصہ مولوی
احمد حسن صاحب کانپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جمع کیا ہوا ہے۔
حضرت تھانوی نے ان سے ماخوذ ملفوظات و مکتوبات کو المتن
الامدادی مع الشرح الارشادی سے ملقب فرمایا ہے۔
حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ سوانح عمری ۱۳۴۳ھ میں تالیف فرمائی
اور پہلی بار مولانا شبیر علی مدیر رسالہ "النور" کے اہتمام سے
مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون سے ۱۹۲۹ء میں طبع ہوئی۔

المعلومات الارشادیۃ علی المرقومات الامدادیۃ

مولانا وحید الدین صاحب رامپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی
امداد اللہ شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے وہ مکتوبات جمع فرمائے
تھے جو انہوں نے اپنے منتسبین کے نام صادر فرمائے تھے ۱۳۴۲ھ
مولانا سعید الدین رامپوری ابن مولانا وحید الدین سے مکتوبات
کا یہ ذخیرہ بہ دلی کسی رسم کے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ
کو دستیاب ہوا آپ نے دیکھا کہ بعض مضامین عالیہ
عوام کی فہم سے بالا رہیں اس لئے ان مضامین کی توضیحات بطور

حواشی کر دی گئیں اور خود حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اصل کو "المرقومات الامدادیہ" سے اور توضیحات کو "المعلومات الارشادیہ علی المرقومات الامدادیہ سے ملقب فرمادیا۔ اصل مکتوبات چونکہ فارسی زبان میں تھے اس لئے مولانا عبدالحی صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے اردو زبان میں ان کا ترجمہ فرمایا جو اصل کتاب کے ساتھ ہی طبع ہوا ہے۔

اکسٹھ ۶۱ مکتوبات کا یہ مجموعہ مسائل سلوک سے مملو ہے گویا ہر خط سلوک کا ایک مستقل درس ہے۔ مکتوبات کا یہ مجموعہ ۱۳۴۷ھ میں پہلی بار اشرف المطابع تھانہ بھون سے امداد المشتاق کا جزء بنکر شائع ہوا۔

الروضۃ الناظرۃ فی تحریکات الحاضرۃ

خلافت و کانگریس کے زمانہ میں جو تحریکات چلی تھیں یہ رسالہ ان تحریکات کے متعلق حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مضمون پر مشتمل ہے۔

الشکر و الدعاء علی النصرۃ بالنصر یوم اللقاء

یہ رسالہ ترک احرار کے شکریہ میں اسوقت تحریر کیا گیا جب ۱۹۲۲ء میں انہوں نے دوبارہ سرزمین "سمرنا" پر قبضہ کر لیا۔ رسالہ میں طرق شکر بیان کئے گئے ہیں۔

احقر کے مسلک کی شرح

اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مروجہ تحریکات کے متعلق اپنے موقف و مسلک کی وضاحت فرمائی ہے

المحفوظ الکبیر للحافظ الصغیر

مظفر نگر کے رہنے والے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک عقیدتمند نے ایک دفعہ خواب دیکھا تھا کہ ملائکہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کر رہے ہیں اس رسالہ میں اس خواب کی تفصیل و تعبیر بیان فرمائی ہے۔

الصحف المنشورۃ فی فضائل اعانۃ انگورہ

یہ رسالہ چندہ کے متعلق ایک ترغیبی مضمون پر مشتمل ہے
جو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جنگ ترکی کے زمانہ میں
انگورہ کے چندہ کیلئے تحریر فرمایا تھا۔

آثار تبیانی

یہ عملیات کی بہت عمدہ کتاب ہے اور اعمال قرآنی
کا تیسرا حصہ ہے۔

اعمال قرآنی

اسمیں قرآنی آیات کے خواص درج ہیں۔ شرعی عملیات
میں لاجواب کتاب ہے سفلی عمل اور ٹونہ ٹوٹکے سے
بے نیاز کردیتی ہے

التقی فی احکام الرقی

اس رسالہ میں جھاڑ، پھونک اور تعویز گنڈوں کی جائز و
ناجائز صورتوں کا ذکر ہے اور تعویز گنڈوں میں زکوٰۃ صدقہ
لینے کا شرعی حکم درج ہے۔

انوار المحسنین

یہ رسالہ بزرگان دین کی ۲۸۳ حکایات پر مشتمل ہے
اور ریاحین البساطین کا حصہ سوم ہے اور نزہتہ
البساطین کا تتمہ ہے جسمیں ۱۵۱۶ حکایات مذکور ہیں

احسن التفہیم لمقولتہ سیدنا ابراہیم

اس رسالہ میں حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے
قول "ھذا ربی" کی تفسیر و تحقیق ہے اور مثنوی شریف
کے ان اشعار کی تشریح کی ہے جو قول 'ھذا ربی'
کے متعلق ہیں یہ رسالہ مؤلف کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ

علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ نمبر ۵۶۵ تا ۵۶۷
میں مندرج ہے۔

الاسفار عن برکات بعض الاسفار

یہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سفر لاہور و لکھنؤ کے
حالات با برکات و ملفوظات طیبات کا مجموعہ ہے جسمیں
ملفوظات کے تین مجموعے شامل ہیں ۱ ارمغان جاودان
۲ جمیل الکلام ۳ اسعد الابرار۔

اللطف الخفی من اللطیف الحفی

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک عقیدتمند جب بھی
حضرتؒ کے پاس جانے کا ارادہ کرتے تو انکو کوئی چوٹ
لگجاتی اور جانے سے معذور ہوجاتے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے
ان کو لکھا کہ اس راہ میں تکالیف کا آنا درجات کی بلندی
کا سبب ہے یہ رسالہ ان صاحب کے خطوط اور حضرت
کے جوابات کا مجموعہ ہے

الروضة الناضرة في المسائل الحاضرة

سیاسیات حاضرہ سے متعلق بیس ۲۰ مسائل اور عربی عبارات میں ان کے دلائل پر مشتمل یہ رسالہ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ میں علمی رنگ میں تحریر فرمایا تھا جو اشرف السوانح کا جزو بنکر طبع ہو چکا ہے

المانعية عن بعض الجامعية

یہ رسالہ ۵ رجب ۱۳۵۵ھ میں اسوقت لکھا گیا جب ایک دینی مدرسہ کے بعض حضرات نے ایک غیر مسلم شخص کا استقبال کیا

العدل مع اهل العدول

یہ رسالہ ایک خط کا جواب ہے جسمیں مسلم لیگ کے بارے میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مضمون پر اعتراض کیا گیا تھا۔ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ میں تحریر کیا گیا۔

اعلام نافع

یہ ایک معترض کے خط کا جواب ہے جسمیں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسلم لیگ کے بارے میں اپنے خیالات کی توضیح فرمائی ہے۔

الشوارق فی الخوارق

یہ رسالہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے متبعین کی تحریرات سے منقول خارق عادات واقعات پر مشتمل کتاب "واقعات نادرہ" کا ضمیمہ ہے جسمیں اسی قسم کے کچھ جدید واقعات اخبارات سے نقل کر کے جمع فرمائے ہیں۔

اماثل الاقوال و الاحوال لافاضل الرجال

"رسالہ قشیریہ" اور "طبقات شعرانی" میں سے بزرگان سلف کے چیدہ چیدہ واقعات اور حالات و مقالات کو منتخب فرما کر جمع فرمایا ہے اور ہر واقعہ پر علیحدہ عنوان قائم کیا ہے۔

اللطائف للطائف

یہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند مواعظ کا مجموعہ ہے جو رسالہ "القاسم" دیوبند میں 'لطیفہ' کے عنوان سے شائع ہوئے تھے۔

الکلم الطیب

یہ رسالہ مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ تعالیٰ مہتمم دارالعلوم دیوبند کے متعلق حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند کلمات طیبات کا مجموعہ ہے جو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسوقت قلمبند فرمائے تھے جب دارالعلوم دیوبند میں انتخاب مہتمم کے مسئلہ پر فتنہ کھڑا ہوا تھا۔

الدر المنثور

یہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختلف مضامین کے مجموعہ کا لقب ہے جو تھانہ بھون کے رسالہ 'الامداد' میں مختلف اقساط میں شائع ہوئے تھے۔

الكلمة الدالة على الحكمة الضالة

یہ غرائب الرغائب کی طرح اہم مضامین کی فہرست ہے مگر فرق یہ ہے کہ وہ مضامین جدیدہ کی فہرست ہے اور یہ مضامین قدیمہ کی گویا یہ غرائب الرغائب کا دوسرا حصہ ہے۔

الخطب المأثورة من الآثار المشهورة

اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین کے خطبات کو احادیث صحیحہ سے منتخب فرما کر جمع فرمایا ہے۔

الساعات للطاعات

یہ ایک نقشہ کا عنوان ہے جو خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں آویزاں ہے اس میں تھانہ بھون میں پانچ وقت کی نمازوں کے اوقات دھوپ گھڑی کے حساب سے بیان کیے گئے ہیں۔

اسکات المذکر لآفات المسکر

جناب خان بہادر وجیہ الدین صاحب کی فرمائش پر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مضمون انسداد شراب نوشی کی تحریک کی تائید میں انسداد مسکرات کے بارے میں تحریر فرمایا تھا یہ رسالہ اسی مضمون پر مشتمل ہے۔

ب

بیت الریّان

اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حج کی فرضیت وفضیلت کا بیان فرمایا ہے تمام مناسک واحکام کو عشق حقیقی کے پیرایہ میں تعبیر فرمایا ہے حجاج کرام کے لئے بہترین مجموعہ ہے۔

باب الریّان

اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے رمضان

المبارک کے روزوں کی حکمتیں اور شرعی و عقلی دلائل سے روزوں کی بہت سی خوبیاں بیان فرمائی ہیں۔

بیان وفود فی اخوان ابن مسعود

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا تھا کہ سلطان ابن مسعود اور ان کی جماعت کے متعلق شدید اختلاف کے ساتھ روایات سننے میں آئی ہیں آپ کا ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کے متعلق چند معتبر حضرات کے خطوط نقل کرکے اپنا خیال ظاہر فرمایا ہے۔

ت

تحفۃ الشیوخ

تھانہ بھون میں ایک شخص نے پنجاب کے شیوخ کی شکایت کی کہ وہ کسی کی دعوت پر اپنے ساتھ بلا مدعو بہت سے لوگوں کو لے آتے ہیں جس کی وجہ سے میزبان کو تکلیف

وہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے حضرت تھانوی نے
اس رسالہ میں ان شیوخ کے اس نعل کی حرمت کو
دلائل سے بیان فرمایا ہے۔

تسویۃ السطح فی تصفیۃ لعض الشطح

اس رسالہ میں شیخ محمد اکرم صاحب چشتی کی تصنیف
"الدنوار" کے ایک اقتباس کی بنیاد پر سوال کیا گیا
کہ کیا رویت باریتعالیٰ کسی انسانی صورت میں ہوگی
یا نہیں اگر انسانی صورت میں ہوگی تو ہر ایک کو اپنے
شیخ کی صورت میں ہوگی یا کسی اور صورت میں اس مسئلہ
کی مفصل تحقیق فرمائی ہے۔ بوادر النوادر کے صفحہ
۸۵۲ تا ۸۵۶ میں مندرج ہے۔

تفصیل محمودیت

اس کتاب کے بارے میں کوئی معلومات نہ ہوسکی۔

تشنیف الاسماع بتوصیف الاسجاع

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ناموں کی سجع کہنے کی مہارت تامہ عطا فرمائی تھی اس لئے اکثر احباب نے آپ سے اپنے ناموں کی سجع کہلوائی تھی جن کو بعد میں حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع فرمایا تھا یہ رسالہ اسی مجموعہ کا نام ہے۔

تحسین دار العلوم بتزئین انوار النجوم

اس رسالہ میں دار العلوم دیوبند کے بزرگان اور اکابر کے حالات مندرج ہیں۔

تعدیل التقویم

یہ رسالہ جنتری اور قمری مہینوں کے شرعی احکام پر مشتمل ہے۔

ث

ثقایات الصیّب حاشیہ روایات الطیّب

یہ مولانا قاری محمد طیب صاحب کی کتاب 'روایات الطیب' (جسکو انہوں نے 'امیر الروایات' کی طرح اکابر کے حالات زندگی پر تحریر فرمایا تھا) کا حاشیہ ہے۔

ج

جمع الصکوک فی قمع الشکوک

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے رجسٹری شدہ تمسکات (جو مکانات و باغ و قبرستان وغیرہ کے متعلق تھے) کا مجموعہ ہے اس کے علاوہ وقف نامہ اور شرائط وقف کا نمونہ بھی مندرج ہے۔

جامع الاستدلال علی حدوث المحل بحدوث الحال

علم کلام کے مقدمہ "محل الحوادث حادث" کے مقدمہ ضروریہ ہونے پر جمہور علماء کا اتفاق ہے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ میں اس مقدمہ کے ضروریہ ہونے کے دلائل جمع فرمائے ہیں

جزل الکلام فی عزل الامام

سابق والی کابل امیر امان اللہ خان کی معزولی کے دوران ایک مضمون تحریر فرمایا تھا جسمیں امام کو معزول کرنے کے مسئلہ پر بحث کی ہے ابتداء میں اس مسئلہ کے متعلق احادیث نقل فرما کر ان کے درمیان تعارض کے شبہ کو رفع فرمایا ہے اس کے بعد مسئلہ کی تحقیق فرمائی ہے۔ یہ رسالہ دلائل کی کتاب "بوادر النوادر" (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ نمبر ۵۹۵ تا ۶۰۶ میں مندرج ہے اور ذوالقعدہ ۱۳۴۷ھ میں تحریر فرمایا تھا۔

چار جوئے بہشت

چار عبارتوں کے درمیان مختصر عبارت بڑھا کر ایسا مرتبط فرمایا کہ مجموعہ ایک مضمون ہو گیا ہے.

۲

حکیم اجمل خان کے بیان پر تنقید و تبصرہ

سنہ ۱۹۲۶ء میں ندوۃ العلماء لکھنو کے ایک جلسہ کی صدارت کے دوران حکیم اجمل خان نے اپنے صدارتی خطبہ میں کچھ باتیں خلاف شریعت بیان کی تھیں اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان باتوں کی تفصیل اور ان پر تنقید و تردید فرمائی ہے.

حکایات الشکایات

بعض علماء دشمن اور شر پسند عناصر نے تحریک کے

زمانہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند ایسے جھوٹے قصے مشہور کردیئے تھے جن کی وجہ سے آپ کے اور آپ کے اکابر کے مابین مخالفت اور کشیدگی پیدا ہو جانے کا اندیشہ تھا اس رسالہ میں ان قصوں کی حقیقت واضح فرمائی ہے نیز تعصب اور حالات سے ناواقفیت کے سبب حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ پر بہت سے اعتراضات کے جوابات بھی اس رسالہ میں شامل ہیں

حکایات موعظت

یہ رسالہ بزرگانِ دین کی ۱۳ نصیحت آموز حکایات کا مجموعہ ہے ایک حکایت حضرت بہلول رحمہ اللہ کی ہے جو خلافِ تحقیق ہے

خ

خاتمہ بالخیر

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب 'احیاء العلوم' کے باب الخوف میں سوءِ خاتمہ کے متعلق

جو کچھ تحریر کیا گیا ہے اس پر بعض اہل علم نے اعتراضات کئے تھے یہ رسالہ ان اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے کتاب کی ترتیب یوں ہے کہ اول احیاء العلوم کی عبارت نقل فرمائی ہے پھر اعتراض کی تقریر اور پھر اس اعتراض کا جواب درج فرمایا ہے

خواص فرقانی

قرآنی آیات کے خواص پر مشتمل عملیات کی کتاب ہے اور 'اعمال قرآنی' کا دوسرا حصہ ہے۔

خصوص الکلم فی حل فصوص الحکم

یہ حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف 'فصوص الحکم' کی شرح ہے جس میں فصوص الحکم کے دقیق مضامین حل فرمایا ہے لیکن یہ صرف فص اول کی شرح۔

خطبات الاحکام

یہ رسالہ نہایت آسان عربی زبان میں حمد وعیدین

استسقاء و نکاح کے پچاس خطبات کا مجموعہ ہے۔
جسکو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطباء کی آسانی
کے لیئے ترتیب فرمایا ہے سال بھر کے مہینوں کی مناسبت
سے خطبات جمعہ کے مضامین جدا جدا ہیں۔ خطبات کا
اردو ترجمہ بھی آخر میں درج ہے۔

خوان خلیل

اس رسالہ میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی کی
سوانح عمری درج فرمائی ہے۔

خطاب الندوہ۔

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور مجلس ندوۃ
العلماء کے مابین ہونے والی مکاتبت کے مکاتیب کا مجموعہ
ہے جس کے پڑھنے سے ندوہ کی اصل حقیقت واضح ہو جاتی
ہے اور ندوہ کے بارے میں موجود تردد ختم ہو جاتا ہے۔

خطوط خوبی

یہ "مکتوبات یعقوبی" کا حاشیہ ہے جو اصل متن کے ساتھ "بیاض یعقوبی" کا جزو بن کر شائع ہوا ہے۔

خطاب مسلم لیگ

یہ مسلم لیگ کی اہمیت و افادیت پر مشتمل حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک عجیب پیغام ہے جو آپ نے مجلس دعوۃ الحق کے وفد کے ذریعہ ارکان مسلم لیگ کے نام اس وقت ارسال فرمایا جب پٹنہ میں بتاریخ دسمبر ۱۹۳۸ء آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہو رہا تھا۔

د

درجۃ الحسنات عن اشاعۃ الاسلام

اس رسالہ میں حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

کی کتاب "اشاعۃ الاسلام" پر حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقریظ ہے جس میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا ہے اس پر بہت سے دلائل دیئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "بوادر النوادر" (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور سنہ ۱۹۶۲ء) کے صفحہ نمبر ۵۶۷ تا ۵۷۰ میں درج ہے۔

درجہ اردو

ایک زمانہ میں ہندوؤں کی طرف سے اردو کی مخالفت میں تحریک چلی تھی کہ اردو کو ختم کر کے ہندی رائج کی جائے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے دلائل سے ثابت کیا تھا کہ اردو کی حفاظت دین کی حفاظت ہے اس لئے تمام مسلمانوں پر اردو کی حفاظت کرنا واجب ہے۔

دفع بعض الشبہات علی السیاسیات من الآیات

اس رسالہ میں سیاسیات میں علماء کے کردار کو بیان کیا ہے۔ اس لئے کہ بعض لوگ علماء حق پر اعتراض کرتے تھے کہ علماء

سیاسیات حاضرہ میں مسلمانوں کی قیادت کیوں نہیں کرتے
اس رسالہ میں آیات قرآنیہ کی دلائل کی روشنی میں بیان فرمایا ہے کہ سیاست میں علماء کو کس حد تک دخل دینا چاہیئے اور کس سیاست سے دور رہنا چاہیئے۔

ذ

ذکر محمود

اس رسالہ میں مخدوم العلماء حضرت مولانا محمود حسن نور اللہ مرقدہ کے حالات زندگی درج ہیں۔

ر

رسالہ سوال وجواب

متعلق جسم مثالی وروح اعظم وتجلی

یہ رسالہ جسم مثالی و روح اعظم اور تجلی کی حقیقت اور ان کی شرعی حیثیت کے بارے میں ایک صاحب کے سوالات اور انکے جوابات کا مجموعہ ہے۔

رفع الاغلاط

اس کتاب کے بارے میں کوئی معلومات نہ ہو سکی۔

رسالہ بست مسائل (فارسی)

ملقب بفیض بغداد

سادات بغداد کے ایک بزرگ نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مختلف موضوعات پر ۲۰ سوالات کیئے تھے یہ رسالہ ان سوالات کے تشفی بخش جوابات پر مشتمل ہے۔

رائحۃ العبیر فی لائحۃ عالمگیر

بعض لوگوں نے سلطان عالمگیر اورنگ زیب رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بہت سے خلاف شریعت اور خلاف کمالِ اخلاق واقعات مشہور کر دیئے تھے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ میں عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ پر کیئے گئے اعتراضات کے جوابات اختصاراً جمع فرمائے ہیں:

رفع الغلط لدفع الشطط

یہ رسالہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف "نہایت الادب فی غایۃ النسب" کی بعض ان عبارات کی حقیقت کی وضاحت پر مشتمل ہے جن عبارات کے ذریعہ بعض اہل غرض نے غلط فہمی پھیلائی تھی

س

سد الغلط والمفاسد فی حکم اللغط عند المساجد

بمبئی کی ایسوسی ایشن کے چند مقتدر لیڈروں نے استفسار کیا کہ آئے دن مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان مساجد کے سامنے گانا بجانے کے مسئلہ پر کشت وخون کا بازار گرم ہوتا ہے جو خواہ مخواہ جانی ومالی نقصان کا شکار ہونے کے مترادف ہے اس رسالہ میں حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے خون خرابا روکنے کا تفصیلی جواب دیا ہے کہ ایسے وقت میں مسلمانوں کو کیا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ یہ رسالہ حضرت

تھانوی رحمہ اللہ کی کتاب 'نوادر النوادر' (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۳ء) کے صفحہ نمبر ۸۵۰ تا ۸۵۲ میں مندرج ہے۔ اور یہ رسالہ ۱۳۵۵ھ میں تحریر فرمایا گیا تھا۔

سبحۃ نسیتاً

یہ ایک مضمون کا لقب ہے جو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدرسہ عربیہ جامع العلوم کانپور کے طلبہ کو سند حدیث دینے کیلئے تحریر فرمایا تھا مدرسہ کی انتظامیہ نے یہ مضمون طلائی حروف سے طبع کرواکر مدرسہ میں رکھوا دیا تھا اور طلبہ کی فراغت کے وقت انکو عطا کرتے تھے۔

سواد خوابی

قدوۃ العلماء زبدۃ الحکماء حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات و اشعار، سفرنامہ حج بیت اللہ شریف، نسخہ جات و تعویذات اور دیگر کئی تجربے کی باتوں پر مشتمل ایک کشکول ہے 'بیاض یعقوبی' کے نام سے یہ اس کا حاشیہ ہے اور اصل متن

میں شامل ہے۔

ش

شمیم الطیب

یہ کتاب حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی کی تصنیف "شیم الحبیب" کا ترجمہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض شمائل، اخلاق اور عادات کا ذکر ہے، یہ کتاب "نشر الطیب" کا جزو بنا دی گئی ہے۔

شریف الدرایات

یہ کتاب جناب امیر شاہ خان صاحب کی کتاب "امیر الروایات" کا حاشیہ ہے اور اصل کتاب کے ساتھ طبع ہوئی ہے 'امیر الروایات' اکابر علماء دیوبند اور صلحاء متقین کے حالات پر مشتمل ہے

شق الغین عن حق علی و حسین

تحریک پاکستان کے وقت مولانا حسین احمد مدنی، مفتی

کفایت اللہ صاحب اور ان کے ہمنوا کا موقف چونکہ تحریکِ پاکستان
کے حق میں نہ تھا اس لئے بعض جذباتی اور تشدد لوگ اور اخبارات
ان بزرگوں کے متعلق گستاخانہ الفاظ کہنے اور لکھنے لگے
مثلاً حضرت مدنی کو شیخ الاصنام، شیخ المسفوح اور اجودھیا
باشی وغیرہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ میں قرآن
و حدیث کی روشنی میں ان لوگوں کی تردید فرمائی ہے
یہ رسالہ ۱۳۵۷ھ میں تحریر کیا گیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ
کی مشہور کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور
۱۹۶۲ء) کے صفحہ ۸۷۴ تا ۸۷۷ میں مندرج ہے۔

ص

صائب الکلام فی حکم مناصب الحرام

ایک سائل نے سوال کیا تھا کہ ایسے حکومتی مناصب جن میں
اکثر غیر اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کرنے پڑتے ہیں
مثلاً ججی، منصفی، کلیکٹری اور تحصیلداری وغیرہ ایسے
مناصب کو قبول کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے اس رسالہ میں

ایسے مناصب پر فائز لوگوں کی راھنمائی کی گئی ہے کہ وہ خلاف شریعت امور کی انجام دھی کے موقع پر کیا کریں یہ رسالہ مولانا رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ نمبر ۸۵۶ تا ۸۵۷ میں مندرج ہے اور ۱۳۵۵ھ میں تحریر کیا گیا تھا۔

صدق الرویا

اس رسالہ میں ان خوابوں کو جمع کیا گیا ہے جو مختلف صلحاء نے مختلف اوقات میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دیکھ کر آپ کو خبر کی آخر میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سچے متبعین کے خواب بھی بطور الحاق مندرج ہیں۔

صیانۃ المسلمین عن خیانۃ غیر المسلمین

تحریک کانگریس کے زمانہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک استفتاء آیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو جو کسی بے وفا غیر مسلم قوم سے کچھ دینی یا دنیوی ضرر پہنچا ہو

یا پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس ضرر سے بچنے کے لئے ایسے ذرائع اختیار کرنا جو شرعاً و قانوناً جائز ہوں درست ہے یا نہیں؟ اس رسالہ میں اسی استفتاء کا جواب ہے۔

ض

ضیاء الافہام من علوم بعض الاعلام

یہ رسالہ رأس المحدثین حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مابین مختلف فیہا مسائل کے بارے میں لکھے گئے مکاتیب و مراسلت کا مجموعہ ہے۔

ضمان التکمیل فی زمان التعجیل

یہ کم فرصت لوگوں کے لئے ایک مختصر نصاب ہے جو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے مرتب فرمایا تھا کہ جو دنیوی مصروفیات کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ میں فاضلانہ استعداد حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔

ع

عبور البراری فی سرور الذراری

اس رسالہ میں اطفال مشرکین و کفار کے متعلق بحث کی گئی ہے کہ آیا وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں جائیں گے یا کسی تیسرے مقام پر رہیں گے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ اس مسئلہ پر علماء کے تین مذہب ہیں ① تعذیب ② نجات ③ توقف اور ہر مذہب کیلئے دلائل شرعیہ قائم ہیں یہ رسالہ بھی ایک اہل علم کے سوال کا جواب ہے اور مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب بوادر النوادر (مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۲ء) کے صفحہ نمبر ۶۸۷ تا ۶۹۷ میں مندرج ہے اور ۱۳۵۱ھ میں تحریر کیا گیا تھا۔

غ

غرائب الرغائب

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی تالیفات میں موجود

اہم مضامین کی فہرست پر مشتمل ہے اور جدول
کی شکل میں ہے جس کی وجہ سے انتہائی آسانی سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں مسئلہ فلاں کی کتاب کے
فلاں صفحہ میں درج ہے۔ یہ جدید مضامین کی فہرست ہے

ق

قید العلوّ عن کید العدوّ

اس رسالہ میں شیطان کے کید اور مکر کو بیان فرمایا ہے
کہ وہ سالک کو مقدمۂ معصیت میں گرفتار کرتا ہے جو
بظاہر معصیت نہیں ہوتی اور پھر معصیت میں مبتلا کرتا ہے۔

قند دیوبند

اس رسالہ میں انتظام مدرسہ کے متعلق شبہات رفع
کیے گئے ہیں اور یہ رسالہ دارالعلوم دیوبند میں
۱۳۲۶ھ کے واقعات اور حوادث کے متعلق راندیر ضلع

سورت کے بعض مخلصین کے خط کا جواب ہے

قصہ سیدنا یوسف علیہ السلام

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر بیان القرآن میں جو سورۃ یوسف کی تفسیر حضرت مؤلف نے تحریر فرمائی ہے اسکو احسن القصص ہونے کی وجہ سے الگ طبع کرا دیا ہے

ک

کمالات اشرفیہ

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر مشتمل ہے جسکو مولانا ناظر حسن تھانوی نے ۱۳۱۳ھ میں مرتب فرمایا تھا

کرامات امدادیہ

اسمیں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے شیخ قطب الاقطاب

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عجیب
وغریب واقعات وکرامات درج ہیں جن کو مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ
نے نہایت محبت و استقراء وتلاش سے مستند ومعتمد
اسناد جمع فرمایا ہے اہل تصوف وسلوک کیلئے بہت مفید
ذخیرہ ہے۔

ل

لب مثنوی

اس رسالہ میں اصلاح القلوب است
اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مثنوی مولانا
روم کے دفتر سادس کے اسرار بیان فرمائے ہیں۔

لوح الالواح

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی چند تالیفات کی
الواح اور ٹائٹلوں کا مجموعہ ہے جو عمدہ طرز پر کتاب وسنت

سے اخذ کرکے لکھے گئے ہیں۔ مضامینِ کتبِ اشرفیہ کے اجمالی انضباط کیلئے بہترین مجموعہ ہے۔

۵

مأۃ دروس

عربی زبان کا یہ رسالہ مختلف مضامین کے صد(۱۰۰) اسباق پر مشتمل ہے جسکو آپ رحمہ اللہ نے اپنے برادر مولانا اختر علی رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانۂ طالب علمی میں ان کے پڑھنے کیلئے تصنیف فرمایا تھا۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل مکتوب سے ہوتا ہے جو انہوں نے مدارس عربیہ کے ذمہ داران کے نام تحریر فرمایا تھا۔

محترم المقام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ نے تقریباً ستّرے سال پہلے ایک کتاب

«ماقدری» تالیف فرمائی تھی جس کا کچھ حصہ ۱۳۳۴ھ میں
طبع ہوا تھا اس کے بعد کتاب کو مکمل طبع کرنے کیلئے کسی ناشر
کو توجہ نہ ہوئی۔ احقر کو نیم طبع نسخہ اور اصل مسودہ
برادرزادۂ مؤلف حضرت مولانا شبیر علی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا
احقر نے ناقص نسخہ کی تکمیل کرنے کیلئے باقی کتاب طبع کرادی
اور اب پہلی بار کتاب مذکور مکمل طبع ہوکر منصۂ شہود پر آرہی ہے
دل چاہتا ہے کہ یہ کتاب اپنے اکابر کے ہر مدرسہ میں پہنچے اور عربی
کی ابتدائی جماعتوں میں سے کسی جماعت میں داخل نصاب
ہوجائے کتاب بہت جامع ہے جو خزانۂ معلومات ہے علوم
آلیہ اور عالیہ، تواریخ، قصص و حکایات، نوادر و غرائب
اور لطائف و ظرائف پر مشتمل ہے۔ عربی ادب کے طلباء کے
لئے نہایت عمدہ ہے۔

والسلام

بندہ محمد شفیع عفی اللہ عنہ خادم دارالعلوم
کراچی

مؤائد العوائد فی زوائد الفوائد

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعدد رسالوں کا نتیجہ ہے یعنی بعض شائع شدہ رسالوں اور کتابوں کے مضامین کے مناسب بعد میں جو جدید مضامین حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذہن میں آتے تھے ان کو ضبط فرما کر ایک جگہ جمع فرمایا ہے تاکہ شائع شدہ رسالوں میں سے اگر کوئی رسالہ دوبارہ طبع ہو تو اسکے مناسب مضامین اس سے لیکر اسمیں اضافہ کر لیا جائے۔ ہر مضمون کے ساتھ رسالے کا نام اور مقام کی تصریح بھی درج ہے

موعظہ حسنہ

یہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تین مواعظ کا اولین مجموعہ ہے جسکو مولانا ناظر حسن تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع فرمایا ہے پہلے دو وعظ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ میں کیرانہ میں ہوئے اور تیسرا وعظ شوال ۱۳۱۵ھ میں الہ آباد میں بیان فرمایا تھا۔ یہ مجموعہ ۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

معاملۃ المسلمین فی مجادلۃ غیر المسلمین

تحریک ترکِ موالات کے زمانہ میں بعض حضرات نے حضرت تھانوی رح سے سوالات کیئے تھے کہ اس تحریک میں جو تدابیر اہل ہنود نے اختیار کر رکھی ہیں مسلمانوں کیلئے اُن کا اختیار کرنا از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ میں اس کا تحقیقی و تفصیلی جواب درج فرمایا ہے۔

مکالمہ

جامع مسجد خورجہ ضلع بلند شہر میں ایک دفعہ حضرت تھانوی رح جب وعظ کیلئے کھڑے ہوئے تو ایک صاحب نے درمیان میں کھڑے ہو کر حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی خاص موضوع پر وعظ کرنے کیلئے کہا جواب میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسکو تنبیہ فرمائی اس رسالہ میں اس کی تفصیل درج ہے۔ یہ مکالمہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض وعظ "الصالحون" کے شروع میں لکھا ہوا ہے۔

مکتوبات خیرت

یہ ان مکتوبات کا مجموعہ ہے جو ۱۳۳۳ھ میں جمع کیے گئے تھے۔

مکتوبات اشرفیہ

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا حاجی محمد شریف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسائل تصوف اور عقد طریقت کے حل اور تشفی کیلئے حضرت تھانوی رح کی خدمت میں جو مکتوبات لکھے تھے یہ رسالہ ان مکتوبات اور حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے جوابات کا مجموعہ ہے۔

مکتوب محبوب القلوب

ایک بزرگ اور ایک عالم بیٹے کے درمیان محفل میلہ مروجہ کے مسئلہ پر سخت اختلاف کی وجہ سے قطع تعلقات کی نوبت پہنچ گئی۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ کو مراسلہ تحریر فرمایا جس میں اس بزرگ کے شبہات کو دور فرمایا تھا۔ مراسلہ

کا مضمون اتنا فوری نتیجہ خیز تھا کہ سب حیران ہو گئے اور باب بیلنٹے میں کشیدگی ختم ہو گئی یہ اسی رسالہ کا عنوان ہے۔

مکتوبات امدادیہ مع ضمیمہ اشرفیہ

اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات کو اپنے زرین حواشی سے مزین فرما کر جمع فرمایا ہے۔

ن

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

یہ کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بارے میں ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات، واقعات طفولیت، معراج، غزوات، شمائل، اخلاق، عادات، طرز معاشرت و معیشت، معجزات، ماکولات، مشروبات۔ غرض کہ سیرت طیبہ کے ہر گوشہ پر مدلل روشنی فرمائی ہے اردو زبان میں نہایت سلیس اور بامحاورہ عبارت پر مشتمل ہے

سوانح عمری انتہائی بابرکت ہے اس کا اندازہ مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ
کے بیان کے مطابق اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی تالیف
کے دوران ضلع مظفر نگر کے تمام بلاد و امصار میں طاعون کا
اشتداد تھا۔ مگر تھانہ بھون کا قصبہ اس سوانح عمری کی تالیف
کی برکت سے طاعون کی وبا سے محفوظ رہا۔
یہ کتاب ایک مقدمہ اکتالیس فصول اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے
کتاب کو بہت سے مقامات پر منظوم عبارت سے مزین کیا گیا ہے
اور تمام اشعار 'قصیدہ بردہ' اور 'الروض النظیف' سے
ماخوذ ہیں۔ کتاب میں جس جگہ من القصیدہ لکھا ہے اس سے
مراد قصیدہ بردہ اور جس جگہ من الروض لکھا ہے اس سے
مراد الروض النظیف ہے۔

نضیری بشرح کلام نظیری

یہ رسالہ جناب نظیر شاعر صاحب کے فارسی اشعار کے متعلق
کا حل ہے۔

؎ نشر الطیب ص ۲ مطبع اصلح برقی پریس لدھیانہ۔

نصح الاخوان فی صروف الزمان

اس رسالہ میں حوادث و انقلابات کے اسباب ان کا علاج و تدبیرات شرعیہ درج ہیں۔ اور یہ رسالہ مؤلف کی تصنیف "زوال السنہ عن اعمال السنہ" کے آخر میں درج ہے۔

نیل الشفاء بنعل المصطفیٰ

اس رسالہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کا نقشہ اور اس کے فیوض و برکات درج ہیں اور یہ رسالہ "زاد السعید" کے ساتھ طبع ہوا ہے۔

یادگار دربار پر انوار حضرت خواجہ اجمیری رح

اس رسالہ میں سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مختصر سوانح عمری ہے۔ مدرسہ جامع العلوم کانپور کی روئداد کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ آخر میں ایک خادم نے ایک غیر تحقیقی عمل بڑھا دیا ہے اس کا اعتبار

نہ کیا جائے۔

یادِ یاران

اس رسالہ میں قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات طیبات درج ہیں۔

حضرت تھانوی رح کے مواعظ و تالیفات سے منتخب مضامین کے مجموعے

(الف) بہ اعتبار حروف تہجی ۔

(۱) ۔ ابیاتِ حکمت ۔

مختلف مواقع پر اپنے مواعظ میں حضرت تھانوی رح نے جو اشعار پڑھے یہ کتاب ان اشعار کا مجموعہ ہے جس کو آپ رح کے خلیفۂ مجاز حضرت مولانا حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بجنوری رح نے جمع فرمایا ہے

(۲) ۔ امثالِ عبرت ۔

یہ کتاب ۲۵۶ امثال و حکایات کا مجموعہ ہے جس کو حضرت رح کے خلیفۂ مجاز مولانا حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بجنوری رح نے حضرت تھانوی رح کے مواعظ سے جمع فرمایا ہے

(۳) ۔ الشفاء ۔

اس کتاب میں حضرت تھانوی رح کے بھانجے مولانا ظفر احمد

عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر بیان القرآن سے مضامین
منتخب کرکے جمع فرمائے ہیں پوری کتاب سوال وجواب
کی شکل میں ہے۔

(۴) انفاسِ عیسیٰ

یہ کتاب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف تربیت السالک
اور مختلف مواعظ سے منتخب مضامین کا مجموعہ ہے جس میں عجیب
وغریب معالجات اور مسائل تصوف ہیں جن کو حضرت مولانا
محمد عیسیٰ صاحب الہ آبادی رحمہ نے جمع فرمایا ہے

(۵) اشرف المعمولات (ملقب بہ) الطف المعلومات

حضرت تھانوی رح کے مذاق خاص کو ظاہر کرنے والے مضامین کا مجموعہ
ہے جن کو آپ رح کے مواعظ سے جناب علی محمد صاحب نے منتخب فرمایا
ہے

(۶) اشرف البیان فی علوم الحدیث والقرآن

آیات واحادیث کے متعلق لطیف نکات کا مجموعہ ہے جن
کو حضرت رح کے مختلف مواعظ سے منتخب فرمایا ہے

(۷) اشرف النصاب

عام لوگوں کے لیئے علوم دینیہ کے حصول کا نہایت کامیاب اور موثر نصاب ہے جس کی اکثر کتابیں حضرت تھانویؒ نے خود تصنیف فرمائی ہیں عام لوگوں کی زبان عربی سے ناواقفیت کی وجہ سے یہ نصاب اردو میں ہے جس کو جناب سید محمود حسن مدظلہم نے مرتب فرمایا ہے

(۸) اشرف المسائل من المواعظ والرسائل

حضرت تھانویؒ کے مواعظ ورسائل سے منتخب مسائل کا مجموعہ ہے جس کے تین باب ہیں پہلا باب مسائل تصوف دوسرا باب مسائل تصوف پر شبہات کے جوابات اور تیسرا باب جہلاء صوفیاء کے اغلاط واباطیل پر مشتمل ہے

(۹) ادرار النعمۃ فی اشعار الحکمۃ

مختلف مواقع پر مواعظ اشرفی میں پڑھے گئے اشعار کا مجموعہ ہے جن کو حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحبؒ نے بلحاظ موضوع مرتب فرمایا ہے نہایت مؤثر اور دلپذیر اشعار ہیں

(۱۰) البدائع

حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی آخری تصنیف ۔ بوادر النوادر ۔ کے آخر میں ایسے عنوانات کی ایک فہرست دی ہے جن کے مضامین کو آپ جمع نہ فرماسکے تھے کہ انتقال فرماگئے حضرت کی وفات کے بعد مولانا مرغوب احسن مظاہری نے حضرت تھانوی رح ہی کی تصانیف سے ان عنوانات کے مناسب مضامین کو جمع فرمایا اور حضرت تھانوی رح ہی کے تجویز کردہ لقب ،، البدائع ،، کے نام سے موسوم کردیا

(۱۱) اصلاحی نصاب ،،

حضرت تھانوی رح نے اپنی آخری عمر میں مولانا عبدالغنی پھولپوری اور مولانا جلیل احمد علیگڑھی کی نگرانی میں مسلمانوں کی اصلاح کی غرض سے ۔مجلس صیانۃ المسلمین ۔ کے نام سے ایک جماعت قائم کی تھی یہ کتاب اسی مجلس کے ترتیب کردہ نصاب تربیت پر مشتمل ہے اس نصاب میں درج ذیل کتب شامل ہیں

حیوٰۃ المسلمین ، حقوق الاسلام، حقوق الوالدین
آداب معاشرت ، اغلاط العوام ، جزاء الاعمال ، فروع الایمان

تعلیم الدین ، تسہیل قصد السبیل

(۱۲) اصلاح کا آسان نسخہ۔

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب نے حضرت تھانویؒ کے وعظ ، ملت ابراہیم میں بیان کردہ آسان نسخہ کو علیحدہ کر کے منظوم فرمایا ہے پھر اس نثر اور نظم دونوں کا مجموعہ شائع فرمایا ہے

(۱۳) اصلاح المسلمین ۔

یہ کتاب اسلام کے تمام شعبوں میں وقت کے تقاضوں کے لحاظ سے چالیس عنوانات کے تحت مضامین کا مجموعہ ہے جس کو جناب مسعود احسن مرحوم نے حضرت تھانویؒ کے مواعظ اور ملفوظات سے منتخب فرمایا ہے

(۱۴) اصلاح الاغلاط والاخلاط ۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب ہے ۔ اغلاط العوام ، جس میں ان اغلاط کا ذکر ہے جن میں اکثر عوام مبتلاء ہوتے ہیں پھر اس رسالہ میں ان غلطیوں کی اصلاح کا طریقہ خود حضرت تھانویؒ کی تصانیف سے مولانا محمد حسین صاحب نے بیان فرمایا ہے

(۱۵) آئینۂ تربیت خلاصہ تربیت السالک

حضرت مولانا عبدالحئی صاحب سابق استاذ الکلیہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

کے قلم سے یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "تربیت السالک"
کا خلاصہ ہے جس میں تمام روحانی امراض و مشکلات کو مختصر الفاظ
میں جمع کر دیا ہے کم فرصت حضرات کے لیے تربیت السالک کی بجائے
اس کا مطالعہ بھی مفید ہوگا

(۱۶) ۔ اشرف الآداب فی بیان المعاشرت والاخلاق ۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی متعدد تصانیف اور مواعظ میں مختلف مقامات
پر اسلامی آداب کا ذکر ہے اس رسالہ میں جناب مولانا محمد اقبال قریشی صاحب
نے ایسے تمام آداب منتشرہ کو ایک جگہ جمع فرمایا ہے

(۱۷) ۔ اصول تصوف ۔

یہ کتاب تصوف کے اہم مباحث مثلاً ضرورت شیخ، لوازم مشیخت، حقوق پیر
ضوابط سالک، ریاضت و مجاہدہ اور احوال وغیرہ پر مشتمل ہے جس کو
حضرت مولانا عبدالغنی صاحب پھولپوری رح نے حضرت تھانوی رح کی تصانیف سے
منتخب فرمایا ہے

(۱۸) ۔ اخلاق ذمیمہ اور ان کا علاج ۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ سے منتخب تمام اخلاق ذمیمہ ان کی
مذمت اور ان کے علاج کا مجموعہ ہے جس کو مولانا محمد اقبال قریشی صاحب

نے ترتیب فرمایا ہے

(۱۹) • اشرف الاحکام •

یہ کتاب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے تفقہ کا ایک نمونہ ہے جسمیں آپ کے مواعظ و ملفوظات میں سے منتخب کر کے فقہی احکام اور فقہ کے نادر نکات جمع کیئے ہیں اس کے مرتب مولانا محمد اقبال قریشی ہیں

(۲۰) • اشرف الکلام فی احادیث خیر الانام •

یہ رسالہ احادیث نبوی صلعم کے تشریحی نکات پر مشتمل ہے جس کو جناب مولانا محمد اقبال قریشی صاحب نے حضرت تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات میں سے منتخب فرمایا ہے مختلف احادیث کی شرح سمجھنے کے لیئے نہایت عمدہ کتاب ہے اور ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد سے شائع ہوتی ہے

(۲۱) اصل الوصول

یہ کتاب • طرق وصول الی اللہ • کا مجموعہ ہے جس کو حضرت مولانا عبدالغنی صاحب پھولپوریؒ نے آپؒ کے مواعظ و ملفوظات سے منتخب فرمایا ہے

(۲۲) الشراب الطہور للمشتاق الشکور

یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ سے منتخب شدہ مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جسے مولانا عبدالحمید صاحب شاہجہانپوری نے جمع فرمایا ہے

(۲۳) اشرف الجواب ۔ ۳ جلد

اس کتاب میں کفار، مشرکین، شیعہ، بدعتی، غیر مقلدین جدید تعلیم یافتہ مغربیت سے مرعوب مسلمانوں کے اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی دلچسپ جوابات جمع ہیں جن کو منشی علی محمد صاحب نے حضرت تھانویؒ کے مواعظ سے انتخاب کرکے ترتیب دیا ہے

(۲۴) (ب) بہشتی ثمر ۔

ابتدائی اسلامی اسکولوں کے طلباء کی اصلاح عقائد و اعمال میں نہایت مفید رسالہ ہے جس کو حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب الہ آبادی نے بہشتی زیور اور بہشتی گوہر سے اہم مضامین منتخب کرکے ترتیب دیا ہے مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اس رسالہ کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے

(ت)

(۲۵) تفسیر المواعظ۔

یہ رسالہ ان آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر ہے جو آپ کے مواعظ میں ہیں ان تمام آیات کو مع تفسیر کے حضرت مولانا حکیم محمد مصطفٰی بجنوری رح نے منتخب فرماکر ترتیب دیا ہے

(۲۶) ۔ تہذیب الاخلاق ۔

یہ رسالہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیف ۔ تعلیم الدین ۔ کے ایک باب اخلاقِ حمیدہ کی شرح ہے جس کو حضرت مولانا محمد اقبال صاحب قریشی ہارون آباد نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے افادات، ملفوظات اور مواعظ کے اقتباسات سے ترتیب دیا ہے

ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر سے شائع ہوا ہے

(۲۷) ۔ تفصیل الایمان ۔

ایمان کے بارے میں ضروری اور اہم مسائل کا مجموعہ ہے جس کو مولانا محمد فرید الدین صاحب دکنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت تھانوی رح کی مختلف تصانیف سے منتخب فرماکر جمع فرمایا ہے حفاظت ایمان کے لیے اس رسالہ کا مطالعہ انتہائی مفید ہے ۔

(۲۸) (ج) جواہرات یعقوبی۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مواعظ و ملفوظات میں متعدد مقامات پر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات و ملفوظات ذکر فرمائے ہیں جن کو مولانا محمد اقبال قریشی صاحب نے اس کتاب میں منتخب فرما کر جمع کیا ہے اور ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر سے شائع ہوئی ہے۔

(۲۹) جمعہ کے فضائل و احکام۔

یہ رسالہ جمعہ کے آداب، جمعہ کے فضائل، جمعہ کے وجوب کی شرطیں خطبہ کے مسائل، جمعہ کے صحیح ہونے کی شرائط وغیرہ پر مشتمل ہے اور اس کو مولانا اشتیاق احمد قاسمی صاحب نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات سے منتخب فرما کر مرتب فرمایا ہے مکتبہ قاسم العلوم جے ون ۱۲۰ کورنگی کراچی سے شائع ہوا ہے

(۳۰) (ج) حقیقت توبہ و موانعات توبہ۔

اس رسالہ میں توبہ کی حقیقت، توبہ کی ضرورت، توبہ کا طریقہ، توبہ کی حد اور ان موانعات کا ذکر ہے جو انسان کو توبہ کرنے سے روکتی ہیں اور تمام مضامین حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات سے

منتخب شدہ ہیں جیسے عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ صاحب نور اللہ مرقدہ نے منتخب فرمایا ہے

(۳۱) . حقوق المعاشرۃ .

یہ رسالہ حضرت تھانوی ؒ کے مواعظ کے مشہور مجموعہ ، دعوات عبدیت ، سے ماخوذ ہے جس میں آداب عیادت ، آداب جنازہ ، دعوت دینے اور قبول کرنے کے آداب ، مصافحہ کرنے کے آداب اور سلام کے آداب وغیرہ کا ذکر ہے معاشرتی حقوق کا بہترین ذخیرہ ہے

(۳۲) (خ) . خلاصہ بیان القرآن .

یہ رسالہ بیان القرآن سے ماخوذ تفسیری خلاصہ ہے جسمیں مضامین مفیدہ حل لغات ، استنباط مسائل ، رفع شبہات جدیدہ وغیرہ کو جمع فرمایا ہے مولانا محمد عیسیٰ صاحب الہ آبادی ؒ نے ترتیب دیا ہے

(۳۳) (ر) . رفع الضیق لاھل الطریق .

مولانا وصی اللہ خان صاحب اعظم گڑھی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مضامین تصوف کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف . تربیت السالک : سے منتخب فرماکر جمع کیا ہے .

(۳۴) (ش) شریعت و طریقت ۔

حضرت تھانویؒ کی تصانیف و ملفوظات سے ماخوذ مسائلِ تصوف پر سوال جواب کتاب ہے جس کو مولانا محمد دین صاحب نے ترتیب دیا ہے اس کتاب میں شریعت اور طریقت اور پھر ان کے مابین باہمی تعلق کو خوب واضح کیا ہے جس کے بعد یہ غلط فہمی دور ہو جاتی ہے کہ شریعت و طریقت دو متضاد چیزیں ہیں آخر میں تصوف کی ورد اور سلوک و طریقت کے اقسام وغیرہ مفصل بیان فرماتے ہیں

(۳۵) (ص) صلوٰۃ السفر ۔

یہ رسالہ ریل کے سفر میں نماز کی ترکیب اور دیگر مسائل پر مشتمل ہے جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کے مجموعہ "حسن العبور" سے منتخب کیا گیا ہے

(۳۶) (ع) عروس المواعظ ۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص اور خلیفۂ مجاز خواجہ عزیز الحسن غوری مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت تھانویؒ کے مواعظ میں سے جو مضامین زیادہ پسند اور اچھے معلوم ہوئے انہوں نے اس رسالہ میں ان سب کو جمع کیا ہے

(۳۷) عنوانات التصوف۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے منتخب تصوف کے مسائل متعددہ پر مشتمل کتاب ہے جس کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ان مسائل تصوف کی فہرست پر مشتمل ہے جو قرآن کریم کا مدلول ہیں اور ان کو سورتوں کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے اور حصہ دوئم میں ان مسائل کی فہرست ہے جو احادیث شریفہ کے مدلول ہیں صوفیاء کے لیے بہترین خزانہ ہے

(۳۸) علوم امدادیہ۔

اس کتاب میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بجنوری رح نے آپ رح کے مواعظ میں سے وہ ملفوظات جو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے منقول ہیں ان کو جمع فرمادیا ہے

(۳۹) علم غیر منقول۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ میں جو مضامین واردات کے قبیل سے ہیں ان کو حضرت مولانا حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بجنوری رحمۃ اللہ علیہ نے (آپ رح کے ملفوظات کے مجموعہ، خیر الصدور، میں سے واردات قلبی کے متعلق مضامین منتخب فرما کر یکجا کئے ہیں) اس کتاب میں جمع فرمادیا ہے

(۴۰) (ف) فرائد الفرائد

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا حکیم محمد مصطفٰے بجنوری رح نے آپ کے ملفوظات کے مجموعہ "خیر الصدور" میں سے واردات قلبی کے متعلق مضامین منتخب فرما کر یکجا کئے ہیں

(۴۱) فکر اصلاح باطن اور اس کا طریقہ

مولانا مشتری علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ اور تالیفات میں سے اصلاحِ اعمال و اخلاق اور اصلاح باطن کا آسان طریقہ اس رسالہ میں جمع فرمایا ہے اس میں ایسے امور کی نشاندھی بھی کردی گئی ہے جو اخلاق و اعمال کے لئے تاثر کا ذریعہ ہیں

(۴۲) فیضان حافظ

یہ کتاب "دیوان حافظ" کی شرح "عرفان حافظ" کا خلاصہ ہے جو آپ کی منشا کے مطابق آپ کے ایک متوسل جناب عبد الغنی صاحب استاذ الادب جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے تحریر فرمائی ہے اس کا نام "فیضان حافظ" خود حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی تجویز فرمادیا تھا اس کا ایک قلمی نسخہ دار العلوم لانڈھی کراچی

کے کتب خانہ میں موجود ہے

(۴۳) (ق) قصص الاکابر لخصوص الاصاغر

اکابر اہل اللہ کے نصیحت آموز واقعات بسا اوقات علمی دلائل اور بحثوں کے مقابلے میں زیادہ مؤثر ثابت ہوتے ہیں اور ان کی تاثیر سے بہت سے لوگوں کی زندگیاں بدل جاتی ہیں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ میں ایسے واقعات بہت پائے جاتے ہیں جن کو جناب شہاب الدین صاحب نے افادہ عام کے لیے اس کتاب میں جمع فرمایا ہے زندگی کی اصلاح کے لیے نہایت مفید ذخیرہ ہے

(۴۴) (ل) لطائف اشرفی

جناب مولانا حکیم محمد مصطفےٰ صاحب بجنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ میں ان لطائف وظرائف کو جمع فرمایا ہے جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ میں بکھرے ہوئے ہیں

(۴۵) (م) ماہ رمضان المبارک

اس رسالہ میں حضرت مولانا محمد اقبال صاحب قریشی نے حضرت تھانوی رح کے مواعظ سے اخذ کرکے رمضان المبارک کے احکام ومسائل، الوار و برکات اور معارف وحکم کو جمع فرمایا ہے

(۷۶) . تلخیص بیان القرآن .

یہ تفسیر . بیان القرآن . کا مختصر خلاصہ ہے جو حمائل شریف کے حاشیہ پر طبع ہوگیا ہے حضرت مولانا ظفر احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے

(۷۷) . معارف حکیم الامت .

یہ کتاب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصنیفات و تالیفات کا نچوڑ اور خلاصہ ہے جسمیں تمام اجزاء دین کے متعلق آپؒ کی تصنیفات سے مضامین منتخب کرکے جمع کیئے گئے ہیں اس کے مؤلف حضرتؒ کے خلیفۂ مجاز عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب مرحوم ہیں یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے باب اوّل اصلاح عقائد باب دوئم عبادات باب سوم معاملات باب چہارم معاشرت اور باب پنجم اخلاقیات (علوم باطنی) میں ہے پھر پہلے باب اصلاح عقائد کے ضمن میں حکمت (فلسفہ) غلطی در معنی وحدت الوجود ، بعض آیات قرآنیہ متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرتؐ حقوق میں کوتاہیاں ، تحقیق محبت عقلی و طبعی ، عید میلاد النبی ، بدعات ، مدحِ شرافت نسب و تبرکات ، دین کی

حفاظت کے لئے تقلید شخصی کی ضرورت ، صغیرہ گناہ کی حقیقت ،
معصیت کی حقیقت پر مشتمل گیارہ فصلیں ہیں اور دوسرا باب
عبادات کے ضمن میں قرآن مجید ، نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج ، قربانی
دعا ، توبہ کی اہمیت ، مستحبات ، ایصال ثواب اور تبلیغ پر مشتمل
گیارہ فصلیں اور باب سوم معاملات کے ضمن میں تعدیل حقوق الوالدین
انتخاب زوجین ، حقوق زوجین ، بیوی کے مالی ومادی حقوق ، بیوی کے
روحانی حقوق ، شوہر کے حقوق ، مرد اور عورت کی مساوات ، نامحرموں سے
برتاؤ پر مشتمل چھ فصلیں ہیں اور باب چہارم معاشرت کے ضمن میں
معاشرت اور سیاست پر مشتمل دو فصلیں اور باب پنجم اخلاقیات
کے ضمن میں حقیقت روح ، عالم اجسام وعالم ارواح ، تصوف ، الوداع
رابطہ نفوس ، ذہنیت حصول تصوف ، نسبت باطنی ، محبت الٰہیہ ،
افضلیت علم باطن بر علم شریعت ، تصوف حق اور تفویض ، ولایت
کے بعض حقائق ، امراض باطنی کی تشخیص ، اصلاح اخلاق ، مجاہدہ
وساوس ، تربیت السالک پر مشتمل پندرہ فصلیں ہیں پھر ہر
فصل کے ضمن میں بہت سی جزئیات ہیں کتاب کے کل صفحات
۸۰۶ ہیں اور ایجوکیشنل پریس پاکستان کراچی سے طبع ہوچکی ہے

حضرت تھانوی اور ان کے مواعظ

وعظ و تقریر تمام انبیاء کی سنت اور تبلیغ اسلام کے ذرائع میں سے ایک موثر ذریعہ ہے یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، بزرگان دین اور علماء امت کا اس پر عمل رہا ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعظ کے ذریعہ بھی تبلیغ اسلام اور اصلاح امت کا کام لینا تھا اس لیے بچپن سے ہی آپ کے دل میں وعظ و تقریر کرنے کا شوق پیدا کر دیا تھا جس کو منشی عبدالرحمان خان صاحب نے یوں بیان فرمایا ہے

"آپ جہاں بھی مسجد خالی دیکھتے شغل کے طور پر اس کے ممبر پر چڑھ کر کچھ نہ کچھ پڑھنا شروع کر دیتے طالب علمی کے زمانہ میں آپ نے اس غرض کے لیے اپنے ہم سبق طلباء کی ایک مختصر سی بے نام و نشان انجمن بنائی ہوئی تھی جس کا ہر شب جمعہ کو اجلاس ہوتا تھا اور سب ممبر باری باری وعظ گوئی کی مشق کرتے تھے اس طرح آپ نے تحصیل علوم کے ساتھ ساتھ وعظ و تبلیغ کی مہارت تامہ حاصل کر لی تھی[1]

حضرت تھانوی رح نے سب سے پہلا وعظ سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں

[1] سیرت اشرف (مصنفہ منشی عبدالرحمان خان) صفحہ ۱۳۶ جلد نمبر ۱
مطبع دنیا آرٹ پریس لاہور ناشر شیخ اکیڈمی لاہور

اپنے نکاح کے موقع پر فرمایا اس کا واقعہ یوں ہوا کہ جب آپ کے ماموں منشی واجد علی صاحب نے آپ کو اس موقع پر آپؒ کے والد کے حکم کے حوالہ سے وعظ کرنے پر مطلع کیا تو آپ نے وعظ کہنے سے صاف انکار کردیا لیکن جونہی نماز ختم ہوئی تو آپؒ کے ماموں نے آپ کے وعظ کا وعظ کا اعلان کردیا آخر مجبوراً آپ کو تعمیل حکم کی وجہ سے وعظ کہنا پڑا لیکن آپؒ فرماتے ہیں کہ ۔ مجھے اتنی شرم آئی کہ ممبر پر بھی نہیں بیٹھا بلکہ نیچے بیٹھ کر اور نظریں نیچی کرکے سورۃ بقرہ کی شروع آیات کا وعظ بیان کردیا۔ ل

یہ چونکہ ابتدائی وعظ تھا، آپ کے نکاح کا موقع تھا پھر آپ کے عزیز واقارب سامنے تھے اس میں شرم و حیاء کا ہونا ایک طبعی اور قدرتی چیز ہے لیکن اس کے بعد اللہ رب العزت نے آپؒ کو وعظ وتقریر کے میدان میں وہ مقام عطا فرمایا جو بہت کم لوگوں کا حصہ ہوتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ آپ اپنے وقت کے شہنشاہِ خطابت تھے تو اس میں ذرا سا بھی مبالغہ نہ ہوگا منشی عبدالرحمان خان صاحب نے آپ کے فن خطابت پر یوں تبصرہ کیا ہے

۔ آپ کا طرز وعظ ۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

ل ۔ سیرتِ اشرف ۔ مصنفہ (منشی عبدالرحمان خان) صفحہ ۱۳۷ / ۱۰۶

وجادلہم بالتی ہی احسن ۔ کا مظہر ہوتا جس میں نہایت حکیمانہ
انداز قوی دلائل اور پختہ براہین کی روشنی میں بہترین مضامین
ہوتے اس لیئے عوام وخواص وجد میں آجاتے اور جس کی وجہ
سے بسا اوقات وعظ ملتوی کرنا پڑتا کیونکہ لوگوں کے وجد میں آنے
سے مجمع میں انتشار پیدا ہوجاتا بسا اوقات حضرت رحمۃ اللہ علیہ
چھ چھ سات سات گھنٹے بھی وعظ کرتے رہتے اور بڑے بڑے
روشنا برابر بیٹھے یا کھڑے رہتے خواہ ان پر دھوپ بھی آجاتی مگر
وہ ٹس سے مس نہ ہوتے اور مجمع پر ایسا محویت کا عالم طاری رہتا
کہ ۔ کان علی رؤسہم الطیر ۔ کی یاد تازہ ہوجاتی رہتی فلسفیوں
کے فلسفے ماند پڑجاتے اور وہ حضرت کے بیان کردہ معارف کے سامنے اپنے
علمی حقائق کو حقیر سمجھنے لگتے پتھر دل موم ہوجاتے مردہ دلوں میں جان
پڑجاتی مایوس پر امید ہوجاتے خشک پژمردہ چہرے ہشاش بشاش
نظر آنے لگتے مختلف المشرب راہیں ہم مشرب سمجھنے لگتے مخالف
الجھنے کے بجائے سلجھنے پر مجبور ہوجاتے اگر کوئی کج فہم محض ہٹ دھرمی
پر اتر بھی آتا تو وہ بھی کچھ دیر بعد جاکر حضرت کے پاؤں پکڑ کر معافی
کا خواستگار ہوتا اس لیئے حضرت کے مخالفین لوگوں کو منع کرتے کہ

تھانوی کے وعظ میں مت جاؤ وہ کوئی عمل کر دیتے ہیں کا نپور میں حضرتؒ مسلسل دو ماہ محلہ محلہ نماز پر وعظ فرماتے رہے جس کا اثر یہ ہوا کہ مسجدوں میں نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ نہ رہتی گویا نماز کا شوق اتنا بڑھا کہ تانگے والے اپنی سواریوں سے پوچھ پوچھ کر نماز یاد کیا کرتے تھے لہ

انداز و ترتیب

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے انداز بیان اور ترتیب وعظ کو صاحب سیرت اشرف ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ خطبۂ ماثورہ پڑھ کر کسی آیت یا حدیث سے وعظ شروع فرماتے اور اس کے ذیل میں مناسب موقع ضروری مضامین بیان فرماتے جاتے جو فصیح و بلیغ پُرمغز و متین الفاظ کا مرقع ہوتے اور اخیر میں اس آیت یا حدیث کے ترجمہ و دعا پر وعظ ختم فرماتے ہر وعظ حقائق و معارف کا مجموعہ ہوتا جس پر تصوف کا رنگ غالب ہوتا اگرچہ آپ پہلے سے مضمون سوچ کر یا تیار کر کے نہ آتے بلکہ اس وقت جو کچھ القا ہوتا اس پر بے تکلفی سے وعظ شروع کر دیتے مگر وہ بے ربط نہ ہوتا بلکہ اس تسلسل اور تواتر

لہ سیرت اشرف مصنفہ منشی عبدالرحمان خان صفحہ نمبر ۱۳۸ جلد نمبر ۱

سے مضامین بیان فرماتے جیسے کوئی تصنیف شدہ رسالہ پڑھ رہے ہوں
اور نہ ہی غیر ضروری مضامین یا اشعار یا مقفٰی مسجع عبارت
سنا کر وضع الوقتی کے لیے سامعین کی سمع خراشی فرماتے بلکہ مضامین
کی آمد کا یہ عالم ہوتا کہ وقت ختم ہو جاتا اور وہ باقی رہ جاتے وعظ
کے دوران میں آپؒ حضرت جلال الدین رومیؒ کی طرح ترغیب وترہیب
کے لیے بر موقع حکایات وتمثیلات بھی بیان فرماتے تھے یہاں تک
کہ عام لطیفوں اور بازاری حکایتوں سے بھی تہذیب ولطافت کے
ساتھ ایسے نتائج ونصائح مستنبط فرماتے تھے کہ مجمع کبھی رو دیتا
اور کبھی ہنس دیتا حکیم محمد مصطفےٰ صاحب نے حضرتؒ کے مواعظ کی زینت
بننے والی حکایات کو الگ کر کے بترتیب فقہی دو جلدوں میں
"امثال عبرت" کے نام سے شائع کیا ہے جو پانچ سو زائد حکایات پر
مشتمل ہے اسی طرح بدوران وعظ عربی، فارسی اور اردو کے اشعار
بھی ایسے برمحل پڑھتے کہ مضمون میں جان پڑ جاتی سامعین پھڑک
اٹھتے ان پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی اور وہ بے اختیار ہو کر
کہتے کہ حضرت جب شعر پڑھتے ہیں تو دل اچک لیتے ہیں اس وقت
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ شعر اسی موقع کے لیے کہا گیا (ھ)

مگر کبھی کوئی شعر بطرز موسیقی نہیں پڑھا اگر کوئی شعر برمحل یاد آجاتا تو بے ساختگی کے ساتھ اپنے مخصوص انداز میں پڑھ دیتے اگرچہ حضرتؒ نے اشعار یاد کرنے کی طرف کبھی توجہ نہ فرمائی تھی لیکن حضرتؒ کے مواعظ سے جب حکیم محمد مصطفےٰ صاحب نے اشعار چنے تو وہ ڈیڑھ سو کے قریب نکلے* جو ابیاتِ حکمت، کے نام سے شائع ہو چکے ہیں[1]

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں علماء، فضلاء، حکماء، امراء، ادباء، شعراء، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ کے لوگ شمولیت کرتے تھے اور آپ کے وعظ سے متاثر ہونے کا اندازہ درج ذیل آراء سے لگایا جاسکتا ہے۔

(۱) ایک انگریزی خواں عہدیدار نے خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کو کہا "ہم نہیں سمجھتے تھے کہ مولویوں میں بھی ایسے واعظ ہیں جو ہر بات کو دلیل منطقی و عقلی سے ثابت کریں۔

(۲) سفر رنگون کے دوران جہاز کے کپتان نے خواجہؒ کی زبانی جب حضرتؒ کا طریق التعلیم سنا تو کپتان کہنے لگا، اگر یہ شخص انگریزی

[1] سیرتِ اشرف (مصنفہ منشی عبدالرحمان خان) صفحہ نمبر ۱۳۸ ج ۱

پڑھتا تو جم ہو جاتا۔

(۳) بھوپال میں حضرتؒ کے وعظ سن کر ولایت کا سند یافتہ دھڑلے کہنے لگا کہ۔ میں نے بڑے بڑے لکچر دینے والوں کے لکچر ہندوستان اور ولایت میں سنے ہیں لیکن کسی میں میں نے وہ بات نہیں دیکھی جو آج میں نے ان کے بیان میں دیکھی بدون پہلے سے نوٹ لکھے ہوئے اتنا طویل بیان اور ایسا مدلل و مربوط اور پھر اس قدر روانی کے ساتھ اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنا۔

(۴) کانپور میں ایک وکیل صاحب حضرت کا وعظ سن کر کہنے لگے کہ آپ کہاں مولویوں میں جا پھنسے آپ اگر وکالت پاس کر لیتے تو وکیلوں میں آپ کا کوئی نظیر نہ ہوتا۔[1]

حفاظتِ مواعظ۔

ابتداء حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کو محفوظ اور ضبط کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا لیکن جلد ہی آپ کے بعض عقیدتمندوں نے اس نقصان کو سمجھ لیا اور یہ فیصلہ کیا کہ حضرت تھانویؒ کے ان گرانمایہ موتیوں اور علم و عرفان کے جواہر پاروں کی حفاظت کا انتظام ہونا از حد ضروری ہے لہذا سب سے پہلے حاجی صدیق احمد صاحب بنشی ضلع مظفر نگر نے

[1] سیرت اشرف (مصنفہ منشی عبدالرحمان خان) صفحہ ۱۶۰ ج-۱

نے بعض مختصر نویسوں کے ذریعہ وعظ کو قلمبند فرمانے کا اہتمام کیا پھر آپؒ کے خلیفہ مجاز حکیم محمد مصطفےٰ صاحب نے مواعظ کو عربی زبان میں بطور مختصر نویس قلمبند فرمانا شروع کیا بعد میں اردو زبان میں منتقل کر کے حضرت تھانویؒ سے نظر ثانی کروا کر شائع کر دیتے تھے اور جو نام حضرت تھانویؒ تجویز فرماتے وہی نام سے طبع ہوتا تھا اس کے علاوہ ہر وعظ کی ابتداء میں بصورت جدول درج ذیل گوشوارہ بنا دیا جاتا تاکہ وعظ کے متعلق مکمل تفصیلات معلوم ہو جائیں

۔ جدول ۔

۱ کہاں ہوا ؟

۲ کب ہوا ؟

۳ کتنی دیر میں ہوا ؟

۴ کس حیثیت پر ہوا یعنی بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر ؟

۵ کس کی درخواست پر ہوا ؟

۶ کیا مضمون تھا ؟

۷ وعظ کا کیا عنوان قائم ہوا ؟

۸ کس طبقہ کو زیادہ مفید تھا ؟

۹ کس نے قلمبند کیا ؟

۱۰ سامعین کی تخمیناً تعداد کیا تھی ؟ | ۱۱ متفرقات

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کو منشی عبد الرحمان خان صاحب نے سیرت اشرف میں درج ذیل عنوانات پر تقسیم فرمایا ہے اتباع و اتقاء، اخلاص و ایمان، اتحاد و اخوت، استغفار اسلام، اخلاق و آداب، اصلاح الاعمال، اصلاح النفس ترغیب و ترہیب، تسلیم و رضا، ذکر و فکر، دین و دنیا، دار الآخرت، دعا و دوا، رد بدعات، حدود حقوق، خیر و شر خوف و خشیت، حرص و ہوس و حج و قربانی، صبر و شکر، صوم و صلوۃ، صحبت بزرگان، سلوک و تصوف، عبادت علم و عمل، عیدین، میلاد النبی، مال و جاہ، مضار المعصیۃ، مصیبت و راحت، محبت و مودت، موت و حیات، متفرقات، نسوانیات، متفرقات =

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ کے مواعظ کے مشہور مجموعے درج ذیل ہیں مرأۃ المواعظ، دعوات عبدیت، التذکیر، البلاغ، الاحیاء البشری، مجمع البحور۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے مواعظ سلسلۂ مواعظ، التبلیغ اور الابقاء میں شائع ہوئے ہیں اسی طرح منشی عبد الرحمان خان صاحب نے مواعظ اشرفیہ تیس [۳۰] جلدوں

مرتب و مدون فرمائے ہیں اور ہر جلد کا الگ نام رکھا گیا ہے جس
کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔
دنیا و آخرت ، علم و عمل ، دین و دنیا ، حقوق و فرائض
عید میلاد النبی ، نظام شریعت ، حقیقت عبادت ، حقیقت مال و جاہ
فضائل صبر و شکر ، فضائل صوم و صلوٰۃ ، تصوف و تقویٰ ،
محاسن اسلام ، دعوت و تبلیغ ، جزا و سزا ، تسلیم و رضا ، برکات
رمضان ، سنت ابراہیم ، مفاسد گناہ ، آداب انسانیت ،
ذکر و فکر ، تدبیر و توکل ، فضائل علم ، راہ نجات ، حقوق الزوجین
اصلاح باطن ، موت و حیات ، حدود و قیود ، اصلاح اعمال
وغیرہ اس مجموعہ مواعظ کی ۳۰ بیس کے قریب جلدیں چھپ کر منظر عام
آ چکی ہیں اور بقیہ جلدوں کی طباعت کا کام ابھی باقی ہے جس
کو ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے شائع کرنے کا اعلان کیا ہے
لیکن مواعظ کے ان تمام مجموعوں میں سے سب سے بڑا مجموعہ
مکمل مرآۃ المواعظ ہے جس کو حضرت عارف باللہ
ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی تتبع و تلاش کے بعد مرتب فرمایا
ہے اس مجموعہ میں ہر وعظ کا مختصر خلاصہ پیش کیا گیا ہے
پیش نظر مواعظ کی تفصیلی فہرست اسی مجموعہ کے مطابق ہے

تفصیلی فہرست مواعظ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

باعتبار حروف تہجی

الف

نمبر شمار	نام وعظ
۱	الاتباع
۲	اتباع المنیب
۳	اتباع العلماء
۴	الاتمام لنعمۃ الاسلام (اول)
۵	الاتمام لنعمۃ الاسلام (دوم)
۶	الاتمام لنعمۃ الاسلام (سوم)
۷	الاتعاظ بالغیر
۸	الاتفاق
۹	آثار المحبۃ
۱۰	آثار المربح
۱۱	آثار المزاج

نام وعظ	نمبر شمار
آثار العبادة	۱۲
آثار المحبوبة فی اسرار التوبة	۱۳
اجابة الداعی	۱۴
اجر الصیام من غیر انصرام (اول)	۱۵
اجر الصیام من غیر انصرام (دوم)	۱۶
الاجر النبیل فی الصبر الجمیل	۱۷
احکام العشر الاخیرة	۱۸
احسان التدبیر	۱۹
احسان الاسلام	۲۰
احدی الحسنیین	۲۱
احکام المال	۲۲
احکام الجاہ	۲۳
الاخلاص ـــــ (۱) ۱۴۵	۲۴
الاخلاص ـــــ (۲) // //	۲۵
اختیار الخلیل	۲۶
الاخوة	۲۷

نام وعظ	نمبر شمار
آخر الاعمال	۲۸
آداب المساجد	۲۹
ادب الاسلام	۳۰
ادب الطریق	۳۱
ادب العشیر	۳۲
ادب الترک	۳۳
ادب الاعتدال	۳۴
ادب الاعلام	۳۵
آداب المصاب	۳۶
آداب التبلیغ	۳۷
الارادۃ	۳۸
الارتیاب والاغتیاب	۳۹
ارضاء الحق (۱)	۴۰
ارضاء الحق (۲)	۴۱
ازالۃ الغفلۃ	۴۲
ازالۃ الغین عن آلۃ العین	۴۳

نمبر شمار	نام وعظ
۶۰	اصلاح ذات البین
۶۱	اصل العبادہ
۶۲	الاصابہ فی معنی الاجابۃ
۶۳	اصلاحُ النفس
۶۴	اطاعت الاحکام
۶۵	الاطمینان بالدنیا
۶۶	اعانۃ النافع
۶۷	الاعتصام بحبلِ اللہ
۶۸	اعانۃ التقوٰی
۶۹	الاعتناء بالدین
۷۰	الافتضاح
۷۱	افناء المحبوب لارضاء المطلوب
۷۲	اقسام الریا
۷۳	اکبر الاعمال
۷۴	اکمال العدۃ
۷۵	اکمال الصوم والعید

نمبر شمار	نامِ وعظ
۲۱۹	روح الافطار
۲۲۰	روح العج والثج
۲۲۱	روح الارواح
۲۲۲	روزِ مبارک
۲۲۳	زکوٰۃ النفس
	س
۲۲۴	السبر با الصبر
۲۲۵	سبیل السعید
۲۲۶	سبیل النجاح
۲۲۷	السرور
۲۲۸	السکن
۲۲۹	السلام التحقیقی
۲۳۰	سلوۃ الحزین
۲۳۱	سنتِ ابراہیم

نام وعظ	نمبر شمار
نصرت النساء	۳۵۵
نظام الحدیث	۳۵۶
النعم المرغوبۃ	۳۵۷
النفحات فی الاوقات	۳۵۸
نفی الحرج	۳۵۹
نقد اللبیب فی عقد الحبیب	۳۶۰
النشور	۳۶۱
نور الصدور	۳۶۲
نور النور	۳۶۳
نیل البر	۳۶۴
و	
وحدت الحب	۳۶۵
الوصل والفصل	۳۶۶
الوقت	۳۶۷
الولایت	۳۶۸
رمضان فی رمضان	۳۶۹

نمبر شمار	نام وعظ
	ھ
۳۷۰	الهدى والمغفرة
۳۷۱	هم الآخرة
۳۷۲	الهوى
۳۷۳	الهوى والهدى
	ی
۳۷۴	اليسر مع العسر
۳۷۵	يقظة النائم [1]

تمت بالخیر

[1] ماخوذ از فہرست تالیفات حکیم الامت، (مصنفہ ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ)
صفحہ نمبر ۱۹۱ تا ۲۰۱

ملفوظاتِ تھانوی

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات بھی چونکہ علمی نکات و دقائق کا خزانہ تھے اس لیے بقول ڈاکٹر عبدالحیئی صاحب عارفی

"حضرت والا کا ہر لفظ صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگا ہوا، ہر کلمہ شرابِ عشقِ حقیقی میں ڈوبا ہوا، ہر فقرہ حقائق و معانی کے عطر سے معطر، اور ہر جملہ ہدایت و ارشاد سے مملو ہوتا تھا"[1]

اس لیے حضرت تھانوی رح کے متعلقین اور عقیدتمندوں نے حضرت کے خزانہ ملفوظات کو بھی قلمبند کر کے محفوظ کر لیا تھا

پیش نظر فہرست انہی ملفوظات کے مجموعوں کی ہے

[1] مآثر حکیم الامت از ڈاکٹر عبدالحیئی عارفی صفحہ ۳۰۰
ناشر دارالعلوم کراچی

فہرست ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ

باعتبار حروف تہجی

نمبر شمار	نام کتاب
۱۳	الافاضات الیومیہ
۱۴	انوار الحقائق
۱۵	اشرف الملفوظات فی مرض الوفات
۱۶	الرقیم الجلیل
۱۷	استقبال حج
	ب
۱۸	بزم جمشید
۱۹	بصر الناظر
	ت
۲۰	تصحیح الخیال
	ج
۲۱	جبر الکسیر
۲۲	جمیل الکلام
	ح
۲۳	حسن العزیز

نمبر شمار	نام کتاب
۲۳	حسن یوسف
۲۴	حکیم الحکیم
	خ
۲۵	خیر الحضور فی الکانپور
۲۶	خیر العبور فی سفر گورکھپور
۲۷	خیر الحدود فی السفر الثالث الی گورکھپور
۲۸	خیر الاختبار فی خبر الاختیار
۲۹	خیر الافادات
	د
۳۰	دنیا کی پستی اور دین کی مستی
	ذ
۳۱	ذم الخلائق مع العلائق
	ر
۳۲	رحمت اعظم
۳۳	ریاض الفوائد
	رحمت العزیز

نمبر شمار	نام کتاب
۳۴	سرمایہ ھستی
۳۵	سفر نامہ پانی پت
۳۶	سفر نامہ دیوبند
۳۷	سفر نامہ کوئٹہ
۳۸	سفر نامہ گنگوہ
۳۹	السلسبیل لعابری السبیل
۴۰	سنۃ المعصوم
	ص
۴۱	الصناعات فی العبارات
	ط
۴۲	الطاحون
	ع
۴۳	علوّ النازل
	ف
۴۴	فرائد الفوائد
۴۵	فضل العزیز

[1] ماخوذ از "مآثر حکیم الامت" از ڈاکٹر عبد الحی عارفی صفحہ ۳۰۱ ناشر مکتبہ دار العلوم کراچی

تالیفاتِ ترجمہ

انگریزی تراجم

نمبر شمار	تعارف	نام کتاب
۱	سلسلہ دعوات عبدیت سے بیس مضامین منتخب کرکے جناب ماسٹر سیّد مقبول احمد صاحب نے ان کا ترجمہ کیا ہے	فلسفۂ اسلام حصہ اوّل
۲	یہ وعظ "نفی الحرج" کا مکمل ترجمہ ہے جو ۹۴ صفحات پر مشتمل ہے اور یہ ترجمہ بھی جناب ماسٹر سیّد مقبول احمد صاحب نے کیا ہے	فلسفۂ اسلام حصہ دوم
۳	یہ وعظ "الانفاق" کا مکمل ترجمہ ہے جو ۵۸ صفحات پر مشتمل ہے اور یہ ترجمہ بھی ماسٹر مقبول احمد صاحب نے کیا ہے	فلسفۂ اسلام حصہ سوم
۴	یہ ترجمہ بھی جناب ماسٹر مقبول احمد صاحب نے کیا ہے جو ۲۳ صفحات پر مشتمل ہے	ثبات الستور لزوال الخدور
۵	یہ انگریزی ترجمہ ہے "الحصون الحصینۃ فی تسہیل القاء السکینۃ" کا جس میں مخالفین پردہ کے جوابات ہیں	تفسیر آیت لا یبدین زینتھن

نام کتاب	تعارف	نمبر شمار
حفظ اللسان مع لبسط البیان	جناب حاجی داؤد ہاشم صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ کرواکر طبع کرایا ہے	۶
کلید مثنوی	یہ دفتر اول، دوم، سوم، ششم کا ترجمہ ہے جو جناب شیخ رکن الدین صاحب نے کیا ہے	۷
ANSWER TO MODERNISM	یہ "الانتباہات المفیدہ" کا ترجمہ ہے جو جناب پروفیسر محمد حسن عسکری صاحب اور کرار حسن صاحب نے کیا ہے	۸
نفی الحرج	یہ حضرت تھانوی رح کے مواعظ میں سے سلسلۃ التبلیغ کا ایک وعظ ہے جسے ماسٹر مقبول احمد صاحب نے انگریزی میں منتقل کیا ہے	۹
حلیۃ المسلم	یہ حضرت تھانوی رح کا ایک مضمون ہے جس میں آپ نے مسلمانوں کو امتیازی وضع قطع اپنانے اور دوسروں کی وضع چھوڑنے کی ترغیب دی ہے اس کا ترجمہ بھی ماسٹر مقبول احمد صاحب نے کیا ہے	10
	سندھی تراجم	
جمال القرآن	یہ فن تجوید کی کتاب ہے جس کا سندھی ترجمہ حاجی قاری سید شبیر محمد صاحب نے کیا ہے	11

نام کتاب	تعارف		نمبر شمار
اصلاح الاعمال	یہ "جزاء الاعمال" کا سندھی ترجمہ ہے اس کے مترجم جناب مولانا دین محمد صاحب ہیں		۱۲
بہشتی کوثر حصہ اول	یہ بہشتی زیور حصہ اول کا سندھی ترجمہ ہے جو مولانا دین محمد صاحب نے کیا ہے		۱۳
احوال المسلمین	یہ "حیات المسلمین" کا سندھی ترجمہ ہے اور اس کے ترجمہ نگار جناب حافظ عبدالحمید صاحب ہیں		۱۴
حفظ الایمان (سندھی)	یہ حفظ الایمان کا سندھی ترجمہ ہے جو مولانا سعد اللہ انصاری مفتی ریاست خیرپور میرس نے کیا ہے		۱۵
حقوق الاسلام (سندھی)	یہ "حقوق الاسلام" کا سندھی ترجمہ ہے جو مولانا عبدالغفور صاحب نے کیا ہے		۱۶
بہشتی کوثر حصہ ہفتم	یہ بہشتی زیور حصہ ہفتم کا سندھی ترجمہ ہے جو جناب حاجی شیر محمد صاحب گھوٹکی نے کیا ہے		۱۷
اعمال قرآنی (سندھی)	یہ اعمال قرآنی کا سندھی ترجمہ ہے جو مولانا محمد حنیف صاحب شکارپوری نے کیا ہے		۱۸
قصد السبیل (سندھی)	یہ قصد السبیل کا سندھی ترجمہ ہے جو مولانا دوست محمد صاحب نے کیا ہے		۱۹

نمبر شمار	نام کتاب "بنگلہ تراجم"	تعارف
۱	بہشتی زیور (بنگلہ)	مترجم : مولانا عبد الحکیم صاحب
۲	شوق وطن ،	" " مولانا عبد الهادی صاحب
۳	جزاء الاعمال "	بنگلہ زبان میں اس کے دو ترجمے شائع ہوئے ہیں ایک مولانا مطیع الرحمان آسامی صاحب نے کیا ہے اور دوسرا جناب مولانا ارشد علی صاحب نے کیا ہے
۴	اغلاط العوام (بنگلہ)	مترجم : مولانا عبد الصمد چاٹگامی
۵	تعلیم الدین (بنگلہ)	" " مولانا شمس الحق ڈھاکوی
۶	تفصیل الکلام فی تقدیم الاقدام (بنگلہ)	" مولانا روح الامین صاحب
۷	صفائی معاملات	" مولانا مستقیم علی صاحب سلہٹی
۸	حق السماع	" " "
۹	روح المسلمین	یہ "حیات المسلمین" کا بنگلہ ترجمہ ہے جو جناب مولانا قباد احمد صاحب نواکھالوی نے کیا ہے
۱۰	بہشتی میوہ	یہ "بہشتی زیور" اور "حیوۃ المسلمین" کے منتخب مضامین کا مجموعہ ہے جسے مولانا محمد قباد صاحب نواکھالوی نے بنگلہ زبان میں منتقل کیا ہے
۱۱	قصد السبیل (بنگلہ)	مترجم : مولانا شمس الحق صاحب

نمبر شمار	نام کتاب	تعارف
۱۲	فروع الایمان (بنگلہ)	مترجم = مولانا شمس الحق صاحب
۱۳	صفائی معاملات "	" " " " " "
۱۴	اعمال قرآنی "	" مولانا آفتاب الدین ڈھاکوی صاحب
۱۵	منتخب النفائس	حضرت تھانوی ؒ کی تالیفات سے مضامین منتخب
		کرکے مولانا عبدالرؤف صاحب سلہٹی نے ان کو بنگلہ
		زبان میں منتقل فرمایا ہے
۱۶	مجالس الصالحین	" " " "
۱۷	نشر الطیب (بنگلہ)	مترجم = مولانا مقصود اللہ صاحب
۱۸	قصد السبیل "	" " "
۱۹	انتخاب تعلیم الدین "	مولانا مقصود اللہ صاحب نے "تعلیم الدین" سے
		عقائد، شعب الایمان و اشراک و کبائر و کلمات
		کفریہ کو جمع کرکے بنگلہ زبان میں منتقل
		کیا ہے
۲۰	جمال القرآن (بنگلہ)	مترجم = مولانا قاری حبیب اللہ صاحب
۲۱	تفسیر اشرفیہ	یہ تفسیر "بیان القرآن" کا بنگلہ ترجمہ ہے جو
		حال ہی میں شائع ہوا ہے

نمبر شمار	نام کتاب گجراتی تراجم	تعارف
۱	بہشتی زیور (گجراتی)	مترجم = حاجی ابراہیم بن محمد لوید یا صاحب سورتی نے اس کا ترجمہ گجراتی زبان میں کر دیا
۲	بہشتی گوہر "	" " " "
۳	قصد السبیل "	جناب ہاشم بن یوسف صاحب سورتی نے اس کا ترجمہ کرایا
۴	حیات المسلمین "	جناب محمود قاسم راندیری صا. نے اسکا ترجمہ کرایا
۵	تعلیم الطالب "	حاجی محمد یوسف صاحب رنگونی نے اس کا ترجمہ کرایا
۶	تسہیل المواعظ "	جناب محمد عارف صاحب سورتی نے گجراتی زبان میں منتقل کیا
۷	حقوق الاسلام "	جناب منشی محمود قاسم صاحب سورتی نے اس کا ترجمہ کیا
۸	تبلیغ دین	جناب سیٹھ داؤد ہاشم صاحب کی سعی سے جناب مولانا محمد اشرف صاحب راندیری نے اس کا ترجمہ گجراتی میں کیا ہے
۹	ذکر الرسول (وعظ)	مجلس خدام المسلمین ضلع سورت نے اس کا ترجمہ کر کے شائع کیا ہے
۱۰	رفع المواعظ "	" " " "
۱۱	اصلاح الرسوم "	مترجم : محمود اسماعیل جی پٹیل
۱۲	تعلیم الدین "	" " "

مندرجہ ذیل مواعظ کا گجراتی ترجمہ ، مجلس خدام المسلمین (ضلع سورت انڈیا) نے کرکے شائع کیا ہے

نمبر شمار	نام وعظ	نمبر شمار	نام وعظ
۱	التطاهر	۱۵	ترک مالا یعنی
۲	شکر النعمة	۱۶	رمضان فی رمضان
۳	اسلام الحقیقی	۱۷	نفی الحرج
۴	رجاء اللقاء	۱۸	المراد
۵	احسان الاسلام	۱۹	محاسن الاسلام
۶	دواء الضیق	۲۰	الکمال فی الدین للنساء
۷	دعوة الی الله		
۸	درجات الاسلام		
۹	الباب		
۱۰	تعمیم التعلیم		
۱۱	تعظیم العلم		
۱۲	التقوی		
۱۳	اسباب الفضائل		
۱۴	اصلاح الیتامی		

نمبر شمار	نام کتاب ۔ عربی تراجم ۔	تعارف
۱	الانتساہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ	مترجم ۔ مولانا نور البشر صاحب استاد دار العلوم کراچی
۲	حیٰوۃ المسلمین	ناشر ادارہ اسلامیات لاہور
	۔ بری تراجم ۔	
۱	بہشتی زیور حصہ سوم	ان تمام کتب کا بری ترجمہ جناب حاجی
۲	تحقیق تعلیم انگریزی	محمد یوسف صاحب اور جناب حاجی داؤد ہاشم
۳	حیٰوۃ المسلمین	نے کرا کر شائع کیا
۴	تعلیم الدین	"
۵	بہشتی ثمر	"
	۔ ناگری تراجم ۔	
۱	حیٰوۃ المسلمین (ناگری)	جناب ماسٹر فتح محمد لوہاروی
	۔ پشتو تراجم ۔	
۱	بہشتی زیور (پشتو)	مترجم : جناب غوث محمد صاحب برسالدار میجر
	بعض عربی تالیفات کے اردو تراجم	
۱	التصرف فی تحقیق التصوف (اردو)	مترجم : مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی
۲	استحباب الدعوات عقیب الصلوٰۃ	" " " "

نمبر شمار	نام کتاب	عربی کتب کے اردو تراجم ۔ تعارف
۳	اعادۃ العوام ترجمہ خطبات الاحکام	مترجم - مولانا عبد الکریم صاحب گمتھلوی رح
۴	مناجات مقبول	یہ ۔ قربات عند اللہ ، و صلوٰۃ الرسول کا اردو ترجمہ ہے منظوم ہونے کی وجہ سے انتہائی مؤثر اور دلچسپ ہے مولانا عبد الواسع صاحب نے ترجمہ کیا ہے
۵	ترجمہ ۔ قربات عند اللہ ۔	قربات عند اللہ میں جو عربی دعائیں آئی ہیں یہ ان کا اردو نثر میں ترجمہ ہے مترجم - مولانا محمد مصطفٰے بجنوری رح ہیں
۶	ترجمہ ۔ مائۃ دروس ۔	مترجم - حکیم مولانا محمد مصطفٰے بجنوری رح
		۔ ہندی تراجم ۔
۱	حیات المسلمین (ہندی)	مترجم - مولوی مظہر احمد صاحب بھوپالی [1]

[1] تالیفاتِ مترجمہ کی فہرست ۔ تالیفات اشرفیہ ۔ از ڈاکٹر عبد الحئی عارفی سے ماخوذ ہے

تالیفاتِ مُسہّلہ و مواعظ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات و مواعظ میں بہت سے ایسے دقیق اور مشکل مضامین بھی ہیں جن کو صرف علماء ہی سمجھ سکتے ہیں عوام کی فہم سے بالاتر ہونے کی وجہ سے عوام کا استفادہ ان سے مشکل تھا اس لیے حضرت تھانوی رح کے بعض متعلقین اہل علم نے ان دقیق مضامین کی تسہیل کے کام کی ضرورت و اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے ایسے مضامین کی تسہیل کی ہے تاکہ عام آدمی بھی ان سے استفادہ کر سکے

فہرست تالیفات و مواعظ مسہلہ

نمبر شمار	نام کتاب	تسہیل شدہ نام	تسہیل کنندہ
۱	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم	تسہیل نشر الطیب	جناب عبداللہ خان بھوپالی
۲	قصد السبیل الی المولی الجلیل	،، قصد السبیل	مولانا شاہ لطف رسول
۳	شوق وطن	شوق وطن	حکیم محمد مصطفی بجنوری ،،
۴	بیان القرآن	تسہیل وتلخیص تفسیر بیان القرآن	مولانا وصی اللہ خان اعظم گڑھی
۵	مجموعہ ملفوظات	مجادلات معدلت	مولانا جمیل الرحمان نائب مفتی دار العلوم دیوبند
۶	مجموعہ ملفوظات	مقالات حکمت	،،
۷	تفسیر بیان القرآن	تلخیص بیان القرآن	علامہ شبیر احمد عثمانی رح
	نام وعظ	تسہیل شدہ نام	تسہیل کنندہ
۱	ازالۃ الغفلۃ	تسہیل ازالۃ الغفلۃ	مولانا عبدالمجید شاہ جہانپوری
۲	غض البصر	،، غض البصر	،، ،،

مندرجہ ذیل مواعظ کی تسہیل مولانا انوار الحق صاحب امروہی نے کی ہے

نمبر شمار	نام وعظ	تسہیل شدہ نام
۳	قرب الحساب	حساب کی آمد
۴	ثمرات الخوف	حاضری کا خوف
۵	تطہیر رمضان	رمضان کا خالص رکھنا
۶	حقوق القرآن	قرآن کریم کے حقوق
۷	علاج الکبر	تکبّر کا علاج
۸	حیات طیبہ	پاکیزہ زندگی
۹	تسہیل الاصلاح	اصلاح کا آسان طریقہ
۱۰	احکام العشر الاخیرہ	اخیر عشرہ کے احکام
۱۱	اکمال الصوم والعید	صوم اور عید کی تکمیل
۱۲	غض البصر	نگاہ کی حفاظت
۱۳	تطہیر الاعضاء	اعضاء کا پاک رکھنا
۱۴	تقویم الزیغ	کجی کی درستی
۱۵	ضرورۃ الاعتناء بالدین	اہتمام دین کی ضرورت
۱۶	ضرورۃ العلم بالدین	علم دین کی ضرورت
۱۷	طریق القرب	مقبولیت کا طریقہ
۱۸	فضائل العلم والخشیۃ	علم اور خوف کے فضائل

نمبر شمار	نام وعظ	تسہیل شدہ نام
۱۹	ترغیب الاضحیۃ	قربانی کی ترغیب
۲۰	ضرورۃ التوبہ	توبہ کی ضرورت
۲۱	تفصیل التوبہ	توبہ کی تفصیل
۲۲	تکمیل الاسلام	اسلام کی تکمیل
۲۳	ترک المعاصی	معاصی کا ترک
۲۴	آداب المساجد	مسجد کے آداب
۲۵	مہمات الدعاء حصہ اوّل	دعا کے شرائط - اوّل
۲۶	" " دوم	" " - دوم
۲۷	سیرۃ الصوفی	صوفی کا طریق
۲۸	استخفاف المعاصی	گناہوں کا سرسری سمجھنا
۲۹	حقوق المعاشرۃ	معاشرت کے حقوق
۳۰	الاخلاص حصہ اوّل	اخلاص حصہ اوّل
۳۱	" " دوم	" " دوم
۳۲	اصلاح النساء	عورتوں کی اصلاح
۳۳	ذمّ الہوٰی	اتباع نفس کی برائی
۳۴	اصلاح النفس	نفس کی اصلاح
۳۵	تفاضل الاعمال	نیک کاموں کے درجے
۳۶	الرضا بالدنیا	دنیا سے رضا مندی

نمبر شمار	نام وعظ	تسہیل شدہ نام
۳۷	الاتعاظ بالغیر	دوسروں سے عبرت پکڑنا
۳۸	طلب العلم	علم کی طلب
۳۹	تادیب المصیبۃ	مصیبت سے عبرت
۴۰	حب العاجلۃ	دنیا کی محبت
۴۱	ازالۃ الغفلۃ	غفلت کا دفعیہ
۴۲	قطع التمنی	آرزو کا چھوڑنا
۴۳	تیسیر الاصلاح	اصلاح کی آسانی
۴۴	ضرورۃ العلماء	عالموں کی ضرورت
۴۵	طریق النجاۃ	نجات کا طریقہ
۴۶	نسیان النفس	نفس کی بھول
۴۷	تعلیم البیان	بیان کی تعلیم
۴۸	آثار المحبۃ	محبت کی نشانی
۴۹	احسان التدبیر	تدبیر کی بھلائی
۵۰	فضل العلم والعمل	علم و عمل کی فضیلت
۵۱	متاع الدنیا	دنیا کی پونجی
۵۲	مضار المعصیۃ	گناہوں کا نقصان
۵۳	العمل للعلماء	عالموں کو عمل کی ضرورت
۵۴	ضرورۃ العمل بالدین	عمل دین کی ضرورت

خلاصۂ بحث

گزشتہ اوراق میں مولانا اشرف علی تھانویؒ کی علمی خدمات پیش کی گئی ہیں پہلے باب میں مولانا کی زندگی کے احوال اس انداز سے پیش کئے گئے ہیں جن سے اندازہ ہو سکے کہ انکی شخصیت کی تعمیر و تشکیل میں کون کونسے عوامل کارفرما رہے ہیں اسکے بعد انکی علمی خدمات کا ذکر ہے۔ اس مقالہ میں ان کے علمی خدمات کے ضمن میں انکی تدریسی خدمات نیز انکے اصلاحی کارناموں اور انکی تصنیفی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تصنیفی خدمات کے سلسلے میں اول تو مختلف موضوعات پر الگ الگ ان کی تصنیفات کی مکمل فہرست بہ ترتیب حروف تہجی ذکر کی گئی ہے اس کے بعد ان تمام تصنیفات کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

ان تصنیفات میں علوم قرآن پر ۳۲، علم حدیث پر ۱۱، علم فقہ پر ۶۵، علم عقائد پر ۳۶، علم تصوف پر ۵۲، اصلاحیات پر ۷۶، علم معقولات پر ۷، اور متفرق موضوعات پر ۱۰۴ کتابوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

ان تصنیفات کی مجموعی تعداد ۳۸۳ بنتی ہے۔

اسکے بعد مولانا کے مواعظ و ملفوظات کی ایک مکمل فہرست پیش کی گئی ہے

جن کی تعداد ۴۴۵ ہے اور آخر میں ان کتابوں کی فہرست مذکور ہے
جن کے ترجمے مختلف زبانوں مثلاً انگریزی، سندھی، گجراتی، برمی اور
عربی میں کیئے گئے ہیں۔
مولانا مرحوم کی تصنیفات کے ان اعداد و شمار اور ان کی علمی و عملی سرگرمیوں
اور ان کے بیان کردہ حالات زندگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کثیر الجہات
شخصیت کے مالک تھے۔ اگر ایک طرف ان کی تصنیفات علوم اسلامیہ کے
تمام شعبوں پر محیط ہیں تو دوسری طرف ذاتی طور پر وہ حافظ و قاری تھے،
مدرس و معلم تھے، مفسر اور محدث تھے، اگر فقیہ تھے تو واعظ اور صوفی
بھی تھے، متکلم تھے اور مناظر تھے، مصلح اور ریفارمر تھے، شرک و بدعت
کے مٹانے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے جو کارنامے انجام دیئے وہ انتہائی
حیرت انگیز ہیں انکی خدمات کے اثرات ہند اور بیرون ہند پہنچے اور کثیر
تعداد ان کی خدمات سے متاثر ہوئی۔
یونیورسٹی کی طرف سے تجویز کردہ موضوع کی مناسبت سے مولانا مرحوم کی ہمہ
جہت پہلوؤں میں سے صرف ایک پہلو یعنی انکی علمی خدمات کو متعارف
کرانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ انکی خدمات اور
کارناموں کے سلسلے میں بہت سے پہلو ایسے ہیں کہ جن پر کام کرنے کی ضرورت
ہے تاکہ مولانا مرحوم کی عظمت کا ادراک ہو سکے۔ مثلاً مولانا اشرف
علی تھانوی؟ بحیثیت مفسر، بحیثیت محدث، بحیثیت فقیہ، بحیثیت

واعظ، بحیثیت صوفی، بحیثیت واعظ و متکلم، ان کی تصنیفات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، مواعظ میں ان کے تفسیری نکات، احادیث کی تشریحات، فقہ میں انکی مہارت اور دقت نظر، اصلاح کی تفصیلی تدابیر علم تصوف کے پیش کرنے میں انکا منفرد انداز، ان کا طرز تحریر و تقریر، طریقۂ درس و تدریس وغیر ذلک بہت سے پہلو ایسے ہیں جن پر تحقیق کی جا سکتی ہے۔

لیکن ان تمام پہلوؤں کا احاطہ ایک شخص کے بس کا نہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک مجلس کی تشکیل عمل میں آئے جو اہل علم حضرات پر مشتمل ہو اور یہ حضرات مولانا مرحوم کی خدمات کے ہر پہلو پر الگ الگ تحقیقیں کریں۔

مولانا مرحوم نے جس قدر تحریری سرمایہ چھوڑا ہے اب تو ایک شخص کے لئے ان سبھوں کا بالاستیعاب مطالعہ بھی دشوار ہے چہ جائیکہ انپر تنقیدی نظر ڈالی جا سکے۔

ایسے عبقری وقت صدیوں میں ظہور میں آتے ہیں جو ہر لحاظ پر اس قدر کامیابی کے ساتھ اپنا کام انجام دیں۔ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جو حضرات مولانا مرحوم کی خدمات کے کسی پہلو پر کام کرنا چاہیں زیر نظر

مقالہ میں میں نے ایسے مواد فراہم کر دیئے ہیں کہ انکی روشنی میں اپنے لئے موضوعات کا انتخاب کر سکتے ہیں اور یہ مقالہ ان حضرات کے لئے بہت ہی مددگار ثابت ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ راقم مقالہ کی ان کوششوں کو کامیابی عطا فرمائے اور نافع خلائق بنائے آمین

مراجع ومصادر

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ
۱	آثار رحمت	مولانا جلیل احمد علی گڑھی	جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور
۲	آداب المعاشرۃ	مولانا اشرف علی تھانوی	کتب خانہ مجیدیہ ملتان
۳	آداب الشیخ والمرید	مفتی محمد شفیع دیوبندی	دار الاشاعت دیوبند
۴	ارمغان جاوداں	مولانا وصل گرامی	مذکور نہیں
۵	الاسراف	مولانا اشرف علی تھانوی	مکتبہ تھانوی کراچی
۶	الاسعاد والابعاد	"	"
۷	اشرف السوانح	خواجہ عزیز الحسن مجذوب	یونامیلوی آرٹ پریس ملتان
۸	اشرف الافادات	مولانا عبد الاحد سورتی	مذکور نہیں
۹	اشرف المعمولات	منشی علی احمد لاہوری	"
۱۰	اصلاح الخیال	مولانا اشرف علی تھانوی	مکتبہ اشرف العلوم دیوبند
۱۱	اصلاح القلوب	"	مکتبہ تھانوی کراچی
۱۲	الاعتدال فی مراتب الرجال	مولانا محمد زکریا کاندھلوی	مکتبۃ الشیخ بہادرآباد کراچی
۱۳	افادات اشرفیہ و رسائل سیاسیہ	مولانا اشرف علی تھانوی	دار الاشاعت دیوبند

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ
۱۴	الافاضات الیومیہ	مولانا اشرف علی تھانوی ؒ	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
۱۵	امپیریل گزٹ	منشی عبدالرحمان خان	"
۱۶	انوار القلوب	مولانا رشید احمد گنگوہی	گلزار احمدی مراد آباد
۱۷	الواء الیشامی	مولانا اشرف علی تھانوی ؒ	مکتبہ اشرفیہ تھانہ بھون انڈیا
۱۸	الباطن	"	مکتبہ تھانوی کراچی
۱۹	بزم جمشید	مولانا وصل گرامی	امداد الغرباء سہارنپور
۲۰	بسط البنان	مولانا اشرف علی تھانوی ؒ	نصرت پریس لاہور
۲۱	بوادر النوادر	"	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
۲۲	تجدید تصوف و سلوک	مولانا عبد الباری ندوی	نفیس اکیڈمی کراچی
۲۳	التشرف	مولانا اشرف علی تھانوی ؒ	محبوب المطابع دھلی
۲۴	تعلیم الدین	"	کتب خانہ مجیدیہ ملتان
۲۵	تعمیر پاکستان اور علمائے ربانی	منشی عبد الرحمان	ادارہ نشر المعارف ملتان
۲۶	تالیفات اشرفیہ	مولوی عبد الحق تخت پوری	
۲۷	جامع المجددین	مولانا عبد الباری ندوی	نامی پریس لکھنو
۲۸	الحج المبرور	مولانا اشرف علی تھانوی	کتب خانہ اشرفیہ کراچی
۲۹	حرف اقبال	علامہ اقبال ؒ	ایم ثناء اللہ خان لاہور
۳۰	حسام الحرمین	مولانا احمد رضا خان ؒ بریلوی	مکتبہ نبویہ لاہور

نمبر شمار	نام کتاب	نامِ مصنف	مطبوعہ
۳۱	حسن العزیز	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ	تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون
۳۲	حفظ الایمان	"	شرکت پریس لاہور
۳۳	حکایات الشکایات	"	مذکور نہیں
۳۴	حکیم الامت	مولانا عبد الماجد دریا آبادیؒ	اشرف پریس لاہور
۳۵	حقیقت تصوف	مولانا اشرف علی تھانویؒ	مکتبہ رشیدیہ لاہور
۳۶	حیات المسلمین	"	ادارۃ المعارف کراچی
۳۷	حیات قائد اعظم	چوہدری سردار محمد	رفیق بک ڈپو حیدر آباد
۳۸	حیاتِ اشرف	مسٹر غلام محمد عثمانیہ	مکتبہ تھانوی کراچی
۳۹	خاتمۃ السوانح	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ	امداد المطابع تھانہ بھون
۴۰	الخشوع	مولانا اشرف علی تھانویؒ	مکتبہ تھانوی کراچی
۴۱	خوان خلیل	"	کتب خانہ یحیوی سہارنپور
۴۲	خیر العبود	"	
۴۳	دعواتِ عبدیت	"	امداد المطابع تھانہ بھون
۴۴	ذکر محمود	"	مکتبہ تھانوی کراچی
۴۵	ذم النسیان	"	"
۴۶	راحت القلوب	"	اشاعت العلوم فرنگی محلی لکھنؤ
۴۷	سفرنامہ پاکستان	مولانا عبد الماجد دریا آبادیؒ	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ
۴۸	الشہاب الثاقب	مولانا حسین احمد مدنی	کتب خانہ اشرفیہ دیوبند
۴۹	صدق الرؤیا	مولانا اشرف علی تھانوی	
۵۰	صیانۃ المسلمین	" "	محبوب المطابع دھلی
۵۱	طبقات کبری	شیخ ابو مدین	
۵۲	فتوحات	شیخ ابن عربی	دار الکتب العربیہ مصر
۵۳	فہرست تالیفات حکیم الامت	ڈاکٹر عبد الحی عارفی	مکتبہ دار العلوم کراچی
۵۴	کلمۃ الحق	حکیم عبد الحق	نامی پریس لکھنو
۵۵	کمالات اشرفیہ	مولانا محمد عیسی الہ آبادی	مطبع انوار احمدی الہ آبادی
۵۶	القول الجلیل	مولانا جلیل احمد علی گڑھی	کتب خانہ اشرفیہ دھلی
۵۷	مزید المجید	مولانا عبد المجید بچھرانوی	
۵۸	مشاہدات واردات	منشی عبد الرحمان	
۵۹	معاملات المسلمین	مولانا اشرف علی تھانوی	مکتبہ میاں محمد علوی کیرانہ انڈیا
۶۰	معمولات اشرفیہ	منشی علی محمد لاہوری	
۶۱	معمولات سفر	مولانا حکیم محمد مصطفی بجنوری	
۶۲	مکتوبات امدادیہ	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ
۶۳	مقالاتِ حکمت	مولانا اشرف علی تھانویؒ	فیض عام علیگڑھ انڈیا
۶۴	ملفوظات اقبال	مسٹر محمود نظامی	
۶۵	ملفوظات	حافظ حمید احمد مظفر نگری	
۶۶	ملت ابراہیم	مولانا اشرف علی تھانویؒ	مکتبہ تھانوی کراچی
۶۷	موائد العوائد	" "	
۶۸	مواعظ تبلیغ	" "	مکتبہ تھانوی کراچی
۶۹	مواعظ اشرفیہ	" "	" "
۷۰	المہند علی المفند	مولانا خلیل احمد مہاجر مدنیؒ	نیشنل پرنٹنگ پریس دیوبند
۷۱	نشر الطیب	مولانا اشرف علی تھانوی	تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی
۷۲	نقش حیات	مولانا حسین احمد مدنیؒ	الجمعیۃ پریس دھلی
۷۳	وقایۃ المسلمین	مفتی محمد شفیعؒ صاحب	دارالاشاعت کراچی
۷۴	ہزار سال پہلے	مولانا مناظر احسن گیلانی	
۷۵	ہفت اختر	مولانا اشرف علی تھانوی	مکتبہ اشرفیہ کراچی
۷۶	یاد رفتگاں	مولانا سید سلیمان ندوی	
۷۷	یورپ کے سنگین جرائم	مولانا ضیاء الرحمان فاروقی	اشاعت المعارف فیصل آباد

UNIVERSITY OF SINDH
PAKISTAN

Ph.D THESIS

TITLE OF THESIS, MOULANA ASHRAF ALI THANVI KI ILMI KHIDMAT

(THE EDUCATIONAL SERVICES OF MOULANA ASHRAF ALI THANVI)

PREPARED BY: SAIFUR REHMAN.

UNDER THE SUPERVISION
OF

DR. ABDUL FATAH MUHAMMAD SAGHIRUDDIN

Department of Comparative Religion
& ISLAMIC CULTURE
UNIVERSITY OF SINDH

CERTIFICATE FROM THE SUPERVISOR.

This is to certify that MR. SAIFUR REHMAN in compliance to the Letter No. Ex/Wing/TS/17 dated 15.2.93 has corrected and rėmoved the typing mistakes and errors and the corrected and modified copy of the Summary is attached herewith for further process.

DR. ABDUL FATAH MUHAMMAD SAGHIRUDDIN
S UP E R V I S O R.

CORRECTED COPY OF THE SUMMARY

TITLE OF TOPIC: - THE EDUCATIONAL SERVICES OF MAULANA ASHRAF ALI THANVI.

A. IMPORTANCE OF THE TOPIC.

This is evident from the Title that this Thesis deals with the services rendered by Maulana Ashraf Ali Thanvi in the field of Religious knowledge and Islamic teachings.

Maulana Thanvi born in 1863 and died in 1943. The span of his life was very critical for the Muslim World generally and for the Indian Muslims particularly, when the sun of the British Empire had risen and had reached to its full noon and proverbially it was being said that the sun never sets in the British Empire. The Britishers had not only captured the Indian Muslim State, but also they started to raid the Islamic beliefs and its teachings and for this purpose the Christian Missionaries spread far and wide with the support of State power. The Muslims were at that time in confusion and did not know what to do in such a condition of great despair.

Maulana Thanvi, who was the product of Darul-Uloom of Deoband, rose to meet the challenges of that time and tried his best to defend the Islamic beliefs and its teachings in the light of the Holy Quran and Sunnah. He rightly observed that all this had happened only due to the ignorance of the Muslims about the real teachings of Islam which had made the

Muslims in-active and the un-Islamic Customs and beliefs had prevailed in the Muslim Society.

Maulana Thanvi was the author of several hundred books, he was a great Muhaddith Mufassir, Faqih, Sufi, Orator.

He served the Muslim Society by means of his books, lectures, Sermons and other means. His services were of Multi diamentional nature which left impacts on the Muslim Society. Therefore, it was necessary to know how and what have been done by Maulana and for this purpose this Topic was chosen.

B. CONTENTS OF THE THESIS.

The Thesis has been written in Urdu and covers 493 pages including the list of books used as source material and this has been divided into 17 Chapters as detailed below:-

1. Chapter -1:

This chapter deals with the detailed life history of Maulana Ashraf Ali Thanvi showing what elements had played important role in building his character.

2. Chapter -2:

In this chapter a detailed list of the books has been given that produced by the Maulana on different branches of knowledge seperately and arranged in alphabetical order.

3. Chapter-3:

This Chapter deals with the extracts that have been taken from the works of Maulana Ashraf Ali Thanvi.

4. Chapter-4:

It deals with the services of Maulana Ashraf Ali Thanvi in the field of Sciences of Quran-(Ulumul Quran).

5. Chapter-5:

In this chapter have been discussed the services of Maulana Ashraf Ali Thanvi, rendered in the field of the Sciences of Hadith. (علوم الحدیث).

6. Chapter-6:

This Chapter deals with the services of Maulana Ashraf Ali Thanvi in the field of Fiqh.

7. Chapter-7:

This chapter deals with his services in the field of Beliefs (Aqaid).

8. Chapter-8:

This chapter deals with his services in the field of Tasawwuf

9. Chapter-9:

In this chapter, has been mentioned the

services of Maulana Ashraf Ali Thanvi in field of Logic and Philosophy.

10. Chapter-10:

This chapter deals with his services in the field of Social reforms.

11. Chapter-11:

This chapter deals with his services in other Sciences (Ulum).

12. Chapter-12:

This chapter deals with the collections of his essays made by others.

13. Chapter-13:

This Chapter deals with his lecturers delivered by him on different occasions and have been published later on.

14. Chapter-14:

This Chapter contains a detaled and comprehensive list of his lecturers and speeches.

15. Chapter-15:

This chapter deals with the Malfuzat that uttered by the Maulana on different occasions and collected by his disciples.

16. Chapter-16:

It contains detail of his work translated into other languages i.e. English, Arabic, Sindhi, and Gujrati.

17. Chapter-17:

The abridged form of some of his work made by others.

(C) CONCLUSION

In this Thesis an humble effort has been made to show the services of Maulana Ashraf Ali Thanvi in the field of Islamic knowledge. It appears from this Thesis that Moulana Thanvi produced many hundred books on different branches of Islamic knowledge.

There have been mentioned the names of 32 books on the Sciences of Quran (Ulumul Quran), 11 books on the Sciences of Hadith (Ulumul Hadith), 65 books on Fiqh, 76 books on the individual and social reforms, 36 books on beliefs; 53 books on Tasawwuf, 7 books on Logic and Philosophy and 104 books on different topics. Thus the total number of those book reached upto 384 books which have been mentioned in this thesis and short introductory notes on those books also have been given.

In addition to those books, there has been given a complete list of 445 books containing his sermons and lectures delivered on various occasions and were published. Thus the number of the books reaches upto 829. This huge number of books shows the extra Ordinary ability and personality of Moulana Thanvi.

I have discussed only one aspect of the services of the Moulana in this thesis, but there are so many aspects of his services which can be discussed, such as the style of his writings, style of his speech, his services in the field of Tasawwuf, his manner of reforms etc. This is not possible for one man to deal with those various aspects of his services. It needs to establish committee or chair, comprising the learned

Scholars so that they may do work on different aspects. This thesis will help in choosing the topics and will prove to be a source material for the Scholars.

T H E   E N D